ناٹن

ناتن

لیسنگ کے ناٹک "ناتن در وائزے" کا اصل
جرمن سے اُردو ترجمہ

از

منشی فاضل محمد نعیم الرحمٰن، ایم اے،
ایم آر اے ایس

لیکچرر عربی و فارسی الہ آباد یونیورسٹی

اِلہ آباد

ہندوستانی ایکاڈیمی، یو۔ پی۔

۱۹۳۰

Published by
The Hindustani Academy, U. P.,
Allahabad.

First Edition.

Price, Rs. 2. 8 As.
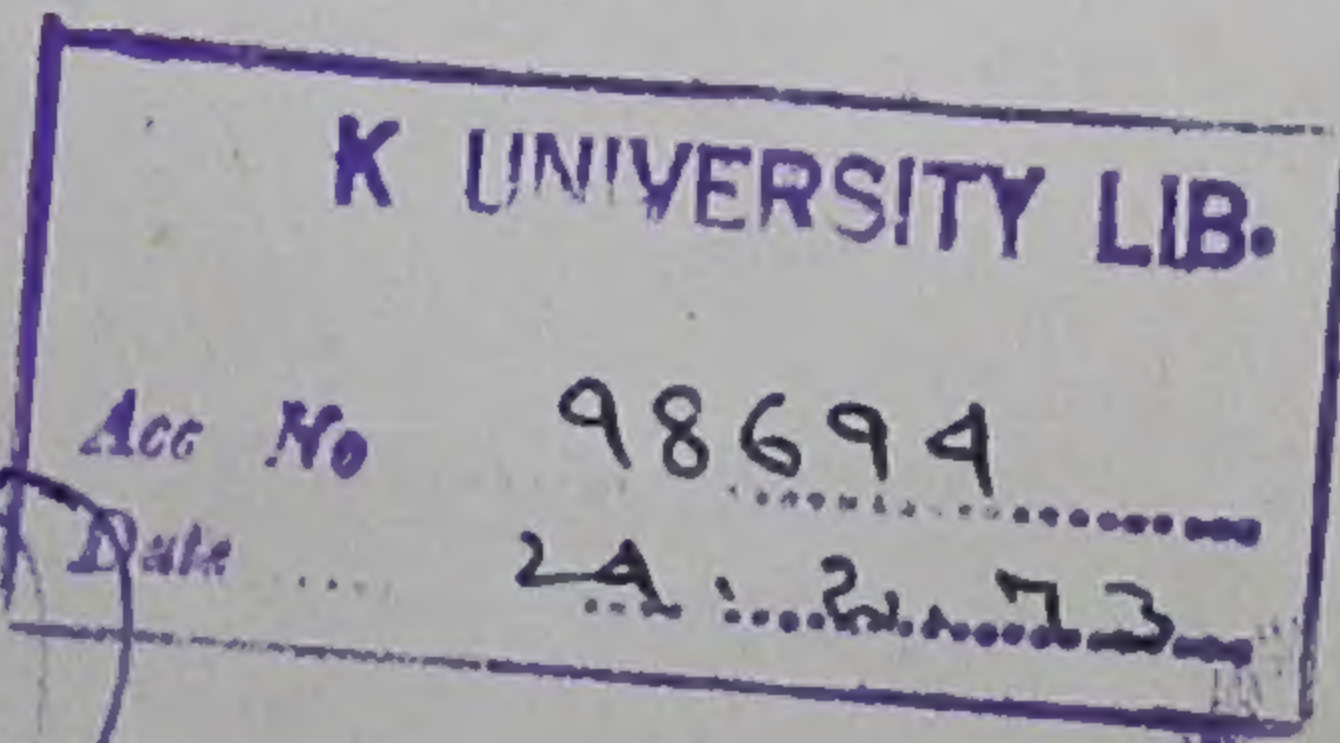
Printed by Rashid Khan
at the Minerva Press,
Daryabad, Allahabad.

اطلاع

-+*+-

هندوستاني ایکیدیمي نے منجملہ دوسري علمي اور ادبي خدمات کے یہ ارادہ کیا ھے کہ صوبہ کے اھل قلم کي اعانت اس طریقہ پر کرے کہ ان کے علمي اور ادبي کارناموں کو جو کسي وجہ سے شائع نہیں ھو سکے ھیں لیکن ان کے شائع ھونے سے علم اور ادب کي ترقي کي اُمید ھے ' اپنے صرفے سے طبع کرائے -

چنانچہ اس غرض سے سال گذشتہ سنہ ۱۹۲۷-۲۸ع میں ایک رقم اس مد کے لئیے علیحدہ کي گئي اور اخباروں کے ذریعہ سے اھل قلم کو دعوت دي گئي کہ اپني تصانیف دفتر میں بھیجیں -

اس اعلان کے بعد جو نسخے دفتر میں موصول ھوئے اور ان میں سے جو کتابیں

طبع اور اشاعت کے لئے منظور کی گئیں ان میں "ناتن" بھی شامل ہے -

اصل کتاب جرمن زبان کے مشہور ڈرامہ نگار لیسنگ کی تصنیف ہے - اس کا ترجمہ مولوی نعیم‌الرحمن صاحب ایم اے لکچرار عربی و فارسی یونیورسٹی الہ‌آباد نے براہ راست جرمن زبان سے اُردو میں کیا ہے -

اُمید ہے کہ ایکیڈیمی کی یہ کارروائی اہل ملک پسند کرینگے -

فروری سنہ ۱۹۳۰ع

تارا چند
جنرل سکریٹری

مضامین

صفحہ

باسمه الرحمان

دیباچه

آج کل همارے ملک میں جو فتنه برپا هے
اُس کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب یه هے که
آپس میں لڑنے والے ایک دوسرے کے مذهبي عقیدوں
سے ناواقف هیں ، اور هر فریق سخت تعصب اور
تنگ نظري سے کام لے رها هے . بدنصیبي سے لٹریچر
بهي ایسا نکل رها هے جو ایک کو دوسرے سے
دست و گریباں رکهنے میں مدد دے رها هے . اگر
دونوں طرف معقولیت هوتي اور رواداري سے کام لیا
جاتا ، تو معلوم هو جاتا که حق سب جگه اور سب
کے پاس هے . همارے ملک کي یه حالت کوئي
انوکهي نهیں هے . یورپ میں بهي عیسائي اور
مسلمان ایک دوسرے کے دشمن تهے . لیکن جب هر
ایک نے اپني اپني جگه پر غور کیا ، تو دونوں نے
اپني تنگ نظري کا اعتراف کیا . یه نهیں هو
سکا ، اور نه هو سکتا هے ، که بحث کا دروازه بند هو
جائے . مگر یورپ نے معقولیت اختیار کر لي . اس

معاملے میں "ناتن" جیسے ناٹکوں نے ابتدا کی۔ میں بھی اسی سے شروع کر رھا ھوں۔ نیک نیتی کا اجر خدا کے ھاتھ ھے۔ مجھے امید ھے کہ جو کچھ "ناتن" نے یورپ میں کیا، وھی ھندوستان میں بھی کریگا۔

مجھے جو کچھ بھی کہنا ھے وہ "ناتن" کے عنوان میں کہہ چکا ھوں۔ صرف اتنا کہنا اور باقی رہ گیا ھے کہ میں نے اس ناٹک کو براہ راست جرمن سے ترجمہ کیا ھے۔ یورپ کی زبانوں میں اس کے ترجمے ھو چکے ھیں۔ انگریزی میں بھی ھوا۔ مگر میں پورے یقین سے کہتا ھوں کہ میرا ترجمہ انگریزی ترجمہ سے ضرور بہتر ھے۔ زیادہ وضاحت کے لئے میں نے اس کے آخر میں نوٹ بڑھا دیئے ھیں، جو اس کے سمجھنے میں بہت زیادہ مددگار ھونگے۔

کاش میرے اھل وطن اس سے وھی فائدہ اُٹھائیں جو یورپ نے اُٹھایا ھے!

محمد نعیم الرحمن

بیلی روڈ - الہ آباد

اگست سنہ ۱۹۲۸ ع

لیسنگ

ملک جرمنی کے صوبہ سیکسنی کے شہر کامنتس * کو یہ قابل رشک شرف حاصل هے کہ اُس نے ۲۲ جنوری سنہ ۱۷۲۹ عیسوی کو لیسنگ سا نامور شخص پیدا کیا . اُس کا پورا نام گوت هولڈ افرایم لیسنگ † هے . کلیمنس لیسنگ ‡ جو اسی نام برّ اعظم یورپ کی نہضت مذهبی میں خاص وقعت اور اهمیت رکھتا هے ، اُس کے اجداد میں سے تھا .

لیسنگ کی پیدائش کے وقت اُس کا باپ یوهان گوت فریڈ § ، کامنتس کے موقر اور ذی اثر پادریوں میں سے تھا . اپنی عالی همتی ، ادائے فرائض میں جانفشانی اور غریبوں مسکینوں پر کمال شفقت کی

* Kamenz
† Gotthold Ephraim Lessing
‡ Clemens Lessing
§ Johann Gottfried

وجہ سے اُس نے اپنے شہر کے باشندوں کے دلوں میں
گھر کر لیا تھا ۔ وٹن برگ * کي یونیورسٹی میں
اُس نے مذھبیات کا مطالعہ کیا ، اور اپنی حیات
ھی میں ایک صحیح الفکر مصنف ھونے کی شہرت
حاصل کر لی تھی ۔

گوٹ فریڈ کے بارہ بچے ھوئے ۔ اُن میں سے
صرف دو ایسے تھے جو شیرخوارگي سے صحیح سلامت
نکل کر پروان چڑھے ۔ ان ھي خوش نصیبوں میں
ایک افرائم لیسنگ بھي تھا ۔ لیسنگ بچپن
ھي سے نہایت خوش باش ، تندرست اور ھشاش
بشاش تھا ، اور اسي سن سے اُس میں پڑھنے لکھنے
کا نمایاں شوق پایا جاتا تھا ۔ اُس کی تعلیم
کامنتس کے لاطینی مدرسے میں شروع ھوئی ۔ بعد
میں سنہ ۱۷۴۱ میں اُسے مائسن † کے مدرسے
سینٹ آفرا ‡ میں بھیجا ، کیونکہ یہاں اُسے مفت
تعلیم دینے کا اھتمام کیا گیا تھا ۔ اس مدرسے میں
رھنے کے دوران میں اُس نے علوم قدیمہ اور ریاضي

Wittenberg *

Meissen †

St. Afra ‡

میں اس قدر نمایاں ترقي کي کہ اُس کا نام تمام
مدرسے میں ضرب المثل ہوگیا . چھہ سال کے بعد
سنہ ۱۷۴۶ میں لائپتسیگ * یونیورستي میں
دینیات کي تعلیم حاصل کرنے کي غرض سے داخل
ہوا . مگر اس مضمون میں اُس کا جي نہ لگا '
اور وہ صرف علوم قدیمہ اور فلسفہ کے مطالعہ میں
منہمک ہوگیا . چند ہی دنوں میں اپني لڑکپن
کي جھینپ کو خیر باد کہ کر اپنے ہم‌سبق دوستوں
سے ارتباط بڑھانے اور ایک آزادمنش اور شایستہ
دنیادار بننے کی کوشش کرنے لگا . اُس کے خاص
خاص دوستوں میں وائسے † اور میلیوس ‡ قابل
ذکر ہیں ' جنھوں نے بعد میں علم و حکمت کي دنیا
میں نام پیدا کیا . اُسي زمانہ میں نائبر § نامي ایک
مشہور اور پختہ کار ایکٹریس لائپتسیگ میں رھتی
تھي ' جس کي رفاقت اور حلقۂ اثر میں شہر کے چند
معزز افراد بھي شامل تھے . لیسنگ اور وائسے اس کے

* Leipzig

† Weisse

‡ Mylius

§ Neuber

تماشوں میں اکثر شریک ھوتے تھے . لیسنگ نے سینٹ آفرا ھي میں "نوجوان عالم" * کے نام سے ایک بزمیه ناتک لکھنا شروع کیا تھا ، وہ اب پورا کیا ؛ اور نه صرف یه کہ نائبر نے اُسے نہایت خوشي سے لیا ، بلکہ بہت جلد مقبول عام ناتکوں کي فہرست میں شامل ھو گیا .

جیسا کہ اھل دنیا کا قاعدہ ھے ، لوگوں نے لیسنگ کے اس طرز عمل کو آوارگي اور بدخیالي پر محمول کیا ، اور آھسته آھسته رائي کا پہاڑ بننے لگا . باپ نے خبر سني تو پریشان ھو کے بیتّے کو کامنتس واپس طلب کر لیا . گھر کے چند ھي ماہ کے قیام سے والدین پر اُس کي پاکبازي اور نیک چلني ثابت ھو گئي ، اور اُسے اِس شرط پر دوبارہ لائپتسیگ جانے کي اجازت ملي کہ وہ وھاں پہنچ کر علم طب کا مطالعه شروع کرے . چنانچه لائپتسیگ واپس آکر وہ کچھ عرصه تک طب کے درس میں شریک رھا . مگر کیسا علم طب : اُسے یه دھن تھي کہ میں ناتک لکھنے

Der Junge Gelehrte *

والوں میں نام پیدا کروں . نتیجه یه هوا که جب
تک نائبر کا تھئیٹر زندہ رہا اُس کا تقریباً تمام
وقت ناٹک اور تماشے هي میں صرف هوتا رہا .
آخر جب سنه ۱۷۴۸ میں ناٹک کي کمپني کے ٹوٹ
جانے سے لائپتسیگ میں لیسنگ کي دلچسپي کا
سامان بھي ختم هو گیا ' تو وہ وهاں سے وٹن برگ
گیا ؛ اور وهاں سے برلن پهنچا . یهاں اُس کے دوست
میلیوس نے اُسے اخبار نویسي میں لگا دیا . چنانچه
وہ اپنے اِسي علمي ذریعهٔ معاش کے بل پر تین سال
تک وهاں مقیم رہا . وهیں رہ کر اُس نے رولنِ *
کي تاریخ کا ترجمه کیا ' چند ناٹک لکھے (جو
اُس کے شروع شروع کے ناٹکوں میں سے بهترین
شمار کئے جاتے هیں) ' اور میلیوس کي شرکت
میں ایک رساله شائع کرنا شروع کیا جس میں
ناٹک اور اُس کے متعلقات سے بحث هوتي تھي .
مگر یه رساله جلد هي بند هو گیا . سنه ۱۷۵۱
میں اُسے فوس گزٹ † میں نقاد کا عهدہ ملا . اس
حیثیت میں اُسے چند اعلي درجے کي جرمن

Rollin *

Voss Gazette †

اور فرانسیسي علمي کتب کے دیکھنے کا اتفاق هوا .
اسي زمانے میں اور اِن هي اسباب کي بدولت
اُسے وُلتر * اور اُس کے خیالات سے واقف هونے کا
بھی موقع ملا . مگر اُس کا باپ اُس کي اِس طرز
زندگي سے خوش نه تھا ؛ اور ابھي ایک سال بھي پورا
نه هوا تھا کہ لیسنگ کو وِتّن برگ جاکر تعلیم کي
تکمیل کا حکم هوگیا . چنانچه وه با دل ناخواسته
سال کے آخري حصے میں دوبارہ وِتّن برگ کو روانه
هوا . اس مرتبه وه وهاں ایک سال کے قریب رها ؛
اور ایم اے کي ڈگري حاصل کرنے کے بعد برلن کو
واپس هوا . اِس کے بعد کے تین سال اُس کي
زندگي کا نہایت مصروف زمانه هے . پهلے اُس نے
کتب فروشوں کے لئے بہت سي کتابوں کے ترجمے
کئے . پھر کچھ عرصه تک ناٹک کے متعلق ایک
رساله نکالتا رها ؛ اور غالباً اسي دوران میں اپنے
جرمن اور لاطیني اشعار کا ایک مجموعه شایع کیا .
ان اشعار کے تخیل کي بلندی اس کے ادب کے
حسن اور موسیقیت کے سحر نے نقادان فن کو

Voltaire *

اپنا مسخر کر لیا . جرمن طالب‌علم تو اُن هي اشعار کي وجه سے آج تک لیسنگ کے گرویدہ هیں . دنیاے ادب میں اتني شهرت حاصل کرکے وہ ایک مرتبه پهر فوس گزٹ میں نقاد کے عهدے پر مامور هوا ؛ اور اس مرتبه اس نے چند نهایت جید علمي مضامین لکهے . اُن کي ضخامت کا اندازہ اس سے هو سکتا هے که اُس نے ان میں سے چیدہ چیدہ مضامین اور اشعار کو چهه جلدوں میں شایع کیا ، اور علماء وقت کے گروہ میں ایک بلند رتبه اور قابل فخر مقام حاصل کر لیا . اسی مجموعے میں اُس کے خطوط کا ایک سلسله بهي هے . جرمن ادبیات میں اس طرز و انداز اور اس آزادانه صراحت کے ساتهه علمي مضامین پر بحث کي گئي . ان دنوں کي تصانیف میں ایک اور اهم چیز اُس کے وہ مضامین هیں جن کا مجموعي نام "نجات" * هے ، اور جن کا مقصد یه تها که هوریس † شاعر کو اُس کے بدزبان نقادوں کے

Rettungen *

Horace †

اِس بیجا اعتراض اور ایراد سے بچایا جاے کہ وہ
شہوت پرست اور بزدل تھا . اس کے علاوہ ایک
اور مجموعے میں عیسائي مذھب کے متعلق مضامین
ھیں . ایک دلچسپ بات یہ ھے کہ اِن ھی میں
سے ایک پرزور مضمون میں لیسنگ حضرت رسول
عربي (صلعم) پر اعتقاد و ایمان کا اظہار اور اسلام
کي حمایت کرتا ھے . اسي میں تین تازہ ناتک
"آزاد خیال" * — "یہود" † اور "عورتوں کا دشمن" ‡
بھي شامل تھے ، جو اُس وقت کے بزمیہ ناتکوں
میں بہترین سمجھے گئے ھیں . اُن ناتکوں کے
مطالعہ کرنے سے معلوم ھوتا ھے کہ مصنف پر فرانسیسي
بزمیہ کا رنگ غالب ھے . سنہ ۱۷۵۵ میں ایک اور
ناتک "مس سارہ سمپسن" § شایع ھوا . گو اُس
میں سقم ھے ؛ لیکن اس ناتک نے سب سے بڑا
کام یہ کیا کہ اُس زمانے کے جرمن مصنفوں پر یہ
ثابت کر دیا کہ ایک آلمیہ ناتک کے لئے صرف "بڑے

---

* Der Friedenker

† Die Juden

‡ Der Misogyn

§ Miss Sara Simpson

بڑے آدمیوں " کي حیات هي سے نہیں ' بلکہ معمولي هستیوں کے واقعات زندگي سے بھي بڑے بڑے وقائع اور حوادث اخذ کئے جا سکتے هیں . سنہ ۱۷۵۵ کے آخري زمانے میں ایک مرتبہ پھر اُس نے برلن کو خیرباد کہ کر لائپتسیگ کا راستہ لیا ' اور وھاں پنہچ کر اس نے اپنے دوست موس مندل سون * کی شرکت میں " پوپ ما بعدالطبیعیات کے عالم کي حیثیت میں " † کے عنوان سے ایک رسالہ لکھا ' جس میں یہ ثابت کیا کہ ایک شاعر اور ایک فلسفي میں صحیح طور پر مقابلہ اور موازنہ نہیں ھو سکتا .

سنہ ۱۷۵۶ کے موسم سرما میں وہ برلن کے ایک سوداگر کے همراہ انگلستان کي سیاحت کے لئے روانہ ھوا . لیکن " جنگ هفت سالہ " نے اُسے امسٹرڈام سے آگے نہ بڑھنے دیا . ناچار اُسے لائپتسیگ کو واپس ھونا پڑا . ان ایام میں اُس نے چند انگریزي کتابوں کا ترجمہ کیا . کچھ عرصے

---

* Moss Mendelssohn

† Pope ein Metaphysiker

کے بعد حالات کچھہ ایسے بدلے کہ لیسنگ کو پھر
برلن واپس جانا پڑا ۔

برلن کي اس تیسري اقامت کے دوران میں
اُس نے اپنے تنقیدي "خطوط علمي" * شایع کرکے
علمي دنیا میں اور زیادہ شہرت حاصل کي ۔ اِن
"خطوط" کا زور بیان ، صحت خیال اور جدت
آفریني آج بھي ویسي ھي تازہ ھے جیسي کے
اُس زمانے میں تھي ۔ سنہ ۱۷۵۹ میں اُس کا ایک
المیہ ناٹک فلوتس † ، چند اور قصے اور حکایات
شایع ھوئے ۔ ان ھي کے ساتھہ ساتھہ اُس نے حکایات ،
رزم اور ناٹک پر نہایت پر زور بحث اور تنقید کي
ھے ۔ تنقید کي حیثیت سے یہ قصے اُس کي
بہترین تحریروں میں شمار ھوتے ھیں ؛ اور اخلاقي
نتائج پیدا کرنے میں وہ جرمن زبان سے تمام
اخلاقي قصوں پر فائق ھیں ۔ اصل یہ ھے کہ یہ
فوقیت محض مصنف کے پر زور الفاظ اور برجستہ
طرز ادا نے پیدا کي ھے ۔

---

* Literaturbriefe

† Philotus

سنه ۱۷۶۰ ميں اپنے مسلسل علمي شغل سے گھبرا کر محض تبديل افکار کے خيال سے وہ برسلاؤ * گيا ، جهاں اُسے جرنيل تاؤاِنتسائن † (پرشيا کي افواج کے سپه سالار اور گورنر) کي معتمدي کا عهده مل گيا . تقريباً پانچ سال کے بعد ، سنه ۱۷۶۵ ميں وہ اس عهده سے مستعفي هوا ، اور کامنتس ميں اپنے مفلوک الحال والدين سے ملتا اور لائپتسيگ هوتا هوا پهر برلن پهنچا . سنه ۱۷۶۶ ميں اُس کي زبردست کتاب "لاؤکُون" ‡ اور سنه ۱۷۶۷ ميں مشهور ناتک "منا فون بارن‌هلم" § شائع هوئے . اسي سال (۱۷۶۷) ميں وہ هامبورگ ‖ پهنچا ، اور اپنے ايک دوست ، بودے ¶ کي شرکت ميں ايک تهئيتر اور ايک مطبع قائم کيا ، جن سے اُس کي آئنده زندگي کي بهت سي اميديں وابسته تهيں . مگر نه تهئيتر نے

---

* Breslau

† Tauenzein

‡ Laocoon

§ Minna von Barnhelm

‖ Hamburg

¶ Bode

اس سے وفا کي ، نہ مطبع نے ساتھ دیا : دونوں
هي اُس کے سر پر قرض کا بار عظیم ڈال کے
ختم هو گئے . هامبورگ کے قیام میں بهي اُس
کا قلم بند نہیں رها . چنانچہ اُس کي کتاب
"ناتک کے اُصول" * ان هی دنوں کي تصنیف
هے . اس کتاب میں هامبورگ کے تهئیتر کے پیش
کئے هوئے ناتکوں کی تنقید هے . اس نے سب سے
بڑا کام یہ کیا کہ جرمني کے ناتک لکھنے والوں
کو همیشہ کے لئے فرانسیسي المیہ ناتکوں کي
غلامي سے آزاد کر کے یونان اور انگلستان — بالخصوص
شیکسپیر — کے حقیقي مُعجزنما المیہ طرز کي
طرف پھیر دیا .

سنہ ۱۷۷۰ میں لیسنگ نے وُلفَن بوٹّتل † کے
کتب خانے میں ناظم کا عہدہ حاصل کیا ، اور
زندگي کا باقي حصہ اسي حال میں بسر کر دینے
کا تہیہ کر لیا . مگر هامبورگ کے زمانے کے قرض ،
احباب کے فراق اور صحت کے ضعف سے وہ روز

---

* Hamburgische Dramaturgie

† Wolfenbüttel

بروز زیادہ مضمحل ' پریشان اور بددل رھنے لگا .
آخر کار ان تکلیفوں سے تنگ آ کر وہ سنہ ١٧٧٥
میں تفریح طبع کے خیال سے گھر سے نکلا اور
کامل نو مھینے تک اتلي میں سیر و سیاحت کرتا
رھا . سنہ ١٧٧٦ میں اُس نے ھامبورگ کے ایک
سوداگر کي بیوہ ایوا کینیگ * سے نکاح کیا . مگر
اُس نے دو ھي سال کے بعد اُسے ھمیشہ کے لئے
داغ مفارقت دیا .

اِن مصیبتوں کے زمانے میں بھي اُس نے دنیا
کو اپنے علمي جواھر باري سے مالامال کئے رکھا :
خصوصاً دینیات کے متعلق چند نہایت پر زور
مضامین شایع کئے . سنہ ١٧٧٢ میں اُس کا
" ایمیلیا گالوتي " † نامي المیہ ناتک نکلا ' جو
اپني سلاست ' رواني اور زور کے سبب سے بہت مشھور
ھے . مزید برآں اُس نے وُلفن بوٹتل کے کتب خانے سے
کما حقہ فائدہ اُٹھایا ' اور سنہ ١٧٧٣ میں اُس

Eva König *

Emilia Galotti †

کي تحریروں کا ایک مجموعہ "تاریخ و ادبیات" * کے نام سے شایع ہونا شروع ہوا ' اور سنہ ۱۷۷۸ تک جاري رہا . اس کے بعد متعدد مضامین اور خطوط نکلے ' جن کا خاص موضوع عیسائي دینیات کي تشریح اور تنقید تھا . سنہ ۱۷۷۸ اور ۱۷۷۹ کا سب سے بڑا کارنامہ "دانشمند ناتن" † ھے ' جس کا ترجمہ فی الحال ھمارا مقصد ھے . اس کے بعد سنہ ۱۷۸۰ میں "تربیت انسان" ‡ شایع ھوئي ' جس کا پہلا حصہ ھامبورگ کے مجموعے میں سنہ ۱۷۷۷ ھي میں نکل چکا تھا . مبصرین کي راے ھے کہ یہ لیسنگ کي آخري بہترین تصنیف تھي . اس کا خلاصہ اِن اصول کي صورت میں بیان کیا جا سکتا ھے کہ (۱) ھر ایک بڑے دین نے انسان کي روحانیت کي بلندي اور ارتقاء میں برابر کا حصہ لیا ھے ; (۲) تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ھوتا ھے کہ ترقي کے خاص خاص قانون ھیں ' جن کے مطابق وہ رونما ھوتي ھے ' اور یہ ضروري ھے کہ دنیا اپنے مقصد کے

* Zur Geschichte und Literatur

† Nathander Weise

‡ Die Erziehung des Menschengeschlechts

حاصل کرنے کے دوران میں کبھي کبھي تنزل بھي کیا کرے !

لیسنگ کے آخري دنوں کي ایک اور قابل قدر تصنیف "آرنست اور فالک" * (سنه ۱۷۷۷ تا ۱۷۸۰) گو بظاهر تحریک فري‌میسن کے متعلق هے ' مگر حقیقت میں مذهبي تعصب اور تنگ نظري کے لئے ایک سخت تازیانه هے . سنه ۱۷۸۰ میں دماغي مشغلوں کي کثرت اور طرح طرح کے فکروں نے اُس کي صحت کو کچھه ایسا بگاڑا کہ رفته رفته تھوڑي سي علالت کے بعد اُس نے سنه ۱۷۸۱ عیسوي میں ۲۲ جنوري کو برونزوک † میں انتقال کیا . کان الله له .

لیسنگ میانه قد ' مضبوط و توانا ' بظاهر ترش مگر حقیقت میں حلیم ' مبصر ' نقاد ' فلسفي ' دراما نویس اور عالم دینیات شخص تھا . وہ اپني بے باکي ' بے خوفي ' پاک نفسي ' آزاد منشي اور صدق نیت میں لوتھر سے کچھه کم نه تھا . ایک

---

* Ernst und Falk

† Brunswick

ایسے زمانے میں ، کہ جب ہر اہل قلم نے اپني اپني
الگ جماعت قائم کر رکھي تھي ، یہ شخص بےخوف
و خطر اپنے خیالات کي اشاعت میں مصروف تھا .
نہ اُسے اپنے خلاف سازش کي پروا تھي ، نہ
قبولیت عام کا خبط . اُس کي کامیابي کي ایک
واضح اور روشن دلیل یہ ہے کہ اُس کي زندگي
ہی میں اُس کے ملک (جرمنی) کے نوجوان
مصنف اور اہل علم نے اُس کي پیروي شروع
کر دي تھي . مشہور جرمن مصنف یعقوبی * اُس کے
بارے میں کہا کرتا تھا کہ "وہ اہل دماغ کا
بادشاہ ہے" . اُس کی موت پر خود گوئٹے † نے
یہ لکھا تھا کہ "اُس کي موت سے ہم کو جس
قدر بے حد و نہایت نقصان پہنچا ہے ، ہم اُس
کا کسي طرح صحیح اندازہ نہیں کر سکتے" . وہ
جرمني کے اُن آئندہ اہل قلم اور اہل دماغ کا
پیش رو اور اُن کے خیالات کا حقیقي بانی تھا ،
جن کے دم سے جرمني نے علم و فضل میں افضلیت کا

---

* Jacobi
† Goethe

درجه حاصل کر لیا . نقد و فکر اُس کا خاص فن تھا ؛
اور گو اُس نے کبھي اپنے آپ کو کسي خاص فلسفي
کے پیرووں میں شمار نہیں کیا ، تاهم جس خوبي اور
کمال سے اُس نے فن تنقید کو نباها ، علم و حکمت
میں اُس کے اصول قائم کئے ، اور فنون لطیفه ،
شعر ، ناتک ، اور مذهب پر جس انداز سے اُس
نے بحث کي ، سچ یه هے که وه اُسي کا حصه
هیں ، گو آج اُن خیالات اور حالات کي عمومیت
کے لحاظ سے ، وه جدت نه رکھتے هوں ؛ لیکن اُس
کي حیات میں وه یقیناً سب پر فائق اور افضل
ثابت هو چکے هیں . بے تعصب نگاه سے دیکھا
جائے تو آج بھي اُن کي لطافت اور تازگي اُسي
طرح باقي هے جیسے اُس زمانه میں تھي .

طرز تحریر

طرز تحریر کے لحاظ سے لیسنگ بر اعظم یورپ
کے بہترین اور بر ترین مصنفوں میں شمار
هوتا هے . اس کے فقروں کي ساخت
سلیس ، صاف اور واضح ، دقیقه‌رس اور راسخ
هوتي هے . اپنے بیانات میں وه دلچسپ (گو بعض
وقت دور از کار) تلمیحوں اور فطري تصویروں کے

حسن سے ، پڑھنے والوں کے دماغ کو تر و تازہ اور اُن کي توجہ کو جذب کئے رکھتا ھے ۔ چھوٹے چھوٹے چٹکلوں سے تحریر میں لطافت اور نزاکت پیدا کر دیتا ھے ۔ بعض موقعوں پر اس طرح طلسم بندي کرتا ھے کہ پڑھنے والے کو شبہہ ھونے لگتا ھے کہ مصنف اصلي مضمون اور مقصد سے بھٹک گیا ھے ، حالانکہ چند ھي لمحوں کے بعد معلوم ھو جاتا ھے کہ معاملہ اس کے برعکس ھے ۔ انگلستان کے زبردست ادیب اور مبصر کارلائل * کي لیسنگ کے متعلق یہ رائے تھي کہ " ایک شاعر ، نقاد ، فلسفي اور مقرر کي حیثیت سے سلنیر کي تحریر کا انداز انگریزوں کے حال اور مزاج کے لئے نہایت مناسب ھے ۔ وہ مُوجز بیان ، جادونگار اور فصیح‌گو ھے ؛ بالکل خاموشي سے گفتگو کرتا ھے ۔ اُس کے فقروں میں نہ کسی طرح کا اشتعال ھے ۔ نہ اختلاف ھے : اُن میں محاورہ پورے کمال کے ساتھ نگینہ کي طرح جڑا ھوتا ھے ، بےجا مُوشگافي کا نام تک نہیں ھوتا ۔

Carlyle *

اُس کي تحریر پرزور ' آئینے کي طرح صاف شفاف اور معنيخیز ھوتی ھے ." مختصر یہ کہ لیسنگ ایک جادو رقم ' نازک خیال اور سرور آفرین مصنف ھے .

جرمن ڈراما اور لیسنگ

علوم و فنون کي مستقل اور پایندہ ترقی کے لئے منجملہ اور اسباب و ذرائع کے سب سے بڑا معاون سبب اور ذریعہ ملک کي حکومت اور ارباب حکومت کے وجود میں مُضمر ھوتا ھے . اُس زمانے تک خود شاھاں جرمني کا یہ حال تھا کہ اُن کو بجائے اس کے کہ اپني مُلکي ناٹکوں سے لگاؤ ھوتا ' وہ اٹلي کے ناٹکوں اور تماشوں پر جان دیتے تھے . اِس لئے وہ عموماً اُن ھي کي سرپرستي کرتے اور وھیں کے ایکٹروں کو سرفراز کرتے تھے . ملک کے باشندوں کے حال اور مذاق کا اندازہ اسي سے ھو سکتا ھے کہ وہ اٹلي کے کس قدر دلدادہ نہ ھونگے ! حالانکہ خود اٹلي کے بڑے بڑے مشتاق ایکٹر ایک بھانڈ یا نقال سے زیادہ حیثیت نہ رکھتے تھے ' مگر اپنے خود ساختہ ' بھونڈے اور بھدے تماشوں سے کسي نہ کسی

طرح اپنے تماشائیوں کو خوش کرنے اور خوش رکھنے
میں کامیاب ھو جاتے تھے . اُن سب میں بہترین
شخص ولتن * سمجھا جاتا ھے ' جس نے اپنے معمولي
ناتکوں میں فرانس کے زبردست ڈراما نویس
مولیر † کے ناتکوں کے بعض حصے نہایت خوبی سے
شامل کر رکھے تھے . ممکن ھے کہ یہي شخص جرمني
میں فرانس کے ناتکوں کي مقبولیت کا سبب ھوا
ھو ; کیونکہ بہت عرصے تک جرمن ناتک پر فرانس
کا رنگ خصوصیت کے ساتھ غالب رہا ھے . چنانچہ
سترھویں صدي تک جرمن ناتک میں خود جرمني
کے ادبیات کي خصوصي اور شخصي کیفیت کا شائبہ
تک نہ تھا : اوو شاید یہي وجہ تھی کہ اُس زمانے
کے کلیسائی اُسے اس قدر حقیر اور ناکارہ سمجھتے
تھے کہ اُنھوں نے اُسے ممنوع اور حرام تک قرار دے
رکھا تھا .

ولتن کے بعد وي‌لاند ‡ اور کلوپ شتوک § سے

Velthen *
Moliere †
Wieland ‡
Klostock §

جرمن ناتک کے صحیح زمانے کا آغاز هوتا هے .
گو لیسنگ اِن هي کے فوراً بعد کا شخص هے ، لیکن
اِن دونوں میں بھي قدامت کا جو رنگ پایا جاتا
هے اُس سے وہ بہت دور هے . حق یہ هے کہ گوئٹے سے
قبل کے مشاهیر میں صرف یهي ایک شخص هے
جس کي تحریریں اهل جرمني آج بھي اپنے
خیالات سے قریب اور اپني ضروریات کے لئے مناسب
پاتے هیں .

لیسنگ کے تخیل کي کارفرمائي کا بہترین
اندازہ اُس کے ناتکوں سے هي هوتا هے . اِن میں
اُس کے ناتک "منا فون برن‌هلم" * "ایمیلیا گالوتي" †
اور "ناتان در وائزے" ‡ خاص طور پر ذکر کے قابل
هیں . اُس کے ناتکوں کے افراد کي صاف اور واضح
تصویریں ، کیفیتوں کا باقاعدہ اور فطري سلسلہ ،
اور تقریروں کي وضاحت ، تازگي ، روانی اور دلکش
تسلسل ایسے امور هیں کہ اُن کي بدولت اُسے اگر

---

* Minne von Bernhelm

† Emilia Galotti

‡ Nathan der Weise

تمام دنیا کے نہیں تو کم از کم جرمني کے بہترین
ناٹک لکھنے والوں کي اول صف میں ضرور جگہ
دینی چاھئے. ایک طرف تو اُس کي سخت
مگر بجا ، معقول اور پرزور تنقیدیں ، دوسري طرف
اُس کے یہ ناٹک — ان سب نے مل کر لوگوں کے
دماغوں کو ایک صحیح اصول کي طرف پھیر دیا ،
اور ڈراما نویسوں کو اٹلي اور فرانس کي تخیلي
غلامي سے آزاد کر دیا .

ناتن

لیسنگ کا ناتک "دانشمند ناتن" جسے ہم اوراق ما بعد میں "ناتن" کے نام سے ھدیۂ ناظرین کر رہے ھیں، سنہ ۱۷۷۹ کے اوائل میں شائع ھوا تھا. گو اپنے وقت اشاعت سے بہت پہلے اس کا خاکہ مصنف کے ذھن میں موجود تھا، اور سنہ ۱۷۷۶ میں وہ اس کے خاکے اور مضمون پر اپنے چند احباب سے بحث اور مشورہ بھي کر چکا تھا؛ مگر چند امور ایسے پیش آئے کہ یہ سنہ ۱۷۷۹ سے پہلے شائع نہ ھو سکا.

اس کتاب کي اشاعت سے کم و بیش دس سال پیشتر سے لیسنگ مذھبي مباحث میں نہایت سرگرمي سے حصہ لے رھا تھا. ان مباحث میں اُس نے متعدد پرزور رسائل لکھے، جو Wolfenbüttel Fragments کے نام شائع ھوئے. یہ رسائل اُس کي مکمل ترین اور بہترین تصانیف میں سے چند ھیں، اور اھل مغرب کے مذھبي

خیالات اور عقائد کے ارتقاء میں اُنھوں نے بہت
کچھ مدد دي ھے . ان رسالوں میں اُس نے
عیسائي مذھب کے خصوصي مسئلوں سے شروع کر کے
رفتہ رفتہ مذھب پر ایک عمومي نظر ڈالي ھے ' اور
نہایت وسعت نظر سے مذھبوں کا مقابلہ اور موازنہ
کر کے زوردار دلائل اور اقوال سے نہایت راسخ
طور پر یہ امور ثابت اور قایم کئے ھیں کہ :

(۱) روحاني زندگي میں قوت حاسہ سے
زیادہ کام لینا چاھئے ' آدمي کو کسي طرح یہ
ضرور محسوس کرنا چاھئے کہ روح کا وجود ھے .
انسانوں کے باھمی روحاني تعلقات کي کیفیتوں
کو اسي حس کے ذریعے سے سمجھنا چاھئے .
ظاھري حالات ' واقعات یا اقوال کي بناء پر
اس کا اندازہ کرنا صحیح نہیں ھے . جب تک
ایسا نہ کیا جائیگا ' تب تک نہ تو " دل را
بہ دل رھي است " کا مفہوم سمجھ میں آ سکیگا '
اور نہ اس کي صداقت کا یقین ھو سکیگا .

(۲) یہ ممکن ھے کہ کوئي مذھب بالکل '
کامل طور پر ' یا ھر ایک زمانے کے لئے سچا

اور مناسب ثابت نہ ہو سکے ؛ لیکن یہ بہت ممکن ہے کہ وہي مذہب کم از کم ایک خاص زمانے اور مدت کے لئے کسي قوم اور ملک کي ضروریات کے واسطے صحیح ، کافي اور مناسب ثابت ہو . لہذا یہ بالکل غلط اور نامناسب امر ہے کہ اُس مذہب کو سرے ہي سے غلط اور بیکار سمجھ لیا جائے . ایسي رائے قائم کرنے سے پہلے ' جس قوم نے اُس مذہب کو اختیار کیا ہو اُس کے ملک اور وطن (اور خصوصاً اُس مذہب کے شیوع اور عروج کے زمانے) کے حالات کا غور سے مطالعہ کرنا اور ان کو اچھي طرح سمجھنا چاہئے .

(۳) اس میں شک نہیں کہ دنیا کي عام تاریخ اور تاریخ مذہب میں ہم کو ایسے بہت سے واقعات ملتے ہیں جن میں ایک (مذہبي) عمل کے رد عمل سے بہت کچھ فتنہ و فساد برپا ہوا ہے . لیکن تاریخ ہي کے مطالعہ سے یہ بھي ثابت ہوتا ہے کہ انسان آہستہ آہستہ ایک ایسي عالمگیر تحریک کي طرف بڑھتا چلا جاتا ہے جس میں عام اخلاقي اور ذہني ترقي پوشیدہ ہے ؛ اور وہ

اُسے ایک دن حاصل کرکے رهتا هے . اس لئے ایک دوسرے کي عیب گیري کرنے کي جگہ بہتر یہ هے کہ هم اس تحریک کي ترقي میں ایک دوسرے کي ایسي مدد کریں کہ وہ خوش آئند اور مبارک وقت جلدي هي آجائے کہ جب صرف ایک ملک هي نہیں بلکہ کل روے زمین کے انسان ایک زبردست برادري کے افراد بن جائینگے !

(۴) خوش خلقي ' شرافت ' بزرگي کسي خاص قوم یا کسي خاص مذهب والوں کا حصہ نہیں هے ' بلکہ هر دین ' هر مذهب ' هر عقیدے کے لوگوں میں یہ خوبیاں موجود هو سکتي هیں ' اور حقیقت میں هوتی بھی هیں . ظاهر هے کہ ایسي صورت میں کسی خاص مذهب یا عقیدے کے پیرو کو هرگز یہ حق حاصل نہیں هے کہ وہ دوسرے مذهب یا عقیدے کے پیرو کو ان خوبیوں سے خالي سمجھ کر اُس پر بے جا سختی کرے یا اُس سے نفرت روا رکھے . بلکہ هر فرد اور هر قوم کو چاهئے کہ هر دوسرے فرد اور هر دوسري قوم کے عقیدے اور مذهب کے لوگوں کے ساتھ رواداري برتے اور اُسے صحیح طور پر سمجھنے کي کوشش کرے ' تاکہ

آپس کي غلط فہمي دور ہو جاے ، اختلاف کي جڑ کٹ جاے اور سب کے دل مل کے ایک ہو جائیں .

منجملہ اِن چاروں امور کے یہي آخري اِمر " دانشمند ناتن " میں سب سے زیادہ اور اس درجہ نمایاں ھے کہ اکثر اہل راے ناظرین اُس کي صرف اِسی ایک صداقت سے ایسے مسحور ہو گئے ھیں کہ وہ تمام خوبیاں اور لطافتیں ، جو لیسنگ نے اس ناتک میں پیدا کي ھیں اُن کي نگاہ سے اوجھل ہو گئیں . اور اگر کوئی اثر باقی رہ گیا تو اِن ھی مذکورہ بالا یا اُن میں سے آخري امر کي صداقت کا . اسي بناء پر مجھے یقین ھے کہ میرے ملک کے ناظرین پر بھي یہي کیفیت طاری ہوگی اور اُن کے دلوں میں بھي یہي آخری تصویر پوري طرح جاگزین ہو جائیگي . میں نے اسي خیال ، بلکہ یقین ، کو مد نظر رکھ کر اس ترجمہ کی زحمت اُٹھائي ھے . اگر میرے اہل وطن پر اس ناتک کا یہي اثر نہ ہوا ، تو مجھے حسرت رھیگي کہ میري محنت رائگاں گئی .

میں اس کو تسلیم کرتا ہوں کہ بعض لوگ

"دانشمند ناتن" کو لیسنگ جیسے مصنف کا شاہ کار نہیں کہینگے. مگر انصاف کو نہیں چھوڑا جا سکتا. میں، اور میں کیا ہر صاحب نظر، اس کو محسوس کریگا کہ ممکن ہے کہ اس میں کچھ کمزوریاں ہوں، اور غالباً اس کو اسٹیج پر پیش کرنے میں دقتیں پیش آئیں؛ باوجود اِس کے اِس میں ہرگز مبالغہ نہیں ہے کہ یہ ناتک جس مقصد سے لکھا گیا ہے اُس میں مصنف کو نہایت خوبي سے قابل رشک کامیابي ہوئي ہے. اس لئے یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ یہ ناتک یورپ کے اتھارویں صدي کے بہترین اور کامیاب ترین ناتکوں میں سے ہے. صرف ایک ناتن یہودي ہی کي شخصیت پر غور کرکے دیکھئے کہ مصنف نے کس خوبي اور لطف کے ساتھ اِس بدنام قوم کے ایک فرد کو فطرت کے عظیم الشان اصول کا نمونہ بناکر دکھایا ہے، اور بتایا ہے کہ انسان کو محض چند مذہبي مسائل کی زنجیروں میں نہ جکڑ جانا چاہئے، بلکہ ایک بے غرض، بے لوث، بے لگاؤ، آزاد انسانیت کي خصوصیتوں کو اپنے آپ میں پیدا کرنا چاہئے؛ کیونکہ آزادي کے

ساتھ پاک نفسي ، بے باک صداقت ، بے لوث محبت
هي نہ صرف انسان کو حیوان سے ممتاز کرتي هے ،
بلکہ یہي خوبیاں انسانیت کي جان ، انسانیت کا
جوهر هیں اور اِن هی سے انسان کي برادري کي
اصلي شان نکل اور نکھر کر فطرت کي وحدت کا
مقصد پورا کرتي هے . اس ناتک کے هر فرد کي
کیفیت بیان کي جاے تو بہت طول هو جائیگا ؛
مختصر یہ کہ اگر دوسرے افراد کو بھي دیکھئے
تو معلوم هوگا کہ مصنف کے سحر طراز قلم نے ان
میں کیا کیا جوهر پیدا کئے هیں . ایک دفعہ
نہیں ، بار بار ایسي عبارتیں اور تقریریں آپ کي
نظر سے گزرتي هیں ، جو آپ کے دماغ اور ذهن پر
قابض اور حاوي هو جاتي هیں ، اور آپ کو تسلیم
کرنا پڑتا هے کہ اُن میں سے هر ایک میں ایک
گہرائي اور فطري پہنائي موجود هے . جو شخص
خود فطرت سلیم نہ رکھتا هو وہ صحیح فطرت انساني
کو نہیں سمجھ سکتا ، اور جو اس کو نہ سمجھے
وہ اچھا ناتک لکھنے والا نہیں هو سکتا ؛ اور جو
شخص واقعی جادو نگار نہ هو اُس سے یہ سحر کاري
نہیں هو سکتي . کسي معمولي صاحب قلم کے

بس کا تو یہ ”رگ ہرگز نہیں ھے !

یہ بھي صحیح ھے کہ جو شہرت اور قبولیت اس ناتک کو بعد میں حاصل ہوئي وہ اِس کے شایع ہونے اور استیج پر پیش کئُے جانے کے وقت نہیں ہوئي۔ اس کے دو سبب بتائے جاتے ھیں۔ ایک سبب یہ تھا کہ اس کے شایع ہونے سے پہلے لیسنگ عیسائیت کي تنگ نظري کے خلاف خصوصاً اور مذہبي رواداري کي حمایت میں عموماً کئي پرزور مضامین لکھہ چکا تھا، جن کي وجہ سے اُس وقت کے اکثر عیسائی عالم (اور اُن کے اثر سے عام لوگ) اُس کے خلاف ہوگئُے تھے۔ لیسنگ کي تنقید اور جرح سے لوگوں کو اُس سے نفرت ہوگئي تھي، اور اُس سے ڈرتے بھي تھے۔ لیکن یہ شیر مرد، جس کے بارے میں کہا جاتا ھے کہ خود لوتھر بھي بےباکي اور آزادي میں اس کے سامنے گرد تھا، اُسي طرح اپنی رائے پر قائم رہا اور بالکل بے خوف ہو کر اُس کا اظہار کرتا رہا۔ ظاہر ھے کہ ایسي حالت میں جس استیج پر ”دانشمند ناتن“ جیسا مذہبي رواداري کا سبق دیا جا رہا ہو شروع شروع میں اُس کي طرف رخ کرنے کی

کس کو همت هو سکتي تهي . دوسرا سبب یه تها کہ ابتدا میں جو ایکٹر اِس ناٹک کو کرتے اور دکهاتے تهے ' وہ چونکہ اس کے فلسفیانہ خیالات اور اُن کے مفهوم اور مقصد کو نهیں سمجهتے تهے اِس لئے وہ اپنے لهجے ' طرز اور حرکت کے ذریعے سے لوگوں پر وہ اثر نهیں پیدا کر سکے جو حقیقت میں اُس سے مدنظر تها . اس کا لازمي نتیجه یه هوا کہ کُل تماشا لوگوں کو بے لطف اور بے معني معلوم هوتا تها . اور وہ جلدی سے اُکتا جاتے تهے لیکن آفتاب کي آب و تاب کبهي چهپا نهیں کرتي . کچهہ عرصے کے بعد جب اُس کي صحیح رائیں لوگوں کے دلوں میں گهر کر گئیں اور ایکٹر بهي ایسے پیدا هونے لگے جو حقیقت میں صاحب کمال اور ماهرفن تهے اور جن کي ایک ایک حرکت اور ادا فطرت کا آئینه هوتي تهي ' تو "ناتن" کے جوهر کُهلے اور اسے ایسا قبول عام ' ایسي شهرت اوو اس قدر هردلعزیزي حاصل هوئي کہ اُس وقت سے آج تک جرمن قوم اس کي دلدادہ اور مسحور اور اُس پر فریفته اور مفتون هے !

لیسنگ کا طرز تحریر بهت سادہ هے ; "ناتن"

میں تو اُس نے جس زبان کا استعمال کیا ہے
وہ بالکل صاف ، شستہ ، بامحاورہ (جرمن) ہے ۔
شروع سے آخر تک نہایت سادگی کے ساتھ روز مرہ
میں اپنا مطلب ادا کیا ہے ۔ شکوہ الفاظ اور
طمطراق نام کو نہیں ، تعقید اور گنجلک کا تو
کیا ذکر ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ اُس نے خاص و عام
سب کے دلوں کو یکساں مسخر کر لیا ۔ میں نے
یہ کوشش کی ہے کہ لیسنگ کی خوبی اور شان
اردو تحریر میں باقی رہے ، گو اُس کا سا اثر
پیدا کرنا میرے مان کا نہیں ۔ اتنا ضرور ہے کہ
اگر لباس کی تبدیلی سے دل و دماغ نہیں بدلتے
تو زبان کی تبدیلی سے اثر کیوں بدلیگا ۔ لیسنگ
کی روح بہرحال کارفرما رہیگی ۔ جس شخص
کی تحریر ایک مرتبہ تمام یورپ کی کایا پلٹ
چکی ہے ، اُس کا زور اور اُس کا اثر جوں کا توں
باقی ہے ۔ اگر یورپ میں ایسے دل موجود تھے
جنھوں نے خوبیوں کو اخذ کیا ، تو میرے وطن
میں بھی چشم بینا کی کمی نہیں ۔ وہاں اگر
قرون مظلمہ کا اثر باقی تھا تو یہاں بھی چند
روز سے دلوں پر ایک پردہ پڑ گیا ہے — غنیمت

هے کہ وہ باریک هے ! وهاں اگر ایک اکیلے لیسنگ
کي روح کي روشني سے تاریکي رفع هوئي اور
گوئٹے ' شلرّ * اور کانت † جیسے جرمني کے مایۂ
ناز فرزندوں کے لئے راستہ صاف هو گیا ' تو کیا
میرے وطن کے مایۂ صدفخر رشیوں اور مُنیوں کي
ارواح کے ساتھ لیسنگ کی روح مل کر میرے
ملک کے سچے سپوتوں کو اُس بلند مقام تک نہ
پہنچا دیگي جہاں سے بیٹھ کر اُنھوں نے دیکھ
اور پالیا تھا کہ انساني جذبات میں بدترین
چیز ضد اور تعصب هے ؟ اُسي بلندي پر تو بیٹھ
کر اُنھوں نے عہد کیا تھا کہ وہ بھارتورش کو
فضائل انساني سے معمور کر دینگے . گھٹائیں چھٹ
رهي هیں : روشني نظر آ رهی هے . وہ وقت
دور نہیں هے کہ لیسنگ جیسے مسیحا نفس کي
برکت سے آفتاب اپني پوري تابش کے ساتھ جلوہ
گر هو جائے . آمیں !

---

* Schiller
† Kant

"ناتن" کے اشخاص

سلطان صلاح الدین ایوبی .

شاہزادی ستہ : سلطان کی بہن .

ناتن : یروشلم کا ایک مالدار یہودی .

ریشع : ناتن کی لے پالک بیٹی .

دایہ : ایک عیسائی عورت جو ناتن کے گھر میں رہتی ہے، اور ریشع کی محافظ ہے .

ایک نوجوان نائٹ ٹمپلر .

حافی : ایک مسلمان درویش .

یروشلم کا بطریق .

یروشلم کے ایک خانقاہ کا برادر راہب .

سلطان صلاح الدین کا ایک امیر .

سلطان کے خادم .

اس ناٹک کے نظاروں کی جائے وقوع یروشلم ہے .

ناتَن

پہلا ایکٹ

پہلا سین : ناتن کے مکان کا دیوان خانہ .

[ناتن ابھي سفر سے واپس آیا ھے . دایہ اُس سے ملتي ھے .]

دایہ

اَھّا ، یہ تو وہ ھے ! ارے یہ تو ناتن ھے !!

[ناتن سے]

شکر ھے خدا کا کہ آخر اُس نے تمہیں ھم تک پہنچا ھي دیا .

ناتن

ھاں دایہ ، سچ ھے ، خدا کا شکر کرو . مگر یہ تم نے "آخر" کیوں کہا ؟ کیا تمہارا یہ مطلب

ہے کہ میں اس سے پہلے آنا چاہتا تھا یا آ سکتا
تھا ؟ یہ سمجھو کہ جس راستے سے مجھے دائیں
بائیں پھیر کھاکے آنا پڑا ہے، اُس مسافت کے لحاظ
سے بابل، یروشلم سے پورے دو سو میل ہے. اور قرضوں
کا وصول کرنا کچھ کھیل تو ہے نہیں کہ کوئي سوداگر
جلدي جلدي یہ کام کر لے؛ یہ کوئی ہتھیلي پر
سرسوں جمانا تھوڑا ہي ہے ؟

دایہ

ہے ہَے، ناتن؛ تم یہاں ہوتے تو تم پر نہ جانے کیا
گزرتي! تمہارے مکان میں —

ناتن

آگ لگ گئي، آیں؟ — یہ تو میں سن چکا
ہوں. مرضي خدا کي. — یہ بد خبري تو میں
پہلے ہي سن چکا ہوں.

دایہ

اُفوہ! وہ تو سارے کا سارا فرش بھي خاک سیاہ
ہو جاتا!

ناتن

خیر دایہ ؛ جو ایسا ہوتا تو ہم ایک اور نیا مکان بنا لیتے : بلکہ اِس سے بھي اچھا بناتے . کیوں ؟

دایہ

ہاں، ٹھیک ہے . بڑی خیریت ہوئي کہ ہماري ریشع بچ گئي. بال بال بچي، نہیں تو راکھ کا ڈھیر ہی ہوتي .

ناتن

راکھ کا ڈھیر ؟ — کون ؟ میري ریشع ؟ ہاے، ریشع ! یہ بات تو میں نے نہیں سني. جو خدا نہ کرے ایسا ہوتا، تو بھلا مجھے مکان ہي کي کیا ضرورت تھي . بال بال بچ گئي ! — نہیں دایہ، دیکھو سچ سچ بتاؤ . نہیں، وہ ضرور جل گئي ہے . لے بس اب کہ بھي ڈالو. مجھے چاھے مار ڈالو، مگر خدا کے لئے تڑپاؤ مت . ھائے وہ ضرور جل کے خاک ہو چکي ہے !

دایه

اور جو ایسا هوتا بھي، تو کیا یه بات تم
بس میرے هي مُنه سے سنتے؟

ناتن

پھر تم کیوں مجھے صدمه پر صدمه دے رهي هو؟
آه ریشع! میري ریشع!!

دایه

تمهاري؟ خاص تمهاري ریشع؟

ناتن

هاں، هاں. خدا نه کرے که میں اپني زبان
کو اُسے اپنا بچه کهنے سے روکوں.

دایه

مگر تم نے اپني کسي اور چیز کو بھي اِسي
دعوے سے اپنا کها هے؟

ناتن

ھاں ' سچ تو ھے . مگر کسي اور چیز پر میرا اِتنا حق بھي تو نہیں ھے . جو کچھ بھي میرے پاس ھے ' وہ یا تو خدا کي دي ھوئي ھے یا تقدیر سے مل گئي ھے . مگر مجھے اپني نیکیوں کے بدلے میں تو صرف ایک وھي (ریشع) انعام میں ملي ھے .

دایہ

ناتن ' تم اپنے احسانوں کي مجھ سے کس قدر قیمت دلوا رھے ھو ! جو وہ سب احسان اِسي نیت سے تھے' تو خبر نہیں اُنھیں احسان کہنا بھي چاھئے یا نہیں .

ناتن

"اِسي" نیت سے ؟ وہ کیا نیت ھے ؟

دایہ

میرا ضمیر —

ناتن

دایہ ' پہلے ذرا تم مجھ سے یہ تو سن لو کہ —

دایه

میں کہتي ہوں کہ میرا ضمیر —

ناتن

اچھا؛ مجھ سے ذرا یہ تو سن لو کہ میں بابل سے تمہارے واسطے کیسي عمدہ سوغاتیں لایا ہوں. دیکھو تو کیسي کیسي نفیس اور لاجواب چیزیں ہیں! میں سچ کہتا ہوں کہ خود ریشع کے لئے بھي میں ایسي اچھي چیزیں نہیں لایا.

دایه

ناتن، اب اِس سے کیا فائدہ ہے؟ اب میرا ضمیر چپ نہیں رہ سکتا.

ناتن

میں تو یہ دیکھنے کے لئے بے چین ہوں کہ تم یہ ہنسلي اور چھلا اور گوشوارہ اور مالا پسند کرتي ہو یا نہیں. یہ سب چیزیں میں نے دمشق سے گزرتے ہوے تمہارے لئے خریدي تھیں.

دایه

هاں وہ تو تمهاري عادت هي هے کہ مجهہ نگوڑي کے اُوپر تحفوں پر تحفے لادتے رهتے هو ۔

ناتن

میں تمهیں دئے جاتا هوں ' تم لئے جاؤ ؛ بولو مت ۔

دایه

کیا ؟ کیا کہا ؟ بولو مت ؟ — ناتن ! بهلا تمهیں کون نهیں جانتا کہ تم فیاضي اور نیکي کي مُورت هو ؟ پهر بهي —

ناتن

هو آخر یہودي ۔ — تم یہي کہنا چاهتي تهیں نہ ؟

دایه

میں جو کہنا چاهتي هوں وہ تم خود هي اچهي طرح جانتے هو —

ناٹن

اچھا بس اب اِس قصه کو جانے دو۔

دایه

خیر، تم یہاں جو کچھ کرتے هو وہ خدا کے هاں ضرور سزا کے قابل هے۔ میں نه اُسے بدل سکتي هوں، نه روک سکتي هوں۔ خدا کرے اس کا وبال تمھیں پر ٹوٹے!

ناٹن

مجھ هي پر وبال ٹوٹے! — اچھا یه تو بتاؤ کہ وہ هے کہاں؟ وہ کہاں گئي؟ دایه، تم نے کہیں مجھے دھوکا تو نہیں دیا؟ بھلا اُسے خبر بھي هو گئي هے کہ میں آ گیا هوں؟

دایه

کیا پوچھتے هو، اُس کا تو اب تک خوف کے مارے بند بند لرز رہا هے! اُس کے دماغ کا یه حال هے کہ اُسے هر چیز میں آگ هي آگ نظر آتي هے۔ اُس کي روح سوتے میں جاگتي هے، اور جاگتے میں

سوتي هے. کیا کہوں! — کبھي تو جانور سے بدتر معلوم هوتي هے، اور کبھي فرشتے سے بڑھ کر.

ناتن

هائے ري میري بچي! — انسان بھي کیا چیز هے!!

دایه

آج صبح وه بڑي دیر تک اِس طرح آنکھیں میچے پڑي رهي جیسے، خدا نه کرے، کوئي مُرده هوتا هے. پھر ایک دم سے چونک کے کہنے لگي "وه دیکھو، ابّا کے قافلے کے اُونٹ چلے آ رهے هیں. سنو، اَبّا کي پیاري پیاري آواز آ رهي هے!" اتنے میں پھر اُس کي آنکھیں پتھرا گئیں. هاتھ سر کے نیچے سے نکل گیا، اور سر بھد سے تکیه پر آ رها. — اُفوه — بس میں جلدي سے دروازے کي طرف لپکي. دیکھا تو تم سچ مُچ چلے آ رهے هو! کیا خدا کي شان هے! اتني دیر تک اُس کي جان برابر تم میں اور اُس میں هي پڑي رهي.

ناتن

اُس میں ، کس میں ؟

دایه

آے اُسي میں ، جس نے اُسے آگ میں سے نکالا تھا .

ناتن

کون ؟ کون تھا وہ ؟ وہ کہاں ھے جس نے میري ریشع کي جان بچائي ھے ؟ وہ ھے کہاں ، دایہ ؟

دایه

کوئي نوجوان تمپلر تھا . کچھ دن ھوئے وہ یہاں قید ھو کے آیا تھا . صلاح الدین نے اُسے ترس کھا کے جھوڑ دیا تھا .

ناتن

کیا کہا ؟ تمپلر ؟ اور وہ بھي ایسا کہ صلاح الدین نے اُس کي جان بخشي کي تھي ؟ کیا ریشع کے بچانے کے لئے اتنے بڑے معجزے کي ضرورت تھي ؟ — الٰھي !

دایه

وہ تو کہو وہ بچارہ اِس طرح دوسري زندگي پا کے بھي ایسي ہمت سے جان دئیے دے رہا تھا ' نہیں تو ریشع مَري برابر تھي .

ناتن

دایه ' بتاؤ تو وہ ہے کہاں ؟ وہ تو کوئي بڑا بہادر اور شریف آدمي معلوم ہوتا ہے . وہ ہے کہاں؟ بس تم مجھے اُس کے قدموں تک پہنچا دو . تم نے اُسے اُسي وقت وہ سارا مال اسباب دے دیا ہوگا جو میں یہاں تمہارے پاس چھوڑ گیا تھا ؟ سب کچھ دے دیا ہے نہ ؟ بلکہ یہ کہو کہ اور بھي بہت کچھ دینے کا وعدہ کیا ہے — کیوں ؟

دایه

بھلا ہم یہ کیسے کر سکتے تھے ؟

ناتن

تو ایسا نہیں کیا تم نے ؟

دایه

لے اب کیا معلوم وہ کہاں سے آیا تھا ، نہ جانے
کہاں گیا ، کہاں نہیں گیا . اُسے بھلا ہمارے گھر
کي کیا خبر تھي . وہ تو خالي آواز ھي سن کے
ایک دم سے بھاگا ھوا آیا ، اور دیکھا — بس اپنے
چُغہ میں لپٹ لپٹا کے دھوئیں اور آگ کو چیرتا
پھاڑتا وھیں پہنچا جہاں ریشع چیخ چیخ کے لوگوں
کو پکار رھي تھي . ھم تو سمجھے تھے کہ اس بھلے
مانس کا بھي خاتمہ ھو گیا . مگر واہ رے بہادر !
ذرا ھي سي دیر میں وہ آگ کي لپٹوں سے نکلا ، اور
ھماري پیاري بچي کو اپنے مضبوط بازووں پر اُٹھائے
ھمارے سامنے آ کھڑا ھوا ! — خدا جانے کیسا روکھا
سوکھا سا آدمي ھے . ھم خوشي کے مارے چلاتے اور
اُس کا شکریہ ادا کرتے رھے : مگر اُس نے ذرا بھي
تو پروا نہیں کي . بس ریشع کو لٹا یہ جا وہ
جا کھیں غائب ھو گیا ، اور ھم کھڑے تکتے کے تکتے
رہ گئے .

ناتن

خدا کرے ھمیشہ کے لئے نہ گیا ھو .

دایہ

وہ سامنے ہمارے نبي کي قبر کے اُوپر کچھ کھجور کے پیڑ سایہ کئے کھڑے ہیں نہ ؟ اچھا ' تو پہلے کچھ دنوں وہ اِن پیڑوں میں آتا جاتا دکھائي دیتا تھا . میں بے اختیار اُس کے پاس جاتي تھي' جیسے کسي نے مجھ پر جادو کر دیا ہو : اُس کي بلائیں لیتي تھي ' اُس کي بہادري کو سراھتي تھي ' اور کیسي کیسي منت سماجت کرتي تھي کہ خدا کے لئے ' زیادہ نہیں تو ایک هي بار ' ذرا اِس معصوم بچي کي صورت دیکھ لو . جب تک وہ تمہارے قدموں میں گرکے اور آنسو بہا کے اپنے دل کي بھڑاس نہیں نکال لیگي اُسے چین نہیں آویگا .

ناتن

ھاں ' پھر ؟

دایہ

پھر کیا ' ساري محنت اکارت گئي . اُس نے ایک نہ سني ' بلکہ اُلٹا مجھي کو بنانے لگا کہ —

ناتن

کہ تم ڈر کے بھاگیں، آیں ؟

دایہ

آے نہیں، بھلا ایسا بھی کیا تھا . میں اُس سے روز ملتي تھي، اور روز نت نئے فقرے سنتي تھي . ھے ھے، میں نے اُس کي کون سي بات نہیں سہي : اور ایسی کون بات تھي جو میں ھنسي خوشي نہ سہتي ! پر اب تو وہ ان کھجور کے پیڑوں میں بھی گھومنے گھامنے نہیں آتا . کسي کو خبر نہیں کہ وہ کہاں جا چھپا ھے . — یہ تم چونکے کیوں ؟ تم تو جیسے کچھ سوچنے لگے، آیں ؟

ناتن

کچھ نہیں ؛ میں یہ سوچ رھا ھوں کہ اِس واقعہ نے ریشع جیسي بچي کے دل پر کیا کچھ اثر نہ کیا ھوگا کہ ایک شخص، جس کي وہ قدر کرنے پر مجبور ھے، اُس سے ایسي بے رخي برتتا ھے . اُدھر سے یہ بیزاري، اور اِدھر دل ھے کہ

کھنچا جاتا ھے ! قسم ھے ، اُس کے دل اور دماغ میں کشمکش سي ھو رھي ھوگي ، اور کچھ بھي سمجھ میں نہ آتا ھوگا کہ کون سا جذبہ غالب ھے : طیش اور نفرت ، یا افسوس اور حسرت ! اکثر ایسا ھوتا ھے کہ دونوں میں سے کوئي بھي غالب نہیں آتا ، اور تخیل اس جنگ میں شریک ھوکر انسان پر ایک خواب کي سي کیفیت طاري کر دیتا ھے . کبھي اُس کا دل ، دماغ کا روپ بھرتا ھے ، اور کبھي دماغ ، دل کا — اُف ، کیا مصیبت ھے ! اگر میں اپني ریشع کے مزاج سے غلط واقف نہیں ھوں ، تو یقیناً اُس کا بھي یھي حال ھے . وہ بھي کچھ ایسي ھي خواب کي سي حالت میں ھے !

دایہ

اے وہ تو بڑي بھولي بالي اور پیاري لڑکي ھے !

ناتن

خیر کیسي ھي ھو . اب تو وہ دل کے ھاتھوں دیوانی ھے .

داية

اب تم اُسے چاھے جو کہو ، اُس کے دل میں تو
یه بات بیٹھ گئي ھے که وہ تمپلر نه آدم زاد تھا ،
نه اِس دنیا کا رھنے والا تھا ، بلکه کوئي فرشته
تھا - یه تو تم جانتے ھي ھو که بچپن ھي سے
اُس کے ننھے سے دل میں یه بات جمي ھوئي ھے
که ایک فرشته ھر وقت اُس کي چوکسي کرتا ھے .
وہ سمجھتي ھے که یه فرشته بادلوں میں چھپا ھوا
آگ میں اُس کے آس پاس منڈلا رھا تھا ، اور
ایک دم سے تمپلر بن کے اُس کے سامنے آ کھڑا
ھوا . — مسکراؤ مت . کیا خبر ، ایسا ھي ھو . —
خیر ، تم چاھے ھنس لو ؛ مگر اُسے تو اِس مزیدار
وھم کا مزا اُٹھا لینے دو . آخر یه کچھ بري بات
تو ھے نہیں . عیسائي ، مسلمان ، یہودي سب ھي
ایسا سمجھتے ھیں .

ناتن

ھاں ، مجھے بھي یه وھم بہت عزیز ھے .
اچھا دایه ، شاباش ، تم ذرا جا کے دیکھو تو سہي

وہ کیا کر رهي هے. میں اُس سے باتیں کرنا چاهتا هوں. پهر میں اُس کے وحشي' من کے موجي محافظ فرشتے کو کهیں نہ کهیں سے ڈهونڈهہ نکالونگا. اگر وہ اب تک اِس دنیا میں هے اور اپني شان کے خلاف نائٹ بنا پهرتا هے' تو تم یقین جانو میں اُسے ضرور ڈهونڈهہ کے چهوڑونگا' اور یہاں لے کے آؤنگا.

دایہ

تم بہت بڑے کام کا بیڑا اُٹها رهے هو.

ناتن

پهر تو اِس پُرلطف وهم کي حقیقت نظر آئیگي' جو اِس سے بهي زیادہ پرلطف هوگي. اور دایہ یقین رکهو کہ انسان کے دل کو انسان' فرشتہ سے بهي زیادہ بهاتا هے — هاں' تو اگر اِس طرح تم یہ دیکهہ لو کہ وہ فرشتہ کي متوالي اچهي هو گئي هے' تب تو تم مجهے لعنت ملامت نہیں کروگي' خفا تو نہیں هوگي؟

دایہ

تم بڑے اچھے آدمی ہو ، مگر شریر بھی بڑے ہو! اچھا میں جاتی ہوں . مگر وہ دیکھو تو — وہ خود ہی آرہی ہے .

[ریشع آتی ہے .]

دوسرا سین

ریشع ، اور وہی پہلے سین کے افراد

ریشع

اخّاہ ! اَبّا ، یہ تو سچ مُچ تم ہی ہو . میں تو سمجھی تھی تم نے خالی اپنی آواز ہی کو اپنے آنے کی خبر دینے کے واسطے آگے آگے بھیج دیا ہے . اب تم کہاں ہو؟ کیا اب بھی پہاڑیوں ، جنگلوں اور ندیوں نے ہمیں اور تمہیں الگ کر

رکھا ہے ؟ ابّا ، اب تو ہم تم سب ایک ہی گھر
میں بیٹھے ہوئے ہیں : پھر بھی تم جلدی سے اپنی
بیٹی کو گلے نہیں لگاتے . تمہاری مُنّی سی ریشع
تو جلنے سے بال بال بچی : بس جلنے والی
ہی تھی . — نہیں نہیں ، ابّا ڈرو مت جلنے
والی تھی ، جلی تو نہیں . ہائے کیسی بری موت
ہے آگ میں جلنا ! اُف !

ناتن

بیٹی ، میری پیاری بیٹی .

ریشع

تم تو فُرات ، دِجلہ ، اُردن اور خدا جانے کون
کون سے دریا پار کر کے آئے ہوگے . آے ہے ، ابھی
جو میں جل کے مرتی مرتی بچی ہوں ، اُس
سے پہلے میرے دل میں تمہاری طرف سے طرح
طرح کے وہم آتے تھے ، — میں کانپ کانپ
اُٹھتی تھی ، ابا . مگر سچ کہتی ہوں ، جل
کے مرنے سے پانی میں ڈوب کے مرنا مجھے اچھا

لگنے لگا ہے۔ اُس میں ٹھنڈک سی تو ہوگی۔
آدمی خوش خوش ہلکا پھلکا سا لگتا ہوگا،
آیں؟ پھر بھی — دیکھو، نہ تم ڈوبے، نہ میں
جلی۔ اب ہم مزے میں رہینگے، اور خدا کا شکر
کیا کرینگے۔ میں تو یہی کہونگی کہ خدا پاک
نے ان دیکھے فرشتوں ہی کو بھیجا ہوگا جنھوں نے
تمھیں اور تمھاری اُس کشتی کو اپنے پروں پر لے کے
پار اُتار دیا۔ اُسی خدا نے میرے فرشتہ کو حکم
دیا ہوگا کہ آدمی کی صورت میں آکے، سفید
سفید بگلے کے سے پروں پہ اُٹھا کے مجھے مزے میں
آگ سے باہر نکال لائے —

ناتن

[دل میں]

سفید سفید بگلے کے سے پر! — ہاں ٹھیک تو
ہے: اِس کا مطلب اصل میں ٹمپلر کے سفید لباس
سے ہے۔

ریشع

وہ سب کے سامنے اپنے پروں پر اُٹھا کے مجھے

جلتي آگ سے نکال کے لایا ھے . ابّا، میں نے فرشتہ کو اپني آنکھ سے دیکھا ھے — اور وہ وھي میرا محافظ فرشتہ تھا .

ناتن

ھاں، اِس میں کیا شک ھے : ریشع ایسي ھي ھے کہ فرشتہ اُس کي خدمت میں آئے ؛ اور جیسے ریشع نے اُسے پسند کیا ھے، ویسے ھي اُسے بھي ریشع پسند آئي ھوگي .

ریشع

[کچھ مُسکراتے ھوے]

ابّا، ابّا، یہ تم کس کي تعریفیں کر رھے ھو؟ فرشتے کي کہ اپني ؟

ناتن

بیٹي، تم چاھے کچھ کہو، اصل یہ ھے کہ اگر وہ ایسا ھي کوئي معمولي انسان ھوتا جیسا ھم روز دیکھا کرتے ھیں، تب بھي وہ تمھاري ایسي ھي

خدمت کرتا، اور تمہیں وہ فرشتہ ھي نظر آتا —
اور واقعي اُسے فرشتہ کہنا بھي چاھئے .

ریشح

معمولي آدمي نہیں ابّا، فرشتہ، سچ مُچ کا فرشتہ
ابّا — اور تم نے آپ ھي تو مجھے یہ سکھایا ھے کہ
فرشتے بھي ھوا کرتے ھیں، اور جو لوگ ھمارے آسماني
باپ کے بھگت ھیں اُن کي خاطر وہ فرشتوں سے بڑے
بڑے انوکھے کام لیتا ھے . میں بھي تو آخر اُسي
آسماني باپ کو پیار کرتي ھوں .

ناتن

ھاں، اور خدا بھي تمہیں پیار کرتا ھے . وہ
ھر وقت تمہارے اور تم جیسے بچّوں کے لئے
طرح طرح کے معجزے دکھایا کرتا ھے : اور ازل
ھي سے دکھاتا آ رھا ھے .

ریشح

یہ باتیں مجھے بہت اچھي لگتي ھیں .

ناتن

اچھا فرض کرو تمھیں کسي تمپلر هي نے بچایا .
پھر چاهے یه بات کیسي هي معمولی هو اور هر روز
هوتي بھي هو، مگر هم تم سے یه پوچھتے هیں کہ
ایک تمپلر کا تمھیں اِس طرح آ کے بچا لینا بھي
کیا کچھ کم معجزه هے ؟ میں تو کہتا هوں کہ سب
سے بڑا معجزه یہي هے . بات یه هے کہ هم روز
بہت سے اصلي اور سچے معجزے دیکھتے دیکھتے
اُنھیں معمولي بات سمجھنے لگتے هیں . اگر یه روز
مره کے معجزے نه هوتے، معجزه کا نام کسي
عقلمند کي زبان پر نه هوتا، بلکه صرف بچوں کے
مُنه سے سنائي دیتا جو غیر معمولي اور انوکھي
چیزوں کو مُنه پھیلائے تکا کرتے هیں .

دایه

[ناتن سے]

ذرا سوچو تو سهي . تو کیا اب تمھاري یه
مرضي هے کہ تم ایسي ایلچ پیلچ کي باتیں

کرکے اس بیچاري کے پریشان دماغ کو اور بھي
پریشان کر دو ؟ —

ناتن

سنو تو — اچھا یہ بتاؤ کہ میري ریشع کے
واسطے بھلا یہ کچھ کم معجزہ ھے کہ اُسے ایک ایسے
آدمي نے بچایا ھے جو اُس سے پہلے خود بھي
معجزہ کي وجہ سے چھوٹ کے آیا تھا . اور پھر
معجزہ بھي کیسا زبردست معجزہ ! ذرا یہي سوچو
کہ اِس سے پہلے بھي صلاح الدین نے کبھي کسي ٹمپلر
کي جان بخشي کي ھے ؟ یا کسي ٹمپلر نے اُس
سے رحم کي التجا یا توقع کي ھے ؟ یا اپني جان
بچانے کے لئے کبھي اپني تلوار کے پرتلے یا برچھے
سے زیادہ کوئي چیز پیش کي ھے ؟

ریشع

ابّا جان ، یہ تو وھي بات ھوگئي جو میں کہ
رھي ھوں . بھلا اِس سے کیا یہ نہیں معلوم ھوتا
کہ اصل میں وہ ٹمپلر ومپلر کچھ نہیں تھا ،
خالي صورت ھي ایسي تھي . سمجھنے کي بات

ہے کہ جب کوئي قیدي تمپلر اپني جان کے ڈر کے مارے یروشلم کے پاس بھي نہیں پھٹک سکتا، جب کسي خدا کے بندے کي اتني مجال نہیں کہ یہاں بے کھٹکے مزے میں گھوما کرے — تو پھر یہ کیسے ہوا کہ ایک تمپلر اُس رات یوں ہي پھرتا پھراتا آ گیا اور میري جان بچا گیا؟

ناتن

بھئي کیا بات دماغ سے اُتاري ہے! لے اب بولو، دایہ، کیا کہتي ہو؟ تم نے ہي تو مجھے بتایا تھا کہ وہ یہاں گرفتار ہو کے آیا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ تمہیں اُس کا کچھ اور حال بھي معلوم ہے۔

دایہ

ہاں، لوگ کہتے تو ایسا ہي ہیں۔ بلکہ یہ بھي کہتے ہیں کہ سلطان نے بس ایک اِسي تمپلر کي جان بخشي کي تھي، اور وہ بھي اس واسطے کہ سلطان کا کوئي بڑا عزیز بھائي تھا، اور اِس تملپر کي شکل اس سے بہت ملتي تھي۔ اتني

بات تو ضرور ھے کہ سلطان کے اُس بھائي کو
مرے ھوئے کوئي بیس برس ھو چکے ھیں. نہ
تو ھمیں اُس کے نام کي خبر ھے، نہ یہ معلوم
کہ وہ کس میدان میں مرا. اس واسطے مجھے
اس سارے قصہ کا یقین نہیں آتا: سب من گھڑت
سي کہاني معلوم ھوتي ھے.

ناتن

کیوں، دایہ! اس میں یقین نہ کرنے کي کیا
بات ھے؟ آخر تم اور لوگوں کي طرح اِس سیدھي
سادي سي بات کو جھوٹ تھیرا کے کوئي اور ایسي
بات فرض کر لینے سے رھیں جس کا اور بھي یقین
نہ آئے. — صلاح الدین کو اپنے رشتہ داروں سے بہت
محبت ھے. تو پھر یہ کون سے اچنبھے کي بات ھے
کہ اُسے اپني جواني میں اپنے کسي بھائي سے خاص
محبت ھو؟ دنیا میں کیا دو آدمیوں کي صورتیں
نہیں ملا کرتیں؟ کیا بہت سا زمانہ گزر جانے سے
آدمي کسي کو بھول بھي جاتا ھے؟ اور یہ کب
سے ھونے لگا کہ کسي سبب کا کوئي نتیجہ ھي

پیدا نہ ہو؟ آخر اِس میں کس بات کا تمہیں یقین نہیں آتا؟ دایہ! تم تو بڑي عقلمند ہو: تمہارے لئے تو اِس میں کوئي بھي انوکھي بات نہیں ہو سکتي. اور تم نے جو معجزہ بیان کیا ہے اس میں بس اتني سي کسر ہے کہ اُسے عقل نہیں مانتي.

دایہ

تم تو پھر ہنسي کرنے لگے!

ناتن

ہاں' اِس واسطے کہ تم بھي تو میرا مزاق اُڑا رہي ہو. — خیر بھئي' جو کچھ ہو' مگر ریشع! تمہارا بچ نکلنا معمّا ہي ہے. یہ خدا ہي کا کام ہے' جو بادشاہوں کے بڑے سے بڑے جوڑتوڑ اور اُن کے مضبوط سے مضبوط منصوبوں کو ایک کچے دھاگے سے قابو میں کئے ہوے ہے. یہ خدا کا مذاق — نہیں' اُس کي قدرت کے کھیل ہیں.

ریشع

اچھا ابّا جان، میری ہی غلطی سہی. مگر تمھیں خوب معلوم ہے کہ میں جان بوجھ کے غلطی نہیں کیا کرتی!

ناتن

ہاں، مجھے خوب معلوم ہے: بلکہ تم تو ہمیشہ یہی چاہتی ہو کہ صحیح بات معلوم ہو. دیکھو، کسی قدر محراب‌نما پیشانی، ایک خاص وضع کی تراشی ہوئی ناک، پتلی لکیر سی بھویں اور اُن کے نیچے اُبھری ہوئی ذرا چپٹی سی ہڈی، ایک تحریر، ایک خم، ایک خط؛ ایک ذرا سا گڑھا، ایک تِل — ایک طرف تو یورپ کے ایک وحشی* کے چہرے میں ان سب باتوں کا جمع ہونا، اور دوسری طرف ایشیا میں تمھارا آگ سے اس طرح بچنا! میں تو عجیب باتوں کے ڈھونڈھنے والوں سے یہ پوچھتا ہوں کہ یہی بات کیا کم اچنبھے کی ہے؟ پھر اِس کی کیا ضرورت ہے کہ خواہ مخواہ کسی فرشتے ہی کو کھینچ کھانچ کے اس میں لایا جائے.

دایه

اچھا ناتن، جو تم مجھے بولنے دو تو میں یه پوچھوں که جو کچھ تم کہتے هو وهي سچ سهي: پر یهي سمجھ لینے میں کون سا حرج هے که اُسے فرشتے هي نے بچایا هے، کسي معمولي انسان نے نهیں بچایا؟ — بلکه ایسا سمجھنے میں یه خوبي هے که همیں یه معلوم هونے لگتا هے که هم اپنے اس سب سے پہلے نجات دینے والے سے نزدیک هو گئے هیں، جس کي تهاه کو پهنچنا مشکل هے.

ناتن

یه غرور هے؛ خالي غرور، اور کچھ نهیں. یه تو ایسا هي هے که جیسے لوهے کي هنڈیا چاندي کي بننا چاهے تو وه یه کہے که مجھے چولهے پر سے چاندي کے چمٹے سے اُٹھاؤ. تم پوچھتي هو اِس میں کیا حرج هے؛ اور میں تم سے یه پوچھتا هوں که ایسا سمجھنے میں خوبي کیا هے؟ تمهارا یه سمجھنا که تم ایسا سمجھ کے خدا سے اور زیاده قریب هو جاؤگي، یا تو بیوقوفي هے یا بے ادبي! — اور سچ پوچھو تو،

اِس سے نقصان هي هوتا هے. اچھا، جو کچھ میں کهتا هوں اُسے کان دھر کے سنو اور سچی سچی خدا لگتي بات کهو. — جس شخص نے اُس کي جان بچائي هے، اب چاهے وہ کوئي هو، میرا خیال هے کہ، تم اور تم سے زیادہ ریشع یہ چاهتي هوگي کہ اِس شخص کي کچھ خدمت کي جائے. اگر وہ فرشتہ هي هے، تو یہ بتاؤ کہ اُس کي کیا خدمت کر سکتي هو؟ — شاید اُس کا شکریہ ادا کروگي؛ یا اُس کے سامنے ٹھنڈے ٹھنڈے سانس بھروگي، اس سے التجائیں کروگي؟ یا شاید یہ کرو کہ اُس کا خیال هي کر کر کے بڑي عقیدت کے ساتھ اپنے آپ کو گُھلا ڈالوگي؛ یا نہیں تو، اُس کے تیوهار کے دن روزہ رکھوگي اور اُس کے نام سے خیرات دوگي. — اور یہ سب بے فائدہ! میرا خیال تو یہ هے کہ تمهاري پرهیزگاري سے خود تمہیں اور تمهارے پڑوسیوں کو جتنا فائدہ هوتا هے اُتنا اُسے هرگز نہیں هوتا. تمهارا فرشتہ نہ تو تمهارے روزوں سے موٹا هوتا هے، نہ تمهاري خیراتوں سے امیر؛ نہ تمهاری عقیدتمندي کے جوش اور ولولے

سے اُس کي کچھ شان بڑھتي ھے، اور نہ تمھاري ایمانداري سے وہ زیادہ مضبوط ھوتا ھے . — کیوں، ھے یا نہیں ؟ اور اگر وہ آدمي ھے، تو کیسا زمین آسمان کا فرق ھے !

دایہ

ھاں ! میں مانتي ھوں، جو وہ انسان ھوتا تو ھمیں شکریہ ادا کرنے کا زیادہ موقع دیتا . خدا ھي جانتا ھے ھمارا کیسا کیسا جي تڑپا ھے کہ ھم بھي اُس کے ساتھ کچھ سلوک کرتے . پر اُس نے تو ھم سے کچھ چاھا ھي نہیں : اور نہ اُسے کچھ ضرورت تھي . وہ تو ایسا تھا جیسے اُسے دنیا کي کسي چیز سے واسطہ ھي نہیں اور اُس کي نیت بالکل بھري ھوئي ھے . وہ تو فرشتوں کي طرح کسي چیز کي پرواہ ھي نہیں کرتا . بس اپنے حال میں مگن ھے . اور فرشتے ایسے ھي ھو بھي سکتے ھیں .

ریشع

اور جب وہ آخر ھماري نظروں سے غائب ھوگیا ، تو —

ناتن

غائب ہو گیا ؟ اخر کیسے ؟ — کھجوروں کے نیچے ؟ — پھر نہیں دکھائي دیا ؟ یہ بات کیا هے ؟ — معلوم هوتا هے تم لوگوں نے اُسے کہیں اور بھي تلاش کیا هے —

دایہ

نہیں هم نے تو نہیں کیا .

ناتن

نہیں تلاش کیا ! دایہ ، ایسا بھي هو سکتا هے ؟ اب ذرا اپنے اُن واهیات خوابوں کي بیہودگي دیکھو. تم لوگ بھي عجیب خبطي هو. تمہیں بھي کیا کیا مزے کے خواب دکھائي دیا کرتے هیں! اور جو تمہارا فرشتہ بیمار پڑا کُڑھ رہا هو تو کیا هو؟

ریشع

بیمار !

دایہ

نہیں، یہ نہیں ھو سکتا، ھرگز نہیں۔

ریشع

میرا تو جیسے سارا بدن کانپ رھا ھے۔ دایہ، میں تو سُن ھوئي جا رھي ھوں۔ میرا ماتھا تو دیکھو۔ ابھي ابھي گرم تھا: اتني سي دیر میں ٹھنڈا برف ھو گیا۔

ناٹن

وہ کوئي فرنگي ھے۔ ھمارے گرم ملک میں رھنے کي اُسے عادت نہیں ھے۔ ابھي عمر بھي کم ھے: تکلیف اُٹھانا نہیں جانتا، اور اپنے فرقہ کے روزوں اور راتوں کي عبادتوں کي بھي اُسے عادت نہیں ھے۔

ریشع

بیمار ھے! بیمار!!

دایہ

نہیں بیٹا! ناٹن کا مطلب یہ ھے کہ ایسا

ہونا ممکن بھي ہے .

ناتن

ہاں ہاں، وہ پڑا ہوا ہے . نہ اُس کے پاس کوئي دوست آشنا ہے اور نہ اتنا روپیہ ہے کہ کہیں سے کوئي دوست کرایہ ہي پر لے آئے .

ریشع

اے ابّا ! اب کیا ہوگا ؟

ناتن

وہ بچارا یوں ہي پڑا ہے . نہ کوئي دیکھنے بھالنے والا ہے، نہ ہمدرد ہے نہ مددگار - وہ مصیبت کا اور موت کا شکار ہے .

ریشع

کہاں، کہاں ؟ کون ؟

ناتن

وہي جو ایک ایسي لڑکي کے واسطے آگ میں کود

پڑا تھا، جسے اُس نے کبھی دیکھا بھی نہ تھا —

دایہ

ناتن، بس اب بچاری لڑکی پر رحم کرو.

ناتن

جو خدا کی اُس بندی سے، جسے اُس نے بچایا تھا، بات بھی نہیں کرتا؛ اُس کی طرف آنکھ اُٹھا کے بھی نہیں دیکھتا — صرف اِس واسطے کہ کہیں اُسے شکریہ نہ ادا کرنا پڑے —

دایہ

ناتن! بس اب اِس بچاری پر رحم کرو.

ناتن

نہ اُسے پھر کبھی دیکھنا چاھتا ھے، بجز اِس کے کہ اُسے پھر کسی اور مصیبت سے بچائے. اب تمھیں کہو کہ وہ سوا انسان کے اور کون ھو سکتا ھے؟

دایه

ذرا سنو تو سهي . ذرا دیکهو تو —

ناتن

اور اب اپنے مرتے دم ' سوا اس کے کہ اُسے اپنے نیک کام کا علم هے اور کوئي چیز اُسے آرام دینے والي نہیں هے !

دایه

بس جانے دو . تم تو اِس بچاري کو مارے ڈالتے هو !

ناتن

اور تم اُس بچارے کو مارے ڈالتي تهیں : بلکہ شاید مار بهي ڈالا هو . ریشع ' ریشع ! سنو ' میں نے تمهیں یه دوا دي هے ' زهر نہیں دیا . یقین رکهو وه زنده هے . — ذرا سنبهلو . — غالباً وه بیمار نہیں هے : بالکل نہیں .

ریشع

ابّا، تمہیں یقین ہے کہ وہ — مرا نہیں؟ بیمار بھی نہیں، ایں؟

ناتن

ہاں، یقیں جانو نہیں مرا. خدا اِس دنیا میں بھی آدمیوں کو اُن کی نیکیوں کی جزا دے دیا کرتا ہے. — اچھا بیٹا، اب تم جاؤ. مگر سنو، میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں: اور وہ یہ ہے کہ عقیدت کے جوش میں آ جانا بہت آسان ہے، مگر نیک کام کرنا بہت مشکل ہے. سست اور کمزور بندوں کی عادت ہے، چاہے انہیں اس کا احساس نہ ہو، کہ وہ جوش عقیدت سے جھومنے لگتے ہیں، اور اِس بہانے سے نیک کام کرنے کی تکلیف سے بچ جاتے ہیں.

ریشع

ابّا جان! اب مجھے کبھی اکیلا مت چھوڑنا. — تو کیا تمہارا خیال ہے وہ کہیں اور چلا گیا؟

ناتن

ھاں ! اور نہیں تو کیا ؟ اچھا اب تم جاؤ —
جاؤ . — مگر ھاں ' وہ مسلمان آدمي کون ھے ' جو
اِس طرح حیران ھو ھو کے میرے لدے پھندے اُونٹوں
کو دیکھ رھا ھے ؟ تم اِسے جانتي ھو ؟

[ریشع چلي جاتي ھے .]

دایہ

ھائیں ! بھول گئے ؟ یہ وھي تمھارا درویش ھے .

ناتن

وہ کون ؟

دایہ

آے تمھارا وھي درویش ' جو تمھارے ساتھہ
شطرنج کھیلا کرتا تھا . ھاں ' وھي تو ھے .

ناتن

حافي* ؟ یہ تو وہ نہیں ھے .

دایه

هاں، بات یه هے نه که وہ اب سلطان کا خزانچي هو گیا هے .

ناتن

حافي ؟ — اب پھر تم اپنے وهي خواب دیکھنے لگیں . — هاں، هاں یه تو سچ مچ وهي هے — لو وہ تو اِدھر آ رها هے . جاؤ، جلدي اندر چلي جاؤ . دیکھیں کیا خبر لایا هے .

تیسرا سین

ناتن اور درویش

درویش

هاں ذرا خوب اچھي طرح آنکھیں پھاڑ کے دیکھو .

ناتن

ارے میاں یہ تم هي هو یا کوئي اور هے ؟ — درویش اور یہ ٹھاٹھ !

درویش

پھر کیوں نہ هوں ؟ کیا درویشوں سے دنیا کا اور کوئي کام لیا هي نہیں جا سکتا هے ؟

ناتن

هاں ، شاید . — مگر بھئي ، میرا تو یہي خیال هے کہ اصلي درویش کو کبھي یہ خیال نہ آتا هوگا کہ اُس سے اور کچھ بھي کام لیا جائیگا .

درویش

قسم هے رسول کي ؛ ممکن هے میں اصلي درویش نہ هوں : مگر جب کوئي مجبور هو جائے تو —

ناتن

مجبور هو جائے ! درویش ؟ — درویش ، اور

مجبور ہو جائے! کوئی مجبور ہی کیوں ہو؟ اور پھر خاص کر ایک درویش؟ اچھا۔ تو وہ کس بات پر مجبور ہو جائے؟

درویش

اِس پر کہ اُس سے کسی کام کو کہا جائے — بلکہ خوشامد کی جائے — اور وہ یہ بھی سمجھتا ہو کہ کام اچھا ہے۔ تو وہ درویش ایسا کام کرنے پر مجبور ہے۔

ناتن

ہاں۔ یہ تو تم سچ کہتے ہو — آؤ میاں۔ آؤ۔ ذرا تمہیں سینے سے لگا لوں — تم اب بھی میرے دوست ہو؟

درویش

میاں پہلے یہ کیوں نہیں پوچھ لیتے کہ اب میں کیا ہو گیا ہوں۔

ناتن

اُنہہ۔ چاہے تم کچھ ہی ہو گئے ہو!

درویش

اچھا اگر میں سلطنت کا چھوٹا موٹا سا خادم ھو گیا ھوں ' اور اِس وجه سے تم میري دوستي کو پسند نه کرو ' تو کیسا ؟

ناتن

اگر تمہارا دل اب بھي درویش ھے ' تب تو مجھے کوئي فکر نہیں ' کسي طرح نباہ ھي لونگا. رھا تمہارا عہدہ : میري نگاہ میں تو اُس کي قدر اِتني ھي ھے جتني تمہارے اِس لباس کي ' بس '

درویش

اور جو تمہیں اُس عہدے کا ادب کرنا پڑے ' تب ؟ بھلا بوجھو تو وہ کیا عہدہ ھے ؟ کیوں ' کیا سوچنے لگے ؟ — اچھا ' یه بتاؤ کہ اگر تم بادشاہ ھوتے ' تو میں تمہارے دربار میں کیا ھوتا ؟

ناتن

درویش ھوتے اور کیا ھوتے . یا زیادہ سے زیادہ تم میرے — باورچي ھوتے !

درویش

بجا ہے ۔ تاکہ جناب کے پاس رہ کے سیکھا سکھایا بھی بھلا دیتا ۔ ـــ باورچی ۔ چہ خوش! آپ نے خانساماں ہی کیوں نہ کہہ دیا ؟ ـــ میں سچ کہتا ہوں آپ سے زیادہ تو صلاح الدین میری قدر کرتا ہے ۔ میں اُس کا خزانچی ہو گیا ہوں ۔

ناتن

تم ؟ ـــ سلطان کے ہاں ہو ؟

درویش

میرا مطلب یہ ہے کہ میں اُس کے ذاتی خزانے کا داروغہ ہوں ۔ بیت المال اب بھی اُس کے باپ کے قبضے میں ہے ـــ میں فقط اُس کے گھر کا خزانچی ہوں ۔

ناتن

اُس کا گھر بھی تو خاصہ بڑا ہے ۔

درویش

بلکہ جتنا تم سمجھتے ہو اُس سے بھی بڑا۔ وہ ہر فقیر کو اپنے گھرانے میں سمجھتا ھے۔

ناتن

مگر، صلاح‌الدین کو تو ان کمبختوں سے اتنی نفرت ھے --

درویش

کہ اُس نے قسم کھا لی ھے کہ ان کو سرے سے مٹا ھی کے چھوڑونگا -- چاھے ایسا کرنے میں میاں صاحب خود بھی فقیر ھو جائیں۔

ناتن

ھاں، یہی میں بھی کہنے کو تھا۔

درویش

بلکہ یوں کہو کہ وہ ابھی سے کنگال ھو گیا! ھر روز شام تک اُس کا خزانہ خالی، بلکہ خالی سے

بھي بدتر، هو جاتا هے. صبح کے وقت جو ایک جوار بھاٹا سا آتا هے، وہ دوپہر تک اُتر اُترا کے ختم بھي هو جاتا هے.

ناٹن

کیونکہ اُس کے ایک حصے کو نہریں چوس جاتي هیں، جن کو روکنا اور بند کرنا بالکل ناممکن هے.

درویش

ٹھیک!

ناٹن

میں سب جانتا هوں!

درویش

اول تو یہي بُرا هے کہ بادشاہ گِدھوں کي طرح مُردوں پر جا پڑیں. مگر یہ اس سے بھي دس گُنا زیادہ بُرا هے کہ وہ خود هي گِدھوں کے سامنے مُردار بن جائیں.

ناتن

نہیں درویش ، اب ایسا بھي نہ کہو .

درویش

صاحب ، یوں کہ دینا تو بہت آسان ہے . چلئے ، اگر میں اپنے عہدہ سے استعفا دے دوں اور آپ کو اپني جگہ کرا دوں ، تو بتائیے آپ مجھے کیا دینگے ؟

ناتن

اچھا ، تمھیں آمدني کیا ہوتي ہے ؟

درویش

مجھے ؟ کچھ زیادہ نہیں . مگر تم تو اس سے موتے ہو جاؤگے ، کیونکہ جب اُس کا صندوق خالي ہوجائے — اور ایسا اکثر ہوتا ہے — تو تم مزے میں اپني تھیلیوں کا مُنہ کھول دینا . خوب دھڑا دھڑ قرض دینا ، اور سود در سود میں جتنا چاھنا پیت بھر کے وصول کر لینا .

ناتن

سود در سود کے نفع پر بھي سود ' آیں ؟

درویش

ھاں ' اور کیا .

ناتن

اور اِس طرح ھوتے ھوتے میري ساري پونجي سود در سود کا ایک زبردست انبار ھو جائیگي .

درویش

للچاتے تو ضرور ھوگے ' دوست ! اور اگر واقعي تم نہیں چاھتے تو اِسي وقت دوستي کے ' ختم ھو جانے کي دستاویز لکھہ دو . ناتن ' مجھے تم پر بڑا بھروسہ تھا !

ناتن

یہ کیا ؟ درویش ' تمہارا مطلب کیا ھے ؟

درویش

مطلب یہ ھے کہ میں سمجھے بیٹھا تھا کہ

بس اب میرا کھاتہ تمہارے ھاں کُھل جائیگا ، اور اِس طرح مجھے اپنے فرائض کے انجام دینے میں پوري مدد ملیگي . — مگر تم سر ھلاتے ھو .

ناتن

دیکھو بھئي ، اب کوئي غلط فہمي نہ رھنا چاھئے ، اور اِس بات کو خوب سمجھ لینا چاھئے کہ — کہ ناتن کے پاس جو کچھ ھے اُسے درویش حافي ھر وقت اپنے کام میں لا سکتا ھے . — مگر ھاں وہ حافي ، وہ صلاح الدین کا ملازم ، جو — جو —

درویش

ھاں ھاں ، یہ تو میں خوب سمجھتا اور جانتا ھوں کہ تم جتنے عقلمند ھو اُتنے ھي نیک بھي ھو . تم نے جن دو حافیوں کا فرق بتایا ھے ، وہ بہت جلد ایک دوسرے سے الگ ھو جائینگے . دیکھو میرے عہدے کي یہ وردي مجھے صلاح الدین نے دي ھے . یاد رکھو کہ ابھي اِس کا رنگ اُترنے بھي نہ پائیگا اور یہ پھٹنے بھي نہ پائیگي — اور

درویش کا لباس ایسا ہي ہونا بھي چاہئے — کہ
یہ یروشلم میں کسي کھونٹي پر ٹنگي ہوگي ،
اور میں ہلکے پھلکے کپڑے پہنے ننگے پاؤں اپنے
گرووٴں کے ساتھ یہاں سے دور ہندوستان میں
گنگا جي کي جلتي بلتي ریت میں پھرتا نظر
آؤنگا . سمجھے ؟

ناتن

تم سے ایسي ہي امید ہے .

درویش

بلکہ اُن کے ساتھہ شطرنج بھي کھیلونگا .

ناتن

اس سے بڑھ کے تمھیں اور کیا نعمت چاہئے !

درویش

اچھا ، اب یہ سوچو کہ اِس عہدے کو قبول کرنے
میں مجھے لالچ کیا تھا . تم سمجھتے ہوگے کہ میں
نے دولت کے واسطے ایسا کیا ، کہ پھر مجھے کسي

سے بھیک نہ مانگنی پڑے اور دوسرے فقیروں میں امیر بن کے رھنے لگوں، اور مجھے اتنی طاقت حاصل ھو جائے کہ کسی غنی فقیر کو ایک دم سے محتاج امیر بنا دوں ؟

ناتن

نہیں، میں یہ تو نہیں سمجھتا تھا کہ تمھاری یہ نیت ھوگی .

درویش

ھاں، بات کچھ اور ھی ھے ؛ اور اس سے بھی زیادہ نامعقول ھے . اصل میں ھوا یہ کہ آج تک میں کسی کی خوشامد کے دَم میں نہیں آیا . مگر اب جو صلاح الدین ایک خبط میں مبتلا ھو گیا، تو اُس کی اِس نیک نیتی نے مجھے پُھلا دیا —

ناتن

وہ کیا ؟

درویش

صلاح الدین نے کہا کہ " ایک فقیر ھی خوب

بتا سکتا ھے کہ فقیر بیچارے کس مصیبت میں مبتلا رهتے هیں ، اور اُسے یہ بھي تجربہ هوتا ھے کہ فقیروں پر کس طرح جي کھول کر بخشش کرني چاهئے . تجھ سے پہلے جو شخص میرے هاں خزانچي تھا وہ بڑا هي روکھا پھیکا ، خشک اور سخت سا آدمي تھا ، جب کبھي روپیہ دیتا بھي تھا تو بہت هي بد تمیزي سے . هر شخص کا حال کھود کھود کے پوچھتا تھا . کسي کي حاجت معلوم کر کے اُس کي تسلي هي نہیں هوتي تھي ، بلکہ حاجت کا سبب بھي پوچھتا تھا تاکہ اُس کے مطابق سنبھل کے اور ناپ تول کے دے . مگر — حافي ایسا نہیں کر سکتا ، اور اُس کي وجہ سے صلاح‌الدین ایسا سخت دل اور کنجوس بھي نہیں معلوم هوگا . وہ کچھ پاني کا رکا هوا نل تھوڑا هي ھے کہ اندر صاف صاف پاني جاتا ھے ، مگر نکلتا ھے تو گندا هوکے اور رک رک کے . حافي میري هي طرح سوچتا ھے ، اور میري هي سي حس بھي اُس میں ھے . ‘‘ — تو ، سمجھے بھي ؟ یوں چڑیمار نے بانسري بجاتے بجاتے آخر چڑیا کو پھانس هي

لیا . — میں بھی کیسا احمق ہوں! ایک احمق کے ہاتھوں احمق بن گیا .

ناتن

ٹھہرو، ٹھہرو، یہ کیا بک رہے ہو؟

درویش

اور کیا جی! لے اب یہ پرلے درجے کی حماقت نہیں تو اور کیا ہے کہ آدمی ہزاروں پر ظلم توڑے، تباہ کر کے رکھ دے، لوٹ کھائے، اُن کا ستیاناس کر دے، ناحق کو ستائے — اور یہ سب صرف اس لئے کہ چند آدمی اُسے بڑا مخیر سمجھیں! تم ہی کہو کہ یہ حماقت اور لغویت ہے یا نہیں کہ آدمی خواہ مخواہ بھی اللہ کے فضل و کرم کی نقّالی کرے. اُس کا فضل تو اچھے برے سب کے لئے عام ہے. وہ دھوپ کی کرنوں اور مینہ کے چھینٹوں سے آبادی ویرانے، سب ہی جگہ کو فیض پہنچاتا ہے. یہ تو آدمی جب کرے کہ اُس کا خزانہ بھی خدا کے خزانے کی طرح بھرپور ہو. یہ حماقت نہیں تو اور کیا ہے کہ —

ناتن

اچھا بس اب رهنے دو' ختم کرو.

درویش

نہیں' ذرا مجھے اپني بیوقوفي تو بتا لینے دو. یہ حماقت نہیں تو اور کیا ھے کہ میں ایسي ایسي حماقتوں میں خوبیاں ڈھونڈتا پھروں' اور پھر خوبیوں کے لئے ان حماقتوں میں خود بھي شریک ھو جاؤں. — کیوں! اب اِس کا کیا جواب ھے؟

ناتن

حافي! دیکھو میں بتاؤں. تم سے جتني جلدي ھو سکے اپنے صحرا کا راستہ لو. مجھے ڈر ھے کہ تم انسانوں میں رهتے رهتے کہیں انسانیت سے بھي نہ جاتے رھو.

درویش

ھاں بھئي' تم ٹھیک کہتے ھو. مجھے بھي یہي ڈر تھا. اچھا رخصت!

ناتن

بھلا اب ایسي بھي کیا جلدي ھے؟ حافي! تھہرو تو سھي. ارے میاں، صحرا بھاگا جاتا ھے کیا؟

[اپنے آپ سے]

وہ سُن بھي رھا ھے کہ نہیں — ارے میاں ھوت!! — وہ تو چلا بھي گیا. افوہ، کیسي چُوک ھوئي ھے: میں نے اِس سے اپنے اُس تمپلر کا حال بھي نہ پوچھا اُسے ضرور اُس کا حال معلوم ھوگا.

چوتھا سین

[دایہ جلدي جلدي گھبرائي ھوئي ناتن کے پاس آتي ھے.]

دایہ

ناتن! ناتن!

ناتن

ھاں، کیا ھے؟ کیا چاھتي ھو؟

داية

آے وہ پھر دکھائي ديا ھے . وہ پھر یھاں آیا ھے !

ناتن

کون، دایہ ؟ کون ؟

دایہ

وہ ! وہ !

ناتن

وہ ــــ وہ ــــ وہ تو بہت سے مارے پھرتے ھیں . آخر کچھہ معلوم بھي ھو کون ؟ مگر ھاں، میں سمجھا : تمہارا "وہ" تو ایک ھي ھے . ــــ یہ نہیں ھو سکتا . چاھے وہ فرشتہ ھي ھو، ایسا نہیں ھو سکتا .

دایہ

وہ پھر کھجوروں کے نیچے آ کے ٹہل رھا ھے، اور کبھي کبھي کھجوریں بھي توڑتا ھے .

ناتن

اور کھاتا بھي ھے ؟ ــــ ٹمپلر ھو کے بھي ایسا

کرتا ھے !

دایہ

تم مجھے ناحق کیوں دق کرتے ھو ؟ لڑکي کي للچائي ھوئي آنکھ نے اُسے پہلے ھي کھجوروں کے اُس جھنڈ میں بھانپ لیا ھے : اور وہ جہاں جاتا ھے اُسي کو تکتي رھتي ھے . وہ تم سے بڑي خوشامد سے قسمیں دلا کے کہتي ھے کہ تم ابھي اِسي وقت اُس کے پاس چلے جاؤ . ذرا جلدی کرو . وہ کٹہرے میں سے تمھیں اشارہ سے بتا دیگي کہ وہ اب بھي وھیں پھر رھا ھے یا اُدھر کھیتوں کي طرف نکل گیا ھے . ناتن ، جلدي کرو ، ذرا جلدي !

ناتن

ابھي تو میں اونٹ سے اترا ھي ھوں کیا یوں ھي چلا جاؤں ؟ یہ بھي کوئي تھنگ ھے ؟ تم خود ھي کیوں نہ چلي جاؤ اور اُس سے کہ دو کہ میں واپس آ گیا ھوں . یقین جانو وہ گبھرو میرے گھر سے اسي واسطے بچا بچا پھرتا ھے کہ میں ، گھر کا مالک ،

یہاں نہیں تھا ۔ اور اب کہ ریشع کا باپ اُسے اِس
طرح بلا رہا ہے ' وہ خوشي خوشي آ جائیگا ۔ — جاؤ
جا کے اُس سے کہہ دو کہ میں بلا رہا ہوں ' اور دل
سے چاہتا ہوں کہ وہ آ جائے ۔

دایہ

اِس سے کچھہ فائدہ نہیں ہوگا ۔ وہ تمہارے پاس
کبھي جو آئے ۔ — صاف ہي کیوں نہ کہوں کہ وہ
کسي یہودي کے ہاں نہیں جاتا : بس ؟

ناتن

پھر بھي ' تم جاؤ تو سہي ۔ اور کچھہ نہیں تو
اُسے ذرا وہاں تھہرا ہي لو ۔ اور جو یہ بھي نہیں کم
سے کم اُسے اپني نگاہ ہي میں رکھو ۔ — جاؤ ' میں
بھي تمہارے پیچھے ہي پیچھے آتا ہوں ۔

[ناتن مکان کے اندر جاتا ہے ' اور دایہ باہر ۔]

پانچواں سین

ایک کشادہ مقام جس پر کھجور کے درخت سایہ کئے ہوئے ہیں۔ ایک ٹمپلر کھجوروں میں اِدھر اُدھر ٹہل رہا ہے۔ خانقاہ کا ایک غریب راہب برادر اُس کے پیچھے پیچھے کچھ فاصلہ سے چلا آتا ہے اور بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ٹمپلر سے کچھ کہنا چاہتا ہے۔

ٹمپلر

[دل میں]

ظاہر ہے کہ یہ شخص محض وقت کاٹنے کے لئے میرے پیچھے نہیں پھر رہا ہے — یہ میرے ہاتھوں کو کس طرح کَن انکھیوں سے دیکھ رہا ہے! —

[برادر سے]

بھائي صاحب!...... یا شاید یوں کہنا چاہئے کہ بابا صاحب — آیں؟

برادر

نہیں صاحب، صرف برادر — بلکہ محض ایک غریب راهب برادر. فرمائیے، ارشاد؟

تھپلر

هاں تو بھائي صاحب، بھلا میرے پاس کیا دھرا ھے؟ خدا جانتا ھے، میرے پاس کچھ بھي نہیں ھے.

برادر

خیر، میں پھر بھي آپ کا دلي شکریه ادا کرتا هوں. آپ جو کچھ دیتے هوں خدا آپ کو اُس سے هزار گنا زیادہ دے. سخي کے لئے دل چاهئے، پھر سخاوت کي کیا حقیقت ھے. — اور مجھے حضور کے پاس خیرات مانگنے کے لئے بھیجا بھي نہیں گیا ھے.

تھپلر

تو کیا آپ کو بھیجا گیا ھے؟

برادر

جي هاں، خانقاہ سے .

تمپلر

جہاں سے مجھے ابھي امید تھي کہ زائرین کي ذرا مرا سي خوراک مل جائیگي .

برادر

بات یہ ہے کہ دسترخوان پہلے هي سے گِھر گیا تھا . مگر آپ اب میرے ساتھ واپس چلیئے .

تمپلر

وہ کیوں ؟ یہ تو صحیح ہے کہ مجھے گوشت چکھے ہوئے ایک زمانہ ہوگیا ہے . مگر خیر ، حرج هي کیا ہے . اب تو کھجوریں بھي پک گئي ہیں .

برادر

جناب ، آپ اِس پھل کي طرف سے اگر محتاط هی رهیں تو بہتر ہے . زیادہ کھایا جائے

تو اِس سے اُلٹا نقصان هي هوتا هے . یه طحال کو بڑھاتا هے، اور خراب خون پیدا کرتا هے.

تھپلر

فرض کیجئے مجھے سوداویت هي پسند هو، تو پھر؟ مگر صاحب، یه تو ظاهر هے کہ آپ کو میرے پاس اِس احتیاط کي تاکید کرنے کي غرض سے نہیں بھیجا گیا تھا!

برادر

جي نہیں، مگر مجھے آپ کا پته لگانے اور سُن گن لینے کے لئے بھیجا گیا هے.

تھپلر

اور آپ مجھ هي سے ایسا کہه بھي رهے هیں، خوب!

برادر

کیوں نه کہوں؟

تہپلر

[دل میں]

یہ بھي کوئي بڑا هي مکار راهب معلوم هوتا هے ۔

[برادر سے]

تو کیا آپ کي خانقاہ میں آپ جیسے اور حضرات بھي هیں ؟

برادر

مجھے نہیں معلوم ۔ مگر جناب، آخر مجھے حکم کي تعمیل تو کرني هي هے ۔

تہپلر

تو کیا آپ بے چون و چرا تعمیل کرتے هیں ؟

برادر

جناب بندہ، اگر چون و چرا کروں تو پھر تعمیل هي کیا هوئي ؟

تمپلر

[دل میں]

دیکھا نہ! آخر سادگی هي کي جیت رهتي ھے۔ —

[برادر سے]

دیکھیئے آپ مجھ پر اعتبار کیجیئے اور یہ بتا دیجیئے کہ وہ کون بزرگ ھیں جو اِس طرح میرے حال کي چھان بین کر رھے ھیں؟ — اور یہ تو میں قسم کھا کے کہہ سکتا ھوں کہ آپ خود وہ شخص نہیں ھیں۔

برادر

بھلا ایسي بات میرے لئے مناسب ھے؟ یا مجھے اِس سے کچھ فائدہ ھو سکتا ھے؟

تمپلر

پھر وہ ھے کون جس کے لئے ایسا کرنا بھي مناسب ھے اور اُسے اِس سے فائدہ بھي ھے؟ آخر اُسے میرے بارے میں اتنا تجسس کیوں ھے؟ وہ ایسا کون شخص ھے؟

برادر

میرے نزدیک تو ایسا شخص بطریق ھے. اُسي
نے مجھے آپ کے تعاقب میں بھیجا ھے.

ٹمپلر

بطریق! کیا اُسے یہ بھي معلوم نہیں ھے کہ
اِس سفید عبا پر اِس سرخ صلیب کے کیا معني
ھیں؟

برادر

جي ھاں، یہ تو میں بھي جانتا ھوں!

ٹمپلر

خیر بھائي صاحب، یوں ھي ھے، تو لیجئے
سنیئے. میں ایک ٹمپلر ھوں، اور قیدي ھوں. بلکہ
یہ بھي بتائے دیتا ھوں کہ میں تبنین میں گرفتار
ھوا تھا، یعني اُس قلعہ میں جسے ھم عارضي صلح
کے بالکل آخري وقت میں فتح کرنے کے خواھشمند
تھے، اور اُس کے بعد صور پر دھاوا کرنے والے تھے.
— اچھا، اتنا اور بھي کہے دیتا ھوں کہ میں

بیسواں قیدي تھا ، اور سلطان صلاح‌الدین نے صرف میري ھي جان بخشي کي تھي . اب تو آپ کا بطریق جو کچھہ معلوم کرنا چاھتا ھے معلوم ھو گیا نہ ؟ --- بلکہ کہئے کہ اُس کي خواھش سے بھي زیادہ معلوم ھو گیا !

برادر

مگر یہ تو اُس سے زیادہ نہیں جتنا وہ پہلے سے جانتا ھے . --- اور اب وہ یہ معلوم کرنا چاھتا ھے کہ اِس کي کیا وجہ ھے کہ صلاح الدین نے صرف آپ ھي کي جان بخشي کي؛ اُسے کسي اور پر کیوں رحم نہ آیا ؟

تمپلر

میں خود ھي نہیں جانتا ، بتاؤں کیا ؟ --- ھوا یہ کہ میں اپني گردن ننگي کر کے اپني عبا پر دو زانو بیٹھا ھوا خنجر کے وار کا منتظر تھا کہ صلاح الدین نے مجھے غور سے دیکھنا شروع کیا . پھر یکبارگي جست کر کے میرے پاس آ کے کھڑا ھو گیا ، اور کچھہ

اشارہ کیا ۔ مجھے اُٹھا لیا گیا اور میری بیڑیاں توڑ
دی گئیں ۔ میں نے شکریہ ادا کرنا چاہا ۔ دیکھتا
کیا ہوں کہ اُس کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا رہے
ہیں، اور وہ بھی میری طرح گُم صُم کھڑا ہے ۔ -- وہ
چلا گیا، اور میں زندہ سلامت رہ گیا ۔ -- اب اِس
معمے کا جو کچھ بھی مطلب ہو : اسے بطریق خود
ہی سلجھا سکتا ہے ۔

برادر

وہ اس سے یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ خدا نے آپ کو
کسی بڑے اور ضروری کام کے لئے بچا لیا ہے ۔

ٹمپلر

جی ہاں، بڑے ضروری کام کے لئے ! ایک یہودی
کی لڑکی کو آگ میں سے نکالنے کے لئے، زائروں کے
قافلے کو کوہ سینا پر پہنچانے کے لئے، اور اسی طرح
کے اور کرتبوں کے لئے -- اور کیا ؟

برادر

ابھی تو وہ بڑے بڑے کام ہونے والے ہیں صاحب!

اور اُس وقت تک یہ بھي کچھ برا نہیں ھے جو
آپ کر چکے ھیں . -- غالباً بطریق نے خود آپ کے
لئے کوئي اھم کام تجویز کر رکھا ھے .

تمپلر

برادر، کیا واقعي آپ کا یہ خیال ھے ؟ معلوم
ھوتا ھے کہ وہ اس بارے میں کچھ کہہ چکا ھے . کیوں!

برادر

جي ھاں : مگر پہلے مجھے آپ کي آزمائش کرني
ھے کہ اپ اُس کي گوں کے آدمي ھیں بھي کہ نہیں.

تمپلر

بہت اچھا، تو لگے ھاتھ آزمائش کر ھي ڈالئے!
[دل میں]
میں بھي تو دیکھوں یہ کیسے آزمائش کرتا ھے . --
جي ھاں!

برادر

نہایت آسان ترکیب یہ ھے کہ میں بطریق کا

منشا آپ پر ظاھر کر دوں ۔

تمپلر

جي !

برادر

بات یہ ھے کہ وہ آپ کے ذریعہ سے کوئي خط بھیجنا چاھتا ھے ۔

تمپلر

میرے ذریعہ سے ؟ میں کوئي ھرکارہ تو ھوں نہیں ۔ بس یہي مقصد تھا ؟ یہي وہ زبردست مقصد تھا ، جو ایک یہودي کي لڑکي کو آگ میں سے نکال لانے سے بھي زیادہ شاندار ھے ؟

برادر

اور کیا ، ایسا ھي ھوگا ۔ بطریق کہتا ھے کہ یہ خط تمام عیسائي دنیا کے لئے نہایت اھم ھے ۔ اُس کا قول ھے کہ جو شخص اسے حفاظت کے ساتھ لے جائیگا خدا اُسے جنت میں ایک نہایت خوبصورت

تاج پہنائیگا . — اچھا ، اور وہ یہ بھي کہتا ھے کہ آپ سے زیادہ اور کوئي شخص اس قابل نہیں ھے ۔

تمپلر

مُجھ سے ؟

برادر

بطریق کہتا ھے کہ اِس تاج کو حاصل کرنے کي لیاقت آپ سے زیادہ کسي شخص میں نہیں .

تمپلر

مُجھ سے ؟

برادر

آپ آزاد ھیں ، اور سب سے بڑي بات یہ ھے کہ آپ ھر جگہ پھر سکتے ھیں . آپ سمجھ سکتے ھیں کہ شہروں پر کس طرح دھاوا کیا جائے اور کس طرح اُنہیں بچایا جائے . اچھا ، پھر بطریق یہ کہتا ھے کہ صلاح‌الدین نے یہ اندر والي ، یعني دوسري ، دیوار جو ابھي بنائي ھے اُس کي مضبوطي یا کمزوري کي

حالت کا اندازہ یا اُس کا بیان آپ سے بہتر کوئي شخص نہیں کر سکتا . اور یہ ضروری ہے کہ جو بہادر خدا کي راہ میں جانیں دینے کو آئے ہیں اُن کو یہ باتیں معلوم ہو جائیں .

ٹمپلر

اچھے بھائي ! کیا میں آپ سے یہ بھي پوچھ سکتا ہوں کہ اس خط میں اور کیا کیا لکھا ہے ؟

برادر

اصل یہ ہے کہ یہ تو مجھے بھي اچھي طرح معلوم نہیں . اتنا ضرور جانتا ہوں کہ یہ خط بادشاہ فلپ* کے ہاتھوں تک پہنچنے کے لئے ہے . معلوم ایسا ہوتا ہے کہ بطریق کو ــــ مجھے اکثر تعجب ہوا کرتا ہے کہ یہ کیا بات ہے کہ ایک ایسا مقدس آدمي ، جس کي زندگي خدا اور جنت ہي کے لئے ہو، اس دنیا کي باتوں سے جو اُس کے مرتبے سے بہت کم ہیں ایسي اچھي طرح واقف ہو ــــ

تمپلر

ھاں تو ' بطریق کو — ؟

برادر

ٹھیک ٹھیک معلوم ھے اور اچھي طرح معلوم ھے کہ اگر جنگ پھر چھڑ جائے تو صلاح الدین کس طرح ' کہاں ' کتنے آدمیوں کے ساتھ ' اور کس طرف سے لڑائي شروع کریگا .

تمپلر

تو اُسے یہ معلوم ھے !

برادر

جي ھاں . اور وہ یہ چاھتا ھے کہ بادشاہ فلپ کو بھي اطلاع ھو جائے کہ حالات کي صورت کیا ھے ' تا کہ وہ خطرے کا اندازہ کر کے یہ فیصلہ کر سکے کہ جس طرح بنے صلاح الدین سے پھر ایک دفعہ عارضي صلح کي جائے ' جسے آپ کي جماعت نے ایسي دلیري سے توڑ ڈالا تھا .

تمپلر

آپ کے یہ بطریق صاحب بھي خوب چیز
ھیں ! — ھاں ' یہ بات ھے ! یہ بزرگوار مجھے
معمولي سا ھرکارہ ھي نہیں بلکہ — جاسوس — بنایا
چاھتے ھیں . — اچھا ' تو بھائي صاحب ! آپ
اپنے بطریق سے یہ کہ دیجئے کہ جہاں تک آپ
میري آزمائش کر سکے ھیں آپ نے یہ فیصلہ کیا ھے
کہ میں اِس کام کے قابل نہیں ھوں . میں اب بھي
اپنے آپ کو قیدی سمجھتا ھوں ' اور ایک تمپلر کا
فرض یہي ھے کہ وہ بہادري کے ساتھ لڑے . اُس کا
یہ فرض نہیں ھے کہ وہ جاسوسي کرتا پھرے .

برادر

میں بھي یہي سمجھتا تھا ! — اور مجھے آپ کے
جواب سے کوئي شکایت بھي نہیں . — ھاں ' ابھي
اور سنئے : بڑي بات تو رہ ھی گئي . بطریق نے
کسي طرح ایک قلعہ کي ٹوہ لگا لي ھے اور یہ معلوم
کر لیا ھے کہ قلعہ کا نام کیا ھے اور وہ لبنان میں

کس جگہ واقع ھے . اس میں وہ خزانہ ھے جس کے
بل پر صلاح‌الدین کا دور اندیش باپ اپني فوجوں کا
انتظام کرتا ھے اور اپني تمام جنگوں کا خرچ چلاتا
ھے . معلوم ایسا ھوتا ھے کہ صلاح‌الدین کبھي کبھي
کچھہ آدمیوں کو ساتھہ لے کے پوشیدہ راستوں سے اس
پہاڑي قلعہ کو جایا کرتا ھے . -- آپ میرا مطلب
سمجھہ گئے نہ ؟

ٹمپلر

مطلق نہیں !

برادر

ذرا سوچئے تو کہ ، صلاح‌الدین پر نرغہ کر کے
اس کا کام تمام کردینے کے لئے اس سے اچھا موقع
کبھي ھاتھہ آ سکتا ھے ؟ -- ھائیں ، آپ ڈرتے
کیوں ھیں ؟ -- آپ کو معلوم بھي ھے کہ چند
خداپرست ماروني اس کام کے لئے تیار بیٹھے ھیں ؟
اب ضرورت صرف اس بات کي ھے کہ اس مہم کو
سر کرنے کے لئے کوئي بہادر آدمي اُن کا سردار ھو .

تمپلر

اور آپ کے بطریق صاحب نے اس بہادر شخص کی جگہ کے لئے مجھے ہی چُنا ہے ؟

برادر

اُس کا خیال یہ ہے کہ فلپ اس کام میں مدد دینے کے لئے اگر طولمی سے حملہ کرے تو بہت اچھا ہوگا .

تمپلر

اور برادر صاحب ، آپ مجھ ہی سے یہ کہ رہے ہیں ، مُجھ سے ؟ اور آپ نے کیا مُجھ سے یہ نہیں سنا — ابھی تو سنا ہے — کہ میں صلاح‌الدین کا کس قدر احسانمند ہوں ؟

برادر

جی ہاں ، یہ تو میں نے سنا ہے .

تمپلر

اور پھر بھی آپ ایسا کہتے ہیں ؟

برادر

جي هاں ' بطریق کا خیال یہ ھے کہ -- یہ بہت اچھي بات ھے . مگر خدا اور آپ کي جماعت --

تمپلر

خیر ' اِن دونوں کے نام سے تو کوئي فرق نہیں پڑتا . نہ یہ خدا کا حکم ھے اور نہ میری جماعت کا منشا ھے کہ میں بدمعاشي کا کام کروں .

برادر

نہیں ' ھرگز نہیں . بطریق کا خیال یہ ھے کہ -- کہ جس کام کو انسان برا سمجھتا ھے وہ خدا کے نزدیک برا نہیں ھوتا .

تمپلر

صلاح‌الدین نے تو مجھے دوبارہ زندگي دي : اور میں اُسي کي جان کا لاگو بن جاؤں ؟

برادر

توبہ توبہ ! — مگر بطریق کا کہنا یہ ھے کہ — کہ صلاح‌الدین ، کچھ بھي ھو ، عیسائیت کا دشمن ھے ، اور یہ ممکن ھي نہیں کہ اُسے کبھي یہ حق حاصل ھو کہ وہ آپ کي دوستي کا دم بھرے !

تمپلر

خیر دوست نہ سھي ؛ مگر اتنا تو ھو کہ میں اُس کے لئے آخر میں غدار ، اور نہایت کمینہ غدار تو نہ ثابت ھوں !

برادر

بالکل بجا . میں تسلیم کرتا ھوں . مگر — تاھم ، بطریق سمجھتا ھے کہ — اگر کوئي خاص کام جس کے لئے کوئي شخص کسي انسان کا احسانمند ھو ، خود اُس شخص کي خاطر نہ کیا گیا ، تو وہ خدا اور انسان دونوں کي شکرگزاري سے آزاد ھے . اور بطریق کہتا ھے کہ جب ھمیں معلوم ھے کہ صلاح‌الدین نے صرف اس وجہ سے آپ کي جان

بخشي کي تھي کہ آپ کے چھرے مھرے میں
کوئي ایسي خاص بات تھي کہ اُس سے اُسے اپنا
گم گشتہ بھائي یاد آ گیا ، تو ....

تمپلر

ھاں ! تو بطریق کو یہ بھي معلوم ھے ! اچھا
پھر ؟ کاش کہ ایسا ھي ھوتا ھے ! آہ ، صلاح الدین !
اگر فطرت نے میرے چھرے میں کوئي ایسي بات
رکھ دي ھے جو تمھارے بھائي کے حلیہ سے ملتي
جلتي ھے ، تو کیا میري سیرت میں بھي کوئي
ایسي بات نہ ھوني چاھئے جو اُس کي خصلت
سے ملتي جلتي ھو ؟ اور اگر کوئي ایسي بات ھو ،
تو کیا میں صرف ایک بطریق کي خوشي پوري
کرنے کے لئے اُسے دبا سکتا ھوں ؟ — ھائے فطرت ! نہ
تو ایسي جھوٹي ھے ، اور نہ خدا کے کاموں میں
کھیں ایسا تناقض ھے ! — برادر صاحب ! آپ
جائیے . بس اب میرے غصہ کو زیادہ نہ بھڑکائیے .
— جائیے ، جائیے !

برادر

جي هاں، میں جاتا هوں : اور جتنا خوش
خوش آیا تها اُس سے زیادہ خوش هو کے جاتا
هوں . مجھے معاف کیجئیگا . مگر آپ جانتے هیں
کہ هم بیچارے خانقاہ‌نشینوں کو اپنے بطریق کا
حکم ماننا هي پڑتا هے .

چھتا سین

تمپلر اور دایہ

تمپلر کچھہ عرصہ سے دایہ کو کسي قدر فاصلہ سے دیکھہ رہا
تها، اور اب دایہ اُس کي طرف دیکھتي هے .

دایہ

[دل میں]

میں سمجھتي هوں کہ شاید اس راهب نے اُسے
کچھہ خوشي کي حالت میں نہیں چھوڑا هے .

خیر، پھر بھي مجھے همت کرکے اپنا کام کر هي آنا چاهئے.

تھپلر

[دل میں]

واہ، یہ خوب! وہ مثل سچ هے کہ راهب اور عورت، اور عورت اور راهب، شیطان کے پنجے هیں. آج وہ مجھے دونوں پنجوں میں پھانس رها هے.

دایہ

[دل میں]

خدایا یہ میں کیا دیکھ رهي هوں.

[آواز سے]

اے حضور ناتن، یہ آپ هي هیں کیا؟ خدا کا شکر هے، هزار هزار شکر هے. — مگر یہ تو بتائے، آپ اب تک چھپے کہاں رهے؟ — بیمار تو نہیں هوگئے تھے کہیں؟

تھپلر

نہیں تو.

دایه

تو آپ خیریت سے تو ھیں ؟

تھپلر

ھاں .

دایه

اے صاحب، ھم لوگوں کو آپ کي طرف سے بڑا فکر لگ رھا تھا .

تھپلر

سچ مچ ؟

دایه

آپ ضرور کھیں باھر گئے ھوئے تھے، آیں ؟

تھپلر

ھاں ٹھیک ھے .

دایه

اور ابھي آج ھي آئے ھیں نه ؟

تمپلر

کل آیا .

دایه

ریشع کے ابّا بھي آج ھي آئے ھیں . اور شاید اب ریشع کو اُمید ھوسکتي ھے ......

تمپلر

کس بات کی ؟

دایه

اس بات کي جس کے واسطے اُس نے مجھ سے کئي بار کہا ھے کہ آپ سے پوچھوں . اُس کے ابّا نے بھي بڑے اصرار سے کہا ھے کہ — آپ ضرور ھمارے ھاں تشریف لائیے . وہ ابھي بابل سے چلے آ رھے ھیں، اور اپنے ساتھ بیس اونٹوں پر جواھرات، موتي اور کپڑے اور مساله اور خدا جانے کیا کیا بھاري بھاري مال لائے ھیں . ویسی چیزیں تو پھر آپ جانئے ایران اور شام اور چین ھي میں ملیں تو ملیں، اور کہیں تھوڑا ھي ملتي ھیں .

تمپلر

مجھے تو کچھ بھي نہیں خریدنا .

دایہ

اُس کے بھائي‌بند اُس کي ایسي عزت کرتے هیں جیسے شاهزادوں کي . مجھے اچنبھا اِس بات کا ھے کہ وہ لوگ اُسے "دانشمند ناتن" کہتے هیں، دولتمند ناتن کیوں نہیں کہتے .

تمپلر

شاید وہ یہ سمجھتے هوں کہ امیر اور دانشمند دونوں ایک ھي چیزیں هیں .

دایہ

یہ تو سب ایک طرف رھا، اُنھیں تو یہ چاهئے تھا کہ اُسے "نیک ناتن" کہتے . صاحب، آپ کیا جانیں وہ کیسے اچھے آدمي هیں . جیسے ھي اُنھیں خبر هوئي کہ آپ نے هماري ریشع پر اتنا بڑا احسان کیا ھے، جو آپ اُس

وقت وهاں هوتے تو خدا جانے وہ اس شکرانے میں آپ کے ساتھ کیسا کچھ سلوک کرتے ۔ اور کیا کچھ دے ڈالتے .

تمپلر

هاں !

دایہ

آپ چاهے آزما دیکھئے . آئیے ۔ وهیں چل کے نہ دیکھ لیجئے .

تمپلر

مگر ایسے لمحے کیسي جلدي گزر جاتے هیں ، آیں ؟

دایہ

آپ خود هي سمجھ سکتے هیں ، جو وہ ایسے مہربان اور ایسے اچھے مزاج کے نہ هوتے تو بھلا میں اتنے دن اُن کے هاں ٹکنے والي تھي ؟ آپ سمجھتے هونگے مجھے اتني بھي خبر نہیں کہ عیسائي آدمي

کي کتنيٰ قدر هوتي هے ؟ نا صاحب، میں نے اپنے
گہوارہ میں کبھي ایسي لوریاں نہیں سنیں تھیں کہ
میں اپنے میاں کے ساتھ یہاں فلسطین کو خالي
اس واسطے آؤں کہ ایک یہودي کي لڑکي کي
خدمت کروں . میرے میاں بڑے شریف آدمي
تھے، اور اُن دنوں قیصر فریڈریک کے مُصاحب
تھے —

تمپلر

اور وہ اصل جنم میں سویزرلینڈ کے رھنے والے
تھے، اور شہنشاہ معظم کے ساتھ ایک ذرا سي ندي
میں ڈوب مرنے کو اپنے لئے عزت بھي سمجھتے تھے اور
نعمت بھي : یہي نہ ؟ — اري نیک بخت !
یہ باتیں تو پہلے بھي تم مجھے کئي دفعہ سنا
چکي ھو . اب آخر کب تک سنا سنا کے میرا سر
کھایا کرو گي ؟

دایہ

سر کھایا کرونگي ! اے میرے آسماني باپ !

تہپلر

ھاں ، اور نہیں تو کیا ؟ ناک میں دم ھي تو کر رکھا ھے . اب تو میں نے ٹھان لی ھے کہ نہ تم سے کبھي ملونگا اور نہ تمھاري بک بک سنونگا . اور مجھے یہ بھي پسند نہیں کہ میں بار بار اپنے اُسي ایک کام کا ذکر سنے جاؤں جس کے کرنے کا میں نے کبھي ارادہ بھي نہیں کیا تھا . اُس کا خیال ھي اب میرے لئے بالکل ایک معما سا ھے . یہ تو خیر میں نہیں کہتا کہ میں وہ کام کرکے پچھتا رھا ھوں . مگر دیکھو ، جو اب کے پھر کبھي ایسے ھي کام کي ضرورت ھوئي اور میں ایسي پھرتي سے اُسے نہ کر سکا ، اور میں نے خوب سا سوچ لینے کے بعد بھي جلنے والے کو جل کے خاک سیاہ ھو جانے دیا ، تو یاد رکھو کہ اس کا سارا گناہ تمھاري ھي گردن پر ھوگا .

دایہ

اَے خدا نہ کرے !

تھپلر

خیر، تو اب تم مجھ پر اتنا احسان کرو کہ آج سے مجھے بھلا دو اور یاد نہ کیا کرو. اور اس لڑکی کے باپ سے بھی مجھے بچائے رکھو. یہودی آخر پھر یہودی ہے، اور میں تھہرا اکھڑ شوابی* . اچھا، اب رہی وہ لڑکی خود. سو اول تو اُس کا تصور کبھی میرے ذہن میں رہا ہی نہیں؛ اور جو کبھی تھا بھی، تو مدت ہوئی کہ مٹ گیا.

دایہ

تمہارا تصور تو اب تک اُس کے ذہن سے نہیں نکلا.

تھپلر

نہیں صاحب، بھلا میرے تصور کا وہاں کیا کام ہے؟

دایہ

کیا خبر ہے! لوگ ہمیشہ ویسے ہی تھوڑا ہی ہوتے ہیں جیسے وہ باہر سے دکھائی پڑتے ہیں!

تھمپلر

اُس سے بہتر تو شاید ھي ھوتے ھونگے !

[چل دیتا ھے .]

دایہ

ذرا تھھرئیے تو سھي : ایسي بھي کیا جلدي پڑي ھے !

تھمپلر

اري نیک بخت ' تو کیوں مجھے اِن کھجوروں سے متنفر کئے دیتي ھے ؟ مجھے اِن میں گھومنا بہت ھي اچھا معلوم ھوتا ھے .

دایہ

اچھا جاؤ ' میاں جرمني ریچھہ جاؤ ! —

[دل میں]

پھر بھي مجھے اِس جانور کا سراغ رکھنا چاھئے .

[دایہ کچھہ فاصلے سے اُس کا تعاقب کرتي ھے .]

دوسرا ایکٹ

پہلا سین

سلطان کا محل

صلاح الدین اور ستّہ شطرنج کھیل رہے ہیں ۔

ستّہ

صلاح الدین، یہ آپ کو کیا ہو گیا ؟ آج آپ کیسے کھیل رہے ہیں ؟

صلاح الدین

کیوں، کیا اچھا نہیں کھیل رہا ہوں ؟ میں کچھ سوچ رہا تھا ۔

ستّه

میرے واسطے تو اچھا ھي ھے . مگر نہیں ٔ یہ چال بھی کچھ ٹھیک نہیں . یہ چال واپس لیجیئے .

صلاح الدین

وہ کیوں ؟

ستّه

آپ کا یہ گھوڑا پٹ جائیگا .

صلاح الدین

ھاں ، سچ تو ھے . اچھا ، لو یوں ھی سہي .

ستّه

اب تو میں اپنا پیادہ آگے بڑھاتي ھوں .

صلاح الدین

ٹھیک — یہ تو شه پڑ گئي .

ستہ

بھلا اس چال سے آپ کو کیا فائدہ ھوگا ! لیجئے پھر میں آگے بڑھتی ھوں . اور ، اے یہ دیکھئے . اب آپ کی پھر وھی پہلي سی حالت ھے .

صلاح الدین

اصل یہ ھے کہ اس گورکھ دھندے سے کچھ کھوئے بغیر بچنا ھی محال ھے . تم میرے گھوڑے کو پیٹ دو ، بس اور کیا کروگي ؟

ستہ

میں نہیں پیٹتي . چھوڑے دیتي ھوں .

صلاح الدین

تم نے مجھے کچھ بخش تھوڑا ھي دیا ھے . بات یہ ھے کہ تمھارے لیئے یہ چال گھوڑے کے پیٹنے سے زیادہ ضروری ھے .

ستہ

ھاں، شاید .

صلاح الدین

ھاں، تو یہ یکطرفہ فیصلہ تو مت کرو . یہ دیکھو! لے چاھے شرط کر لو، تمھیں میری اِس چال کا سان گمان بھي نہ تھا . کیوں!

ستہ

ھاں، تو میں یہ کیسے فرض کر لیتي کہ آپ اپنے فرزین سے تنگ آ گئے ھیں، اور پٹوا دینا چاھتے ھیں ؟

صلاح الدین

فرزین کو ؟

ستہ

خیر، اب تو معاملہ صاف ھے . آج میں اپنے ایک ھزار دینار تو جیت ھی لونگي .

صلاح الدین

وہ کیسے ؟

ستہ

آپ یہ بھي کیوں پوچھتے ھین ؟ — آپ تو خود ھی زور لگا لگا کے اور جان بوجھ کے ھارتے ھیں . اور پھر بھي میں نقصان میں رھتي ھوں . ایک تو ایسے کھیل میں کچھ مزا نہیں آتا . دوسرے اگر میں ھار بھي جاؤں ' تب بھي مجھے بہت کچھ مل رھتا ھے . آپ میري مشق کي کمي کی وجہ سے میري تسلي جو کرنا چاھتے ھیں تو مجھے شرط سے بھي دگنا دے ڈالتے ھیں .

صلاح الدین

میري ذرا سي بہن ! معلوم ھوا تم جب ھارتي ھو ' تو دانستہ ھارتي ھو . کیوں ' ھے نہ ؟

ستہ

ھاں ' بھائي جان ' شاید آپ کی فیاضي ھي

اِس کا سبب ھے کہ مجھے اب تک اچھي طرح کھیلنا نہ آیا .

صلاح الدین

اِن باتوں میں کھیل تو ھمارا یوں ھي رہ گیا . لاؤ ' اسے ختم ھي کر ڈالیں .

ستہ

اچھا ' یہ بات ھے ؟ تو لیجئے یہ شہ ھوئي ؛ اور یہ ایک اور شہ !

صلاح الدین

ارے ! مجھے تو اِس دُھري شہ کا خیال بھي نہیں تھا . اب تو مجھے اندیشہ ھے کہ میرا فرزین بھي گیا . بلکہ مات بھي ھوئی ھي سمجھو .

ستہ

دیکھیں اب آپ کیسے بچ کے بھاگتے ھیں !

صلاح الدین

نہیں ' نہیں — تم میرے فرزین کو ضرور پیٹ دو .

مجھے اِس مُہرے سے کبھی فائدہ ہوا ہی نہیں ۔

ستہ

کیا یہی مہرہ ایسا ہے ؟

صلاح الدین

لے لو ۔ پیٹ لو ۔ اس میں کوئي حرج نہیں ۔
اب میرے سب مُہرے محفوظ ہیں ۔

ستہ

میرے بھائي نے مجھے خوب اچھي طرح سکھا دیا ہے کہ بیگمات سے حسن* سلوک سے پیش آنا چاھئے ۔

[یہ کہہ کے فرزیں کو یوں ہي چھوڑ دیتي ہے ۔]

صلاح الدین

اب چاھے تم فرزین کو چھوڑ دو ' چاھے لے لو ۔
اب وہ میرا تو ہے نہیں ۔

ستہ

مگر' ضرورت ھي کیا ہے ؟ شہ ! — شہ !!

صلاح الدین

چلیے چلو !

ستہ

شہ ! اور شہ !! اور پھر شہ !!!

صلاح الدین

اور مات !

ستہ

نہیں ، پوری مات تو نہیں ہے . — بھائی ؛ اب بھی اپنے گھوڑے کو آگے بڑھا دیجئے اور دیکھئے کیا ہوتا ہے — مگر نہیں اب آپ جو جی چاہے کیجئے ، بات وہی ہے .

صلاح الدین

بہت ٹھیک ! — تم جیت گئیں . حافی کو چاہئے کہ تمہارا روپیہ ادا کر دے . اُسے جلدی بلاؤ . ستہ ، تم نے غلط نہیں کہا . میں دل لگا کے نہیں کھیل

رہا تھا : کسي اور سوچ میں تھا . آخر یہ لوگ ہمیں یہ صاف بے نشان سے مُہرے کیوں دے دیتے ہیں ؟ نہ اِن میں کسی چیز کی تصویر ہے اور نہ ان سے کسی چیز کا تصور بندھتا ہے . شاید وہ لوگ یہ سمجھ رہے ہونگے کہ میں کسی امام صاحب* کے ساتھ کھیلنے کے لئے منگا رہا ہوں ! — مگر یہ بھي کوئي بات ہے ؟ یہ بھي میں نے ہار جانے کے لئے ایک عذر تراشا ہے . بھلا میرے ہارنے میں اِن بیچارے بے صورتے مہروں کا کیا قصور ہے ؟ تمہاري اعلیٰ ہنرمندي ، تیز نگاہي اور گہري توجہ نے آج تمہیں جتایا ہے ......

ستہ

آپ ایسي ایسی باتیں کر کے اپني شکست کا غم غلط کرنا چاہتے ہیں . یہي سمجھ لینا کافي ہے کہ آپ کسی سوچ میں تھے اور مجھ سے زیادہ بیدلي سے کھیل رہے تھے .

صلاح الدین

تم سے زیادہ ؟ تو صاحب ! تم کیوں بیدلی سے

کھیل رھي تھیں ؟ تمھیں کیا فکر تھي ؟

ستہ

خیر، میري فکر کا سبب آپ کي فکر نہ تھي؛ مگر بھائی! اب ھم پھر کب اسي ذوق و شوق سے کھیلینگے جیسے ھمیشہ کھیلا کرتے تھے ؟

صلاح الدین

اب آیندہ سے ھم پہلے سے زیادہ ذوق سے کھیلا کرینگے . — کیا تمھارا خیال ھے کہ جنگ جلدي ھي چھڑ جائیگي؟ — اُنْھ، جتني جلدي ھو، اچھا ھے ! — چاھے ابھي ھو جائے ! — لڑائی میری چھیڑي ھوئی تھوڑا ھي ھے . اور میں تو اب بھي عارضي صلح کي توسیع کرنے کو تیار ھون؛ بلکہ یہ بھي چاھتا ھوں کہ وہ شخص بھي میرے ھاتھ لگ جائے جو میری بہن ستہ کا ھمدم ھونے کے قابل ھے . میري مراد رچرڈ* کے بھائي سے ھے . وھي، رچرڈ کا بھائي .

ستہ

بس آپ کو تو هر وقت اپنے رچرڈ کي تعریف کرنے کی هي پڑي رهتی هے.

صلاح الدین

اُس کي بہن اگر همارے* مَلِک کي دُلهن بن جاتی، تو کیسا اچھا گھر بنتا: اور یہ خاندان رُوئے زمین کا بہترین اور اولین خاندان بن جاتا. سنتي هو بہن! مجھے اپنے گھروالوں کي تعریف کرنے میں کوئي عار نہیں هے. میں اپنے دوستوں کے قابل هوں. — اهو هو، ایسے خاندان سے کیسے کیسے جوانمرد پیدا هوتے!

ستہ

میں همیشہ آپ کے اِس مزیدار خواب کا مذاق اُڑایا کرتی تھي کہ نہیں؟ نہ تو آپ کو خبر هے اور نہ کبھي هوگي کہ عیسائی لوگ کیسے هوتے هیں. اِن لوگوں کو عیسائي هونے کا فخر هے، انسان هونے کا

فخر نہیں ھے . اور تو اور، وہ چیز جس نے ان
کے پیغمبر کي پیدائش کے وقت سے اُن کو توّھم کے
خالص انسانی رنگ میں رنگ دیا ھے . اُس کي
بھي یہ لوگ اس لئے قدر نہیں کرتے کہ یہ انسان
کي فطرت میں ھے بلکہ اس لئے کہ یہ مسیح کا
قول ھے مسیح کا عمل ھے . وہ تو کہیئے غنیمت
ھے کہ مسیح ایسے نیک انسان تھے، اور یہ لوگ
اُن کي نیکیوں کو تسلیم کرتے ھیں . — مگر اِس
فضیلت سے بھي کیا حاصل ھے ؟ کیونکہ یہ لوگ
اُن کي نیکیوں کي نہیں، بلکہ ان کے نام کي
اشاعت کرنا چاھتے ھیں، تاکہ وہ اور بزرگوں کے ناموں
پر ابر کي طرح چھا جائے اور اُن کو چھپا دے .
یہ لوگ صرف اُن کے نام سے غرض رکھتے ھیں،
اور بس .

صلاح الدین

شاید تمھارا مطلب یہ ھے کہ اگر ایسا نہ ھوتا
تو وہ لوگ تمھارے اور مَلِک کے عیسائي ھو جانے
پر کیوں اصرار کرتے : گویا عیسائي ھوے بغیر

نہ کوئي بیوي اپنے شوهر سے محبت کر سکتي هے
اور نہ شوهر اپني بیوي سے ؟

ستہ

هاں ' یہي مطلب هے . اُن کے نزدیک صرف ایک عیسائي شخص هي اُس محبت کا اندازہ کر سکتا هے جو خداے خالق نے بیوي اور شوهر کے دلوں میں رکھ دي هے !

صلاح الدین

عیسائي ایسی ایسي بہت سي بیہودگیوں کے قائل هیں ؛ اس لئے اگر اُن کا یہ خیال بھي هو تو کوئي اچنبھے کي بات نہیں — مگر دیکھو تو ' تم بھي غلطي پر هو . اِن میں سے جو لوگ میرے مقصدوں میں رکاوٹیں پیدا کر رهے هیں اور عکّہ کو اپنے حریص پنجوں سے چھوڑنا نہیں چاھتے ' وہ تمپلر هیں نہ کہ عیسائي . اور عکّہ هي وہ مقام هے جسے رچرڈ کي بہن همارے بھائي مَلِک کے هاں جہیز میں لے کے آتي .

پھر دوسري بات یہ ھے کہ اپنے سپاھیانہ مقصدوں
کو چھپائے رکھنے کي غرض سے اِن لوگوں کو
راھب بن کے بھي رھنا پڑتا ھے ؛ اور راھب
بھي ایسے کہ بالکل سیدھے سادے ' بھولے بالے !
اور مزا یہ ھے کہ صرف ایک عارضي فتح
حاصل کرنے کے لئے ان لوگوں نے اس عارضي
صلح کے ختم ھونے کا بھي انتظار نہیں کیا '
— اچھا ھے . یوں ھي چلنے دو ! — اور کیا .
چلنے دو اِسي طرح — میرا اِس میں کوئي
حرج نہیں . کاش کہ اور سب باتیں بھي
ویسي ھي ھو جاتیں جیسي کہ چاھئے .

ستہ

بھائي ' یہ آپ کو کیا ھو گیا ؟ اب آخر
اور کس چیز کي پریشاني ھے ؟

صلاح الدین

بات کیا ھوتي ' وھي پریشاني جو مجھے
ھمیشہ رھتي ھے . میں والد سے ملنے کو

لبنان* گیا تھا. وہ بھي اپنے فکروں میں گھلے جا رہے ھیں' اور..........

ستہ

افسوس!

صلاح الدین

اُن کا کام کسي طرح نہیں چلتا. ھر طرف سے تنگي ھي تنگي ھے. کبھي یہاں کمي پڑ جاتي ھے' کبھي وھاں......

ستہ

کاھے کي تنگي؟ کاھے کي کمي؟

صلاح الدن

اُسي کي' جس کا میں نام بھي نہیں لینا چاھتا. وھي' جو میرے پاس ھوتا ھے تو بیکار معلوم ھوتا ھے' اور جب نہیں ھوتا تو بے

اس کے کام چلتا نظر نہیں آتا — حافي کہاں
ھے ؟ کوئي اُسے بلانے گیا کہ نہیں ؟ آہ ' یہ
کمبخت ' ملعون زر ! — اخّاہ ' حافي تم آ گئے !

[حافي آتا ھے]

دوسرا سین

حافي ' صلاح الدین اور ستہ

حافي

غالباً مصر سے روپیہ آچکا ھے . خدا کرے
بہت سا ھو !

صلاح الدین

کیا تمہیں اس کي خبر مل چکي ھے ؟

حافي

مجھے ؟ جي نہیں ' مجھے خبر نہیں . میرا
خیال تھا کہ آ گیا ھوگا ' اور اسي کو دینے کے لئے

مجھے حضور نے یاد فرمایا ھے .

صلاح الدین

بھر حال ' تم ستہ کو ایک ھزار دینار ادا کر دو .

[فکرمند ھوکر اِدھر اُدھر ٹھلنے لگتا ھے .]

حافي

حضور ' ادا کروں یا وصول ؟ یہ تو کچھ نہ لینے سے بھي بدتر ھوا . — اور ستہ کو ؟ — پھر ستہ کو ؟ پھر شکست ھوئي ؟ -- اب کے پھر شطرنج میں ھار گئے ؟ -- اخّاہ بساط تو یھیں رکھي ھے !

ستہ

تمھیں میري جیت گوارا نھیں ' آیں ؟

حافي

[بساط کو غور سے دیکھ کر]

کیا فرمایا ؟ گوارا نھیں ؟ حالانکہ — آپ کو

خوب معلوم ہے کہ ......

ستّہ

[اشارہ کرکے]

ہونْہہ — حافي — ہونْہہ !

حافي

[بساط کو اچھي طرح دیکھ کے]

سرکار ! آپ کو تو خود ھي گوارا نہیں !

ستّہ

حافي ، ھشت !

حافي

[ستّہ سے]

یہ سفید مہرے آپ کے تھے ؟ آپ ھي نے شہ دي تھي ؟

ستّہ

[دل میں]

شکر ھے ، بھائي نے نہیں سنا .

حافي

یه اِن کي چال هے ؟

ستھ

[حافي کے قریب هو کر]

اِن سے کہ دو کہ مجھے روپیہ ادا کیا جا سکتا هے .

حافي

[بساط پر جھکے هوئے]

جي هاں ، جیسا آپ همیشہ لیا کرتي هیں اب کے بھي مل جائے گا .

ستھ

کیا واهیات هے ! دیوانے هوئے هو کیا ؟

حافي

ابھي کھیل ختم تھوڑا هي هوا هے . حضور ، آپ تو اب بھي جیت سکتے هیں !

صلاح الدین

[بے پرواهي سے]

خیر، خیر! تم روپیه دے دو. دے دو.

حافي

دے دوں، حضور؟ دے دوں؟ حضور کا فرزین
تو یه رکھا هے!

صلاح الدین

[اُسي طرح]

ارے میاں، اس کا شمار نهیں هوتا. اس کي
چال هي نهیں هے.

ستھ

[علیحدہ، حافي سے]

بس رهنے دو. تم کہه دو کہ میں روپیه منگا
سکتي هوں.

حافي

[بساط کے معاینہ میں غرق]

جي سرکار ' بجا ہے . ہمیشہ یوں هي هوتا ھے . — فرزین کي چال نہ سہي . وہ پٹ هي گیا سہي . پھر بھي کسي طرح مات نہیں ہے !

صلاح الدین

[آگے بڑھ کے ' اور بساط کو زمین پر پٹک کے]

هاں مجھے مات ھے . میں یوں هي چاهتا هوں بس .

حافي

ماشاءالله ! جیسا کھیل ویسي جیت . اور جیسي جیت ھے ویسے هي شرط کا روپیہ بھي ادا کیا جائیگا . بہت خوب !

صلاح الدین

[ستہ سے]

یہ کیا کہ رها ھے ؟ کیا بک رها ہے ؟

ستہ

[بار بار حافي کو اشارہ کرکے]

بھائي آپ تو اسے خوب جانتے ھیں . ھر کام میں روڑے اٹکاتا ھے . چاھتا ھے کہ اس کي منت کي جائے : جل مرنا تو ھے ھي .

صلاح الدین

تم سے جلتا ھے ؟ نہیں بہن ، تم سے نہیں جلتا ھوگا . حافي ! میں یہ کیا سن رھا ھوں ؟ تم اور حاسد ؟ کیوں ! —

حافي

جي حضور ، شاید ! ھو تو سکتا ھے ! — کاش ان کا سا دل اور دماغ میرے پاس بھي ھوتا .

ستہ

مگر آج تک تو بھائي نے میري شرطیں پوري پوري ادا کي ھیں ، اور آج بھي پوري ھي ادا کریںگے . اب تم اِن کو ورغلاؤ مت ! — لے اب جاؤ ، میاں حافي جاؤ ! میں روپیہ خود منگا لونگي .

حافي

جي نہیں ، میں ایسي لغویت سے باز آیا . آخر کبھي نہ کبھي تو بتانا ھي پڑیگا .

صلاح الدین

کیسے ؟ کیا ؟

ستہ

حافي ، تمہارا یہي وعدہ تھا ؟ تم نے جو مجھے قول دیا تھا وہ یوں ھي پورا ھوگا ؟

حافي

مجھے کیا خبر تھي سرکار ، کہ بات اتنی دور تک پہنچیگي .

صلاح الدین

وہ ھے کیا آخر؟ میں تو خاک نہ سمجھا .

ستہ

حافي ، ذرا مہربانی کرکے سوچ سمجھ کے بات کرو .

صلاح الدین

یہ تو کچھ عجیب سي بات معلوم ہوتي ہے !
وہ کیا بات ہے جس کے لئے یہ ایک اجنبي شخص
سے اس شدومد سے التجائیں کر رہي ہے . اور
تو اور ، ایک درویش سے ! میں آخري اس کا بھائي
ہوں ، مجھ سے کیوں نہیں کہتي ! -- حافي ،
دیکھو میں تم کو حکم دیتا ہوں : بولو ، وہ کیا
بات ہے ؟

ستّہ

بھائي جان، آپ کو ایک ذرا سي بات پر اتنا
پریشان نہ ہونا چاہئے . بھلا ایسا بھي کیا ہے ،
آپ ناحق کو گھبرائے جاتے ہیں . آپ خوب جانتے
ہین میں پہلے بھي کئي دفعہ شطرنج ہي میں آپ
سے ایسي ایسي رقمیں جیت چکی ہوں . اب اس
وقت نہ مجھے روپئے کي ضرورت ہے ، اور نہ حافي کے
خزانہ ہي میں اتنا روپیہ ہے . اِس لئے میں فی
الحال اسے آپ کے ذمے بقایا رہنے دیتي ہوں . مگر

بھائي جان، میرا ھرگز یہ ارادہ نہیں کہ یہ روپیہ آپ کو دے ڈالوں، یا حافي کے خزانہ کي نذر کروں!

حافي

مگر اتني ھي سي بات ھوتي تب بھ غنیمت تھا!

ستہ

ھاں ایسي ایسي اور رقمیں بھي تو ھیں جنھیں میں نے امانت کے طور پر خزانہ ھي کے صندوق میں چھوڑ رکھا ھے۔ اچھا، اور وہ جو آپ نے مجھے چند مہینے تک وظیفہ دیا تھا وہ بھی ابھي باقي پڑا ھے!

حافي

ابھي معاملہ ختم تھوڑا ھي ھوا ھے

صلاح الدین

ابھي ختم نہیں ھوا؟ — بتاؤ پھر اور کیا ھے؟

حافي

جب سے هم مصر سے روپئے کے آنے کے انتظار میں هین، اِنهوں نے ....

ستہ

[صلاح الدین سے]

بهائي، آپ اِس شخص کي بک بک کیوں سُن رهے هین ؟

حافي

صرف یهی نهیں کہ اِنهوں نے مجھ سے کچھ نهیں لیا، بلکہ ......

صلاح الدین

کیسي اچھي لڑکي ھے ! هاں تو یوں کهو کہ اِنهوں نے قرض بھي دیا ھے ۔ کیوں !

حافي

حضور، اِنهوں نے آپ کے دربار کا تمام خرچ ادا کیا ھے، اور همیشہ سے پ کے تمام خرچ کو اِسي طرح بغیر

اُمداد کے پورا کرتی رهی هیں۔

صلاح الدین

[ستہ کو سینے سے لگا کے]

هاں بے شک، میری بہن ایسي هی هے!

ستہ

مگر مجھے ایسے کام کرنے کے لئے اتنا مالدار کس نے بنایا؟ میرے بھائي نے هي نہ؟

حافي

اِنہیں بھی وہ بہت جلدي ایساهي کنگال کر دینگے جیسے خود هیں۔

صلاح الدین

میں کنگال هوں؟ ستہ کا بھائي کنگال هے؟ اس وقت میرے پاس جو دولت هے، تم هي بتاؤ کہ اس سے کب زیادہ تھي اور کب کم: ایک لباس، ایک تلوار، ایک گھوڑا — اور ایک آلہ؟ اور مجھے چاهئے هي کیا؟ اور یہ دولت میرے هاتھ سے کہاں

جا سکتي ھے ؟ پھر بھي حافی ' مجھے تم سے شکایت ھے .

ستھ

نہیں بھائي ' اس بچارے سے کیا شکایت . کاش میں اسي طرح ابا جان کے فکروں کو بھي کم کر سکتي !

صلاح الدین

آہ ! تم نے پھر میري خوشي پر پاني پھیر دیا . مجھے تو نہ کسي چیز کي حاجت ھے ' نہ ھو سکتي ھے . مگر ان کو حاجت ھی حاجت ھے ؛ اور ھم سب ان کے ساتھ شامل ھیں . اب بتاؤ میں کیا کروں . ممکن ھے مصر سے روپیہ آنے میں ابھي دیر ھو . خدا جانے یہ دیر کیوں ھو رھی ھے . وھاں تو ھر طرح کا امن امان ھے — میں ھاتھ روکنے کو ' خرچ میں کمي کرنے کو ' روپیہ بچانے کو تیار ھوں ' مگر وھیں تک جہاں تک میری ذات کا تعلق ھے اور میرے سوا کسی دوسرے کو تکلیف نہیں پہنچتی . مگر اِس

سے بھي کیا کام چلیگا ؟ ایک گھوڑا ' ایک چادر ' ایک تلوار ' یہ چیزیں تو میرے پاس ہونی ھی چاھئیں . اور آلہ کے معاملے میں بھی کوئي کفایت نہیں ھو سکتی . وہ تو یوں بھی بہت کم مانگتا ھے : وہ بس میرا دل مانگتا ھے اور کچھ نہیں . مجھے قسم ھے اپني جان کي ' حافی مجھے تمھارے خزانے کي بچت پر بڑا بھروسا تھا !

حافي

بچت ؟ اب حضور خودھي فرمائیں کہ اگر میں کچھ بچت دکھاتا ' تو حضور مجھے سولي پر چڑھا دیتے یا نہیں ؟ یا کم سے کم میرا گلا تو ضرور گھونٹ دیا جاتا . اس سے تو روپیہ غبن کر لینے ھي میں کم خطرہ تھا !

صلاح الدین

خیر ' تو اب بتاؤ کیا کیا جائے ؟ کیا تم پہلے ھی یہ نہیں کرسکتے تھے کہ ستہ کے سوا کسي اور سے قرض لیتے ؟

ستہ

بھائي ' آپ سمجھتے ھیں کہ میں اپنا اتنا بڑا حق چھوڑ دونگي ' اور وہ بھي اس کے ھاتھ میں ؟ میں تو اب بھي اپنے اس حق کي دعویدار ھوں . میں بھي ایسي بالکل کنگال تھوڑا ھي ھو گئي ھوں .

صلاح الدین

بالکل کنگال نہیں ھوئیں ؟ ھاں ' بس اسي کی کسر تھي . حافي ' جاؤ جلدي جاکے انتظام کرو . جس سے اور جس طرح سے بنے روپیہ جمع کر کے لاؤ . جاؤ ' وعدے پر قرض لو . بس اتنا خیال رکھنا کہ اُن لوگوں سے قرض نہ لینا جن کو خود میں نے دولتمند بنایا ھے . اُن سے قرض لینا تو ایسا ھي ھے کہ گویا میں اُن سے اپنے انعامات واپس لئے لیتا ھوں . جو لوگ سب سے زیادہ کنجوس ھوں اُن ھی کے پاس جاؤ . ایسے ھي لوگ جلدي سے روپیہ دینگے بھي . وہ خوب جانتے ھیں کہ ان کا روپیہ میرے پاس کتنا کچھ پھلتا پھولتا ھے .

حافي

حضور، میں تو ایسے کسي شخص کو نہیں جانتا .

ستہ

آے ھے، مجھے ابھي یاد آیا . حافي، میں نے سنا ھے تمہارا دوست واپس آ چکا ھے .

حافي

دوست ؟ میرا دوست ؟ وہ کون ھے ؟

ستہ

وھي یہودي جس کي تم بڑي تعریفیں کیا کرتے ھو .

حافي

یہودي کي تعریفیں کیا کرتا ھوں ؟ میں تعریفیں کیا کرتا ھوں ؟

ستھ

ھاں ، وھي جسے خدا نے — دیکھو مجھے ٹھیک ٹھیک تمھارے لفظ یاد آگے — جسے خدا نے دنیا کي بڑي سے بڑی اور چھوٹي سے جھوٹي سب طرح کي بے شمار نعمتیں دي ھیں .

حافي

کیا میں نے ایسا عرض نہیں کیا تھا ، سرکار ؟ میرا اس سے کیا مطلب تھا ؟

ستھ

سب سے چھوٹي نعمت ، دولت : اور سب سے بڑي نعمت ، عقل .

حافي

کیا سرکار ؟ ایک یہودي کے بارے میں ؟ میں نے کسي یہودي کے بارے میں ایسا کہا تھا ؟

ستھ

اچھا ، تم نے اپنے دوست ناتن کے بارے میں ایسا

نہیں کہا تھا ؟

حافي

جي ھاں سرکار ، بجا ھے . اُس کے بارے میں -- ناتن کے بارے میں ! --- مجھے اُس کا خیال بھي نہیں آیا ، سرکار . --- تو یہ سچ ھے کہ آخر وہ اپنے گھر واپس آ گیا ؟ ھاں ! تب تو ، سرکار ، معلوم ھوتا ھے اس کا کام خاصہ چل رھا ھے . -- جي ھاں ! اُسے لوگ کسي زمانے میں دانشمند کہا کرتے تھے ، اور دولت‌مند بھي .

ستہ

اب تو لوگ کہتے ھیں وہ ایسا امیر ھو گیا ھے کہ پہلے کبھي نہ تھا . شہر بھر میں غل مچ رھا ھے کہ وہ بہت سي دولت بڑي بڑي قیمتي چیزیں لایا ھے .

حافي

خیر ، اگر وہ پھر امیر ھو گیا ھے تب تو سمجھئے کہ وہ عقلمند بھي ضرور ھو گیا ھوگا .

ستّه

حافي ، تمهارا کیا خیال هے ؟ تم اُسي کے پاس کیوں نه جاؤ ، آیں ؟

حافي

اُس کے پاس کیوں نه جاؤں ؟ قرض مانگنے ؟ سرکار ، آپ اُسے کیا سمجھتي هیں ؟ بھلا وہ قرض دینے والا هے ! اُس کي عقلمندي اسي میں تو هے که وہ کسي کو قرض نهیں دیتا .

ستّه

تم نے تو پهلے میرے سامنے اُس کا بالکل اور هي نقشه کھینچا تھا .

حافي

سخت ضرورت کے وقت وہ چیزیں دے دیگا ، مگر روپیه تو وہ هرگز نه دیگا . — پھر بھي ، اور باتوں میں وہ آور یهودیوں کي طرح نهیں هے . وہ عقل رکھتا هے ، زندگي بسر کرنا جانتا

ھے ' اور شطرنج خوب کھیلتا ھے . مگر صرف اچھي باتوں میں نھیں بلکہ بري باتوں میں بھي وہ اور سب یہودیوں سے بڑھا ھوا ھے — سرکار ' اس پر کبھي بھروسا نہ کیجئیگا ! — یہ سچ ھے کہ وہ محتاجوں کو دیتا ھے ' اور شاید اتنا ھي دیتا ھے جتنا ھمارے سرکار دیتے ھیں . یا خیر ' اگر اتنا نھیں بھي دیتا ' تو اُسي طرح خوشي سے ضرور دیتا ھے . مگر ھے عجب قماش کا آدمي . عیسائي ' مسلمان ' آتش پرست ' اُس کے لئے سب برابر ھیں .

ستہ

وہ ایسا آدمي ھے توپھر ......

صلاح الدین

مگر یہ کیا بات ھے کہ میں نے اِس شخص کا حال نھیں سنا ......

ستہ

توکیا وہ بھائي جان کو بھي قرض نہ دیگا ؟

سلطان صلاح الدین کو بھي نہ دیگا ؟ یہ تو بچارے اوروں کے لئے مانگتے ھیں ' کچھ اپنے واسطے تھوڑا ھي لیتے ھیں .

حافي

سرکار ' یہودیوں میں یہي بات ھے ' اور وہ بھي ایسا کم ظرف یہودي ! — یقین جانئے حضور ' میں سچ سچ عرض کر رھا ھوں کہ جہاں فیاضي سے واسطہ پڑتا ھے اُسے آپ سے بے حد حسد ھے ' اور ایسا معلوم ھوتا ھے کہ دنیا میں جتنی دفعہ "خدا تیرا بھلا کرے" کہا جائے ' وہ یہ چاھتا ھے کہ وہ سب اُسي کے واسطے ھو . اور یہي وجہ ھے کہ وہ کبھي کسي کو قرض نہیں دیتا ' اور اپنے پاس ھر وقت اتنا رکھنا چاھتا ھے کہ لوگوں کو خوب سا دے سکے . مگر ' چونکہ اُس کي شریعت نے خیرات کا حکم دیا ھے مگر میٹھے بول کا حکم نہیں دیا ' اس لئے اِسي خیرات نے اُس کمبخت کو دنیا میں سب سے زیادہ اکل کھرا کر رکھا ھے . یہ تو صحیح ھے کہ کچھ دنوں سے مجھ میں اور اس میں کچھ کشید گي

سي هے ؛ مگر اس سے یه خیال فرمائیے کہ میں اُس کے ساتھ بے انصافي کرتا هوں . اس میں اور تو سب باتیں اچھي هیں ، بس ایک یهي خرابي هے که وہ قرض نہیں دیتا . تو اب میں جاکے اوروں کا دروازہ کھٹکھٹاتا هوں ...... اهاها ، خوب یاد آیا . مراکش کا ایک مسلمان هے . وہ امیر بهي هے اور کنجوس بهي — اچھا ، اب میں چلتا هوں .

ستہ

حافي ، ایسی بهي کیا جلدي هے .

صلاح الدین

جانے دو ، جانے دو .

[حافي جاتا هے .]

تیسرا سین

سته اور صلاح الدین

سته

[حافي کو جاتے ہوے دیکھ کر]

وہ تو ایسي جلدي جلدي جا رہا ہے جیسے بھاگنا هي چاهتا تھا . آخر وہ کرنا کیا چاهتا ہے ؟ سوال یہ ہے کہ اُس نے ناتن کے بارے میں خود دھوکا کھایا ہے یا ہمیں دھوکا دینا چاهتا ہے ؟

صلاح الدین

یہ کیوں ؟ اور مجھ سے کیوں پوچھتي ہو ؟ مجھے تو اب تک یہي نہ معلوم ہوا کہ تم لوگ کس کے متعلق باتیں کر رہے تھے ؛ میں نے تو آج تک تمہارے اِس یہودي ناتن کا نام هي نہیں سنا تھا .

سته

یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ ایسے شخص سے واقف

نہ ہوں جس کے بارے میں مشہور ہے کہ اُس نے حضرت سلیمان اور حضرت داؤد کي قبروں کو بھي تاراج کر ڈالا ہے . کہتے ہیں اُس کے پاس اسم اعظم ہے ، اور ایک خفیہ عمل ہے جس سے وہ اُن کي مُہریں توڑ سکتا ہے ، اور وہیں سے آئے دن ایسي ایسي قیمتي چیزیں نکال نکال کے لاتا ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہیں کي ہیں اور کہیں کي نہیں .

صلاح الدین

اگر فرض بھي کر لیا جائے کہ اُس نے اپنی تمام دولت قبروں ہی میں سے کھود کھود کے نکالي ہے ، تب بھي یہ ظاہر ہے کہ حضرت سلیمان یا داؤد کي قبر میں سے نہیں نکلی ، بلکہ اُن قبروں سے نکلی ہے جن میں بیوقوف گڑے ہوئے ہیں .

ستہ

یا بدمعاش ہونگے ! — بہر حال ، کہیں سے پیدا کی ہو ، مگر اتنا ضرور ہے کہ اُس کي دولت قارون کے خزانہ سے زیادہ ہے ، بے انتہا ہے .

صلاح الدین

یہ تو ظاہر ہے ، کیونکہ میں نے سنا ہے وہ سوداگر
ہے ۔

ستہ

اُس کے بار بردار جانور ہر راستہ پر دکھائي دیتے
ہیں ۔ اُس کے قافلے ہر صحرا میں چلتے ہیں ۔
اُس کي کشتیاں ہر بندر میں کھڑي رہتي ہیں ۔
اِسي حافي نے مُجھ سے اکثر یہ بیان کیا ہے ۔
بلکہ وہ یہ بھي کہا کرتا ہے کہ اُس کا یہ یہودي
دوست اپني اِس عقلمندی اور محنت سے کمائي
ہوئي دولت کو بڑي شان و شوکت اور شرافت سے
صرف کرتا ہے ۔ اُس کا دل تعصب سے بالکل پاک
ہے ، نیکي حاصل کرنے پر آمادہ اور نیک کام کرنے
پر تُلا رہتا ہے ۔

صلاح الدین

مگر باوصف اِس کے وہ ابھي اِس قدر مشکوک
لہجہ میں اور ایسي سرد مہري سے اُس کا ذکر
کر رہا تھا ۔

ستہ

نہیں، سرد مہری تو نہیں تھی گھبراھٹ تھی. اُسے شاید شک تھا کہ کہیں وہ اُس کی حد سے زیادہ تعریف تو نہیں کر رہا ھے. پھر یہ بھی خیال ہوگا کہ اُس بیچارے کو ناحق الزام بھی نہ دے. — کیا واقعی یہ بات ھے کہ اُس کی قوم کا بہترین آدمی بھی اپنی قوم کی کمزوریوں سے بچا ھوا نہیں ؟ شاید یہی وجہ تھی کہ حافی کو شرمندگی سی ھو رھی تھی. — خیر، جو کچھ بھی ھو، وہ اور یہودیوں سے زیادہ ھو یا کم، امیر تو وہ ضرور ھے. اور ھمارے لئے یہی کافی ھے.

صلاح الدین

مگر بہن، تم اُس کی دولت جبر کرکے تو نہیں لے سکتی ھو.

ستہ

خوب! جبر سے آپ کی کیا مُراد ھے ؟ آگ اور تلوار کے زور سے ؟ نہیں، ھرگز نہیں. کمزور

آدمیوں کے لئے جبر کي کیا ضرورت ھے ؟ خود اُن کي کمزوري ھي کافي ھے ۔ — اچھا ، بھائي جان چلئے ، حرم میں چلیں ۔ میں نے ابھي کل ھي ایک مغنیہ خریدي ھے ۔ آپ کو اُس کا گانا سنواؤنگي ۔ اور ھاں ، میں نے ناتن کے بارے میں ایک تدبیر سوچي ھے ۔ اتني دیر میں اُس پر بھي غور کر لونگي ۔ آئے چلیں ۔

چوتھا سین

ناتن کے مکان کے سامنے جہاں کھجوروں کا جھنڈ ھے ۔

[ناتن اور ریشع باھر آتے ھیں ۔ دایہ باھر سے ان کي طرف آتي ھے ۔]

ریشع

ابّا تم نے بڑي دیر کر دي ۔ اب تو وہ نہیں

مل سکتا .

ناتن

خیر ؛ جو وہ اِن کھجوروں میں نہ ملا ، تو ہم اُسے کہیں اور ڈھونڈینگے . ذرا صبر کرو . وہ دیکھو ! دایہ ہماري هي طرف آرهي ہے ؟

ریشع

اُس نے اُسے کہیں بھي نہ پایا ہوگا .

ناتن

نہیں شاید ایسا تو نہیں .

ریشع

تو وہ ایسے آھستہ آھستہ کیوں آرھي ہے ؟

ناتن

اُس نے ہمیں اب تک نہیں دیکھا ، اور ......

ریشع

اب تو دیکھ لیا .

ناتن

اور تیز بھي چلنے لگي ھے ۔ دیکھو ' وہ دیکھو ! —
ذرا دم لو ' تھہرو ۔

ریشع

ابّا ' تم ایسي بیٹي چاھتے ھو جو ایسے وقت
میں بھي صبر کرے ' اور اُس بچارے کي پروا بھي
نہ کرے جس نے اُس کي جان بچائي ھے ؟ — وہ
جان جو اُسے اس لئے عزیز ھے کہ خدا نے تمھارے
ذریعے سے عطا کي ھے ۔

ناتن

نہیں میں تو ایسي ھي بیٹي چاھتا ھوں جیسي
تم ھو ۔ مگر میں خوب سمجھتا ھوں کہ اِس وقت
تمھارے دل کو کچھ اور ھي طرح کے خیالوں نے بے
چین کر رکھا ھے ۔

ریشع

وہ کیا ابّا جان ؟

ناتن

مُجھ سے پوچھتي هو ' اور اتنا شرما کے ' آیں ؟ تمھارے دل میں جو کچھ گزر رها هے وہ سب فطري بات هے ' پاک‌هے ' بے لوث هے . تم کسي طرح کا فکر نہ کرو . مجھے خود کوئي فکر اندیشہ نہیں ' مگر —— مجھ سے اتنا وعدہ کرو کہ جب تمھارا دل تم سے کچھ صاف صاف کہے ' تو تم اُس کي چھوتي سي چھوتي آرزو کو مجھ سے نہیں چھپاؤ گي . سمجھیں ؟

ریشع

میں تو آپ هي اِس ڈر سے کانپي جاتي هوں کہ کهیں ایسا نہ هو میرا دل تم سے اپني کوئي بات چھپائے .

ناتن

خیر ' اب اِس کا ذکر جانے دو . اس کا تو همیشہ کے لئے فیصلہ هو گیا . —— یہ لو ' دایہ آ پهنچي . کهو کیا خبر هے ؟

دایه

وہ اب تک کھجوروں هي کے تلے ٹہل رہا ہے ، اور ابھي تھوڑي دیر میں اس دیوار کے پاس سے گزریگا . — اے وہ دیکھو ، وہ آ رہا ہے !

ریشع

اُهو ، معلوم ہوتا ہے وہ اِس سوچ میں ہے کہ جاؤں کدھر ; آگے بڑھوں یا واپس چلا جاؤں ، داهني طرف جاؤں کہ بائیں طرف .

دایه

نہیں ، نہیں . وہ کبھي کبھي خانقاہ کے پاس سے ہوکے جایا کرتا ہے . اگر اب بھي ادھر جا رہا ہے تو یہیں سے گذریگا . چاهے شرط کر لو .

ریشع

ٹھیک ! ٹھیک ! تم نے اُسے باتیں بھي کیں کہ نہیں ؟ آج اُس کا خیال ہے ؟

دایه

جیسا همیشه هوتا هے ' اور کیسا هوتا .

ناتن

دیکھو وہ کہیں تمهیں دیکھ نه لے . ذرا اور پیچھے کو هو جاؤ . بلکه اندر هي چلي جاؤ تو اچھا هے .

ریشع

بس ایک دفعه اور دیکھ لینے دو ' ابّا . توبه ! اِس کمبخت جھاڑي نے اُسے اوجھل کر دیا .

دایه

آؤ آؤ ' تمهارے ابّا ٹھیک که رهے هیں . جو کهیں اُس نے تمهیں دیکھ پایا ' تو وہ ابھي غائب هو جائیگا .

ریشع

ارے یه کمبخت منحوس جھاڑي !

ناتن

خرابي یہ ھے کہ تم ایسي جگہ کھڑي ھو کہ اگر
وہ ایک دم سے اِس جھاڑي میں سے نکل آیا تو تسھیں
ضرور دیکھ لیگا . فوراً چل دو .

دایہ

آؤ آؤ ، میں تمھیں ایک کھڑکي بتاؤں . ھم وھیں
سے اُسے دیکھینگے . آؤ !

ریشع

سچ ؟

[دونوں اندر چلي جاتي ھیں .]

پانچواں سین

ناتن اور اُس کے بعد ھي تمپلر آتا ھے .

ناتن

[خود ھي]

میں اس عجیب و غریب شخص سے بچنا

چاھتا ھوں . اُس کي اس سخت اور درشت نیکي سے مجھے گھبراھت ھوتي ھے . عجیب بات ھے کہ ایک آدمي میں ایسي طاقت پوشیدہ ھو کہ وہ کسي اور شخص کے دل و دماغ میں ایسي ھل چل مچا دے ! -- یہ لو ، وہ آپہنچا ! — خدا کي قسم ھے گبھرو مگر بڑا جواں مرد . مجھے یہ شخص بہت پسند ھے . اُس کي یہ دلیرانہ نگاھیں ، یہ بھاري بھرکم قدم کیسے اچھے معلوم ھوتے ھیں ! ظاھر میں تو یہ شخص خشک اور سخت معلوم ھوتا ھے ، مگر مزاج ھرگز ایسا نہیں ھوگا . —

[غور کرکے]

میں نے اسي حلیہ کا شخص کہیں اور بھي دیکھا ھے ! --

[ٹمپلر سے]

شریف فرنگي ، مجھے معاف کیجئیگا ......

ٹمپلر

کیا ؟ کاھے کي معافي ؟

ناتن

اگر اجازت ہو ......

تھپلر

کیا ، یہودي ؟ کیا کہتے ہو ؟

ناتن

اجازت ہو تو کچھ کہوں .

تھپلر

میں تمہیں کیسے روک سکتا ہوں . ہاں کہو ، مگر مختصر .

ناتن

ایک ذرا تھہرئے ، خدا کے لئے جلدي نہ کیجئے ؛ اور ایک ایسے شخص کے پاس سے ابھي نہ جائیے جو آپ کے احسان کے بوجھ سے دبا ہوا ھے .

تھپلر

وہ کیسے ؟ اچھا ہاں ، میں سمجھ گیا . میں

شاید ٹھیک سمجھا ہوں کہ آپ ......

ناتن

جي ہاں ، مجھے ناتن کہتے ہیں . میں اُس کا باپ ہوں جس کو آپ جان پر کھیل کر اپني دلاوری سے آگ کے شعلوں سے نکلا ہے . اور میں اس لئے یہاں آیا ہوں کہ ......

ٹمپلر

اگر آپ میرا شکریہ ادا کرنے آئے ہیں ، تو مہربانی فرمائیے — معاف کیجئیے . اس ذرا سي بات کے لئے میں پہلے ہي شکریوں کا اتنا بڑا بوجھ اُٹھائیے پھرتا ہوں . میں نے آپ پر احسان ہي کیا کیا ہے ؟ کیا مجھے یہ معلوم تھا کہ وہ لڑکي آپ کي بیٹي ہے ؟ یہ تو ہر ٹمپلر کا فرض ہے کہ جس بني نوع کو ضرورت ہو وہ اُس کی مدد کرے . علاوہ اس کے اُس وقت خود میری ہی زندگي میرے لئے ایک بار ہو رہي تھي . اس لئے میں بہت خوش ہوا اور یہ موقع مجھے بہت ہي غنیمت معلوم ہوا کہ میں کسی

اور کے لئے اپنی جان خطرہ میں ڈال دوں —
خواہ وہ ایک یہودی کی بچی ہی کے لئے ہو .

ناتن

کتنی بڑی بات کہی ہے ! مگر کیسی نامعقول بات ہے ! اور ان دونوں کا تعلق سمجھ میں بھی آتا ہے . حیا اور مروت اکثر ایسی صورتیں اختیار کر لیتی ہیں جو بظاہر مکروہ معلوم ہوتی ہیں ; اور یہ صرف اس لئے کہ لوگ اُن کی تعریف نہ کر سکیں . — لیکن جب میرے شکریہ کی ایسی یہ بے قدری کرتے ہیں ، تو کسی اور طرح کے معاوضہ کو کتنا کچھ حقیر نہ سمجھینگے ؟ — نائٹ صاحب ، اگر آپ ہمارے ہاں ایک اجنبی اور قیدی نہ ہوگے ، تو شاید میں ہرگز ایسی ہمت اور دلیری سے گفتگو نہ کرتا — تاہم ، اب یہ فرمائیے کہ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں ؟

ٹمپلر

آپ ؟ کچھ نہیں .

ناتن

میں دولتمند آدمي هوں .

تمپلر

زیادہ دولتمند یہودي کو میں کچھہ زیادہ اچھا یہودي نہیں سمجھتا ہوں .

ناتن

تاهم ، کیا اِس بات کے باوجود بھي یہ نہیں سمجھتے کہ اُس کے پاس جو کچھہ بھي اچھي چیز موجود ھے وہ آپ کے لئے مفید هو سکتي ھے ؟ — یعني اُس کي دولت .

تمپلر

بہت اچھا ، میں اِس معاملے میں آپ سے قطعی انکار نہ کرونگا . ایک عبا قبول کر لونگا ، بس ؟ اور جب میري اس عبا کے چیتھڑے لگ جائینگے اور اس میں رفو اور پیوند کي بھي گنجائش نہ رهیگي ، تب میں آپ کے پاس آؤنگا ، اور آپ سے کپڑا یا نقدي

لے کے ایک نئي عبا بنمالونگا . اب اور آپ کیا چاهتے هیں ؟ — نهیں ، آپ گھبرائیے نهیں ، ابھي تو آپ محفوظ هي هیں — ابھي معامله دور تک نهیں پهنچا هے . دیکھئے نه ، ابھي تو اس کا کچھ اور بھي بندوبست هو سکتا هے . بس صرف اِسي ایک کونے پر بدنما داغ لگ گیا هے . اور یه بھي یوں لگا که جب میں آپ کي لڑکي کو شعلوں میں سے نکال کر باهر لا رها تھا ، تو یه حصه آگ میں جھلس گیا .

ناٹن

[عبا کے جھلسے هوئے حصه کو هاتھ میں لے
کر ، اور اُسے غور سے دیکھتے هوئے]

واه وا ! کس قدر حیرت کي بات هے که یه بدنما داغ ، یه آگ کا نشان کسي کي بهادري کا خود اُس کے هونٹھوں سے بهتر گواه هے ! — جناب ، میرا جي چاهتا هے که میں اسے بوسه دوں : اِس دماغ کو . اے توبه ، معاف کیجئیگا — میں نے جان بوجھ کے ایسا نهیں کیا .

تمپلر

کیا ؟

ناتن

یہ کہ اِس عبا پر آنسو کا قطرہ گراؤں .

تمپلر

کیا مضایقہ هے ' اس پر ایسے ایسے بہت سے قطرے گر چکے هیں .

[دل میں]

یہ یہودي تو مجھے بے طرح پریشان کرنے لگا .

ناتن

صرف اتنا کرم کیجئے کہ مجھے اس عبا کو اپني بیٹي کے پاس لے جانے کي اجازت دے دیجئے .

تمپلر

وہ کس لئے ؟

ناتن

تاکہ وہ بچاري اِس جگہ کو چوم سکے ؛
کیونکہ اُسے اب یہ امید تو ہو هي نہیں سکتي
کہ وہ آپ کے قدموں کو بوسہ دے سکیگي .

تمپلر

مگر ، میاں یہودي ! — تمھیں ناتن کہتے هیں
نہ ؟ خیر ، تو ناتن ! تم بہت هي نفیس ، نازک
اور پرزور الفاظ استعمال کرتے هو . میري سمجھ
میں نہیں آتا کہ اب کیا کہوں . شاید ، شاید —

ناتن

آپ اپنے خیالات کو جس طرح چاهیں دبائیں
اور چھپائیں ، میں آپ کو بخوبي سمجھ گیا هوں .
آپ نے اُس وقت جیسي فیاضي ، نیکي اور شرافت
کا برتاؤ کیا ، اُس سے اور کیا زیادہ هو سکتا تھا .
آپ کے سامنے ایک لڑکي تھي ، جو سراپا جذبات
تھي ، اُس کا پیغام لانے والي عورت سراپا اطاعت
تھي ، اور اُس بیچاري کا باپ بھي گھر سے دور

تھا. ایسے وقت میں آپ نے اُس کي نیکنامي کا اتنا خیال رکھا! آپ اس آزمائش سے دور رهے — اس لئے دور رهے که آپ کوُ فتح کا یقین تھا — اس معاملے میں مجھے اور بھي زیادہ آپ کا شکر گزار هونا چاهئے.

تمپلر

میں مانتا هوں کہ آپ کو کم از کم اتنا تو ضرور معلوم هے کہ تمپلروں کو کیسے خیالات رکھنے چاهئیں.

ناتن

کیا کہا! — صرف تمپلروں کو؟ — اور وہ بھي صرف اس لئے کہ اُن کي جماعت کے قاعدوں کي رو سے ایسا هونا ضروري هے؟ مجھے خوب معلوم هے کہ نیک آدمیوں کے خیالات کیسے هوتے هیں، اور یہ بھي جانتا هوں کہ نیک آدمي هر ملک میں هوتے هیں.

تمپلر

مگر شاید کسي قدر فرق کے ساتھہ ' آیں ؟

ناتن

جي هاں ' بس اتناهي کہ رنگ روپ میں فرق هوگا ' شکل صورت اور لباس میں فرق هوگا ' اور کیا ؟

تمپلر

اور یہ بھي تو هے کہ نیکي کھیں کم هے اور کھیں زیادہ .

ناتن

یوں ذرا سا فرق تو کوئي بڑي بات نہیں هے . هر جگہ بڑے آدمي کو بہت سي زمین کي ضرورت هوتي هے . ایک ذرا سی تنگ سي جگہ میں بہت سے بڑے آدمي هوں تو ان کے آپس میں اسي طرح ٹکریں هوا کرتي هیں جیسے گنجان لگے هوئے درختوں کي شاخیں ایک دوسری سے رگڑ

کھاتي رھتي ھیں . درمیاني قسم کے نیک لوگ ، جیسے ھم ھیں ، گروہ در گروہ ملا کرتے ھیں . مگر ایک کو دوسرے سے نفرت نہ کرني چاھئے . بڑي بڑي گروھوں کو چھوٹي چھوٹي گروھوں کے ساتھ اچھي طرح مل جل کر رھنا چاھئے ؛ اور کسي سبب سے اونچي پھنگي کو یہ خیال نہ کرنا چاھئے کہ صرف ایک میں ھي ایسي ھوں جو زمین سے نہیں اُگي .

ٹمپلر

آپ نے بہت ٹھیک کہا — تاھم ، آپ کو پہلے یہ معلوم کرنا چاھئے کہ وہ کون لوگ ھیں جنھوں نے سب سے پہلے اپنے انسان بھائیوں کي برائیاں کرني شروع کیں . کیا آپ کو معلوم نہیں کہ وہ کون لوگ تھے جنھوں نے سب سے پہلے اپنے آپ کو "خدا کے برگزیدہ بندے" کہنا شروع کیا تھا ؟ گو میں اُس قوم سے نفرت نہیں کرتا ، مگر اُن کي یہ نخوت مجھے ایک آنکھ نہیں بھاتي ؛ اور یہي نخوت اُس قوم نے عیسائي اور مسلمان دونوں کو ترکہ میں دي ھے . نتیجہ یہ ھوا کہ یہ دونوں قومیں بھي ڈینگیں مارتي ھیں کہ

صاف ان هي کا خدا سچا هے . آپ کو حیرت هوتی
هوگی که میں تمپلر هوکے ایسی باتیں کر
رها هوں : اول تو عیسائی ، اور پهر تمپلر ! مگر میں
یه پوچهتا هوں که اُن کا یه گمان که سچا خدا
صرف اُنهیں کے پاس هے ؛ اور اُن کا یه دیندارانه
جنون که اپنے خدا کو باقی سب کے خدا سے بہتر
اور برتر سمجهیں اور ساري دنیا کو اُس کے ماننے
پر مجبور کریں ، یه سب باتیں کہیں ، کبهی اِس
زمانے اور اِس مقام سے زیادہ بدنما صورت میں بهی
دکهائی دی هیں ؟ — کیونکه ایسا کون شخص
هے ، جس کی آنکهوں سے یہاں یه پرده نه اُٹهہ
جائیگا ؟ * خیر صاحب ، جانے دیجئے . جو چاهے
اندها بنا رهے ، همیں کیا . جو کچهه میں نے کها
هے اُسے بُهلا دیجئے ، اور مجهے اجازت دیجئے .

ناتن

میرے نوجوان مهربان ، آپ کو نهیں معلوم که اب تو
مجهے آپ سے اور بهی زیاده ربط ضبط بڑهانا
چاهئے . اب هم دونوں کو دوست هو جانا چاهئے ، ضرور

ھو جانا چاھئے — آپ جتنا جی چاھے میري قوم سے نفرت کیجئے — ھم نے خود تو اپنی قوم کا انتخاب کیا نہیں . کیا اپنی اپنی قوموں میں صرف آپ اور میں ھی ھیں ؟ پھر قوم کسے کہتے ھیں ؟ کیا عیسائی اور یہودي صرف عیسائي اور یہودی ھی ھیں ، انسان نہیں ھیں ؟ — ھاں ! میں آپ کو ذات میں اپنے ایسے ھم‌خیال شخص کو پا گیا ھوں ، جس کے لئے صرف اتنا ھی کافی ھے کہ وہ صحیح معنوں میں انسان کہلائے !

تمپلر

ھاں ، خدا کی قسم ، اُسے آپ پا گئے ، واقعی پا گئے ! — بس پھر لائیے ھاتھ ، مصافحہ کر لیں — مجھے اس خیال سے شرم آتی ھے کہ ایک لمحہ بھر کے لئے مجھے آپ کي نسبت غلط فھمی ھو گئی تھی .

ناتن

اور مجھے اس کا فخر ھے — کیونکہ معمولی آدمیوں

کی نسبت کسی کو غلط فہمي نہیں ہوا کرتی .

تہپلر

اور غیر معمولي آدمیوں کو کوئی بھول بھی تو نہیں سکتا . ہاں ، ناتن اب ہم دونوں کو ضرور دوست ہو جانا چاہئے .

ناتن

دوست تو ہم ہیں ہي . أھوھو ! اس سے میري ریشع کو کیسي کچھہ خوشي ہوگي ! اہاہا ، میري آنکھیں بھي کیسا اچھا نظارہ دیکھہ رہي ہیں ! کاش آپ اِس لڑکي سے واقف ہوتے !

تہپلر

مجھے خود بے حد تمنا ہے . -- مگر دیکھئے تو یہ آپ کے مکان میں سے کون نکلا چلا آ رہا ہے ؟ یہ آپ کي دایہ ہي ہے نہ ؟

ناتن

جي ہاں وہي ہے — کچھہ گھبرائي ہوئي

آرهي هے !

تمپلر

خدا کرے همارے ریشع خیریت سے هو.

چھتّا سین

[دایه جلدي جلدي آتي هے.]

دایه

ناتن، اے ناتن !

ناتن

هاں، هاں. تم اتني گھبرائي هوئي کیوں هو ؟

دایه

نائتِ صاحب، معاف کیجئیگا : میرے آنے سے

آپ کي باتوں میں خلل پڑا .

ناتن

بات کیا ہے ؟ بولو تو .

دایه

سلطان نے تمھیں بلایا ھے — سلطان تم سے کچھ باتیں کرنا چاھتا ہے — سلطان — خدا یا !

ناتن

مجھ سے ! — سلطان ! — غالباً میں جو کچھ مال اسباب لایا ھوں ، وہ اُسے دیکھنا چاھتا ھے . اُس سے یہ کہلا دینا چاھئے کہ ابھي میرا لایا ھوا کوئي مال نہیں کُھلا ہے ، اور کھلا ھے تو بہت کم .

دایه

نہیں ، نہیں — وہ کچھ بھي نہیں دیکھنا چاھتا . وہ تو بس تم سے کچھ باتیں کرنا چاھتا ہے : جتني جلدي ھو سکے .

ناتن

خیر، تو میں اُس کے پاس ہو آؤنگا — تم گھر جاؤ.

دایہ

حضور نائتت، میں عاجزي سے کہتی ہوں کہ همیں معاف کر دیجئیگا. یا خدا! هم لوگ بہت پریشان هیں کہ آخر سلطان کیا چاهتا هے!

ناتن

جلد معلوم هو جائیگا. تم گهر جاؤ.

[دایہ چلي جاتي هے.]

ساتواں سین

ناتن اور تمپلر

تمپلر

تو معلوم هوا کہ آپ ابهي تک سلطان سے

واقف نہیں ھیں : یعني آپ اُن سے کبھي ملے نہیں ؟

ناتن

کس سے ؟ — سلطان سے ؟ — نہیں ، اب تک ملاقات نہیں ھوئي . یہ نہیں ھے کہ میں اُن سے بچتا تھا . مگر میں نے کبھی اُن سے ملنے کی کوشش بھي نہیں کی ؛ کیونکہ لوگوں کي زبان سے اُن کے بارے میں اتنا کچھ سنا کہ میں نے بے دیکھے مان لینا دیکھنے سے بہتر سمجھا . لیکن اگر وہ واقعہ ، جو آپ کي نسبت بیان کیا جاتا ھے ، صحیح ھے ، تو آپ کي جان‌بخشي کردینے سے —

تمپلر

جي ھاں ، بالکل صحیح ھے . میں اِسے کبھی نہیں بھول سکتا کہ اب جو میں جي رھا ھوں ، یہ زندگي ان ھي کي دي ھوئي ھے .

ناتن

اور اِس زندگي سے انھوں نے مجھے بھي دوگني ،

نہیں بلکہ تگنی ' زندگی بخشی ہے . اب اس سے
میرے اور ان کے تعلقات بالکل نئی قسم کے ہو گئے
ہیں — صرف اسی سے انہوں نے مجھے ہمیشہ کے لئے
اپنا حلقہ بگوش کر لیا ہے . میں اُن کی خواہش
معلوم کرنے کے لئے سراپا فکر اور حیرت ہوں . میں
ہر کام کے لئے تیار ہوں ' اور اُن سے صاف صاف اقرار
کر لونگا کہ میں جو اس طرح ان کی خدمت کے لئے
مستعد ہوں یہ صرف آپ کی خاطر سے ہے .

ٹمپلر

مجھے خود بھی کبھی ایسا موقع نہیں ملا کہ
ان کا شکریہ ادا کرتا . یوں ہونے کو تو میں کئی دفعہ
اُن راستوں کے پاس سے گزرا ہوں . جن سے وہ گزرے
ہیں . معلوم ایسا ہوتا ہے کہ میرا جو اثر ان پر ہوا
تھا وہ پیدا ہونے کے بعد جلد ہی مٹ بھی گیا .
ممکن ہے وہ اب مجھے کبھی یاد بھی نہ کرتے ہوں .
تاہم ' ایک نہ ایک دن تو یاد کریں گے ہی ' تاکہ وہ
میری قسمت کا فیصلہ کر دیں . یہ کافی نہیں ہے کہ
اب تک میں صرف ان کے حکم سے اور ان کی خوشی

پر جي رہا ہوں : اب مجھے یہ معلوم کرنے کي ضرورت ھے کہ جو زندگي انھوں نے مجھے بخشي ھے اُسے آئندہ مجھے کس کي مرضي کے مطابق ڈھالنا چاھئے .

ناتن

بہت ٹھیک . -- اچھا ، تو مجھے جلدي ھي ان کے پاس پہنچنا چاھئے . ممکن ھے -- شاید ، ان کے مُنہ سے اتفاقیہ کوئي بات ایسي نکل جائے جس سے مجھے آپ کا ذکر کر دینے کا موقع مل جائے . معاف کیجئیگا ، مجھے بہت جلدي ھے . -- اب میں زیادہ نہیں ٹھہر سکتا . اچھا ، اب آپ ھمارے ھاں کب آئینگے ؟

ٹمپلر

جب اجازت ھو .

ناتن

یہ تو آپ ھي جب چاھیں تب ھو سکتا ھے .

ٹمپلر

تو آج ھي سہي .

ناتن

اور ، بے ادبي معاف ، آپ کا اسم مبارک ؟

تمپلر

میرا نام تھا -- خیر یوں کہئے کہ — ھے : کُرد فون اشتاؤفِن — کُرد .

ناتن

فون اشتاؤفِن ؟ -- اشتاؤفن ؟ — اشتاؤفِن ؟

تمپلر

آپ کو اس سے اتني حیرت کیوں ھو رھي ھے ؟

ناتن

فون اشتاؤفن ؟ میرا خیال ھے کہ اس نام کے اور بھي کئي .....

تمپلر

ھاں ، کیوں نہیں ۔ — ضرور تھے . اس خاندان

کے بہت سے آدمیوں کي هڈیاں یہاں پڑي گل رهی
هیں . خود میرا چچا -- بلکہ کہنا چاهئے کہ
باپ -- مگر آپ تو مجھے اور بھي زیادہ گُھورنے اور
غور سے دیکھنے لگے : یہ بات کیا هے ؟

ناتن

جي نہیں ' کچھ نہیں -- کچھ بھي نہیں .
بھلا آپ کو دیکھنے سے میري کیونکر سیري هو سکتي
هے ؟

تمپلر

اچھا ' اب آپ جائے -- غور سے دیکھنے میں
اکثر ایسا هوتا هے کہ آنکھ جتنا دیکھنا چاهتي
هے اُس سے بہت زیادہ دیکھ لیتي هے . ناتن '
میں اس نظر سے ڈرتا هوں . بہتر یہ هے
کہ آپ میرے حالات کے معلوم کرنے میں تجسس
سے کام نہ لیجئے بلکہ وقت اور موقعہ پر چھوڑ
دیجئے .

[چلا جاتا هے]

ناتن

[اسے حیرت کے ساتھ دیکھتے ہوئے]

وہ کہتا ہے کہ " غور سے دیکھنے میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آنکھ جتنا دیکھنا چاہتی ہے اُس سے بہت زیادہ دیکھ لیتی ہے" . یہ تو کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے میری رُوح کو کتاب کی طرح پڑھ لیا — سچ کہتا ہے . ممکن ہے مجھے خود کچھ ایسی ہی صورت پیش آئے — وہی وُلف کا قد ، وہی چال ، وہی بالکل اُسی کی سی آواز . وُلف بھی تو اسی طرح سر ہلاتا ہوا چلتا تھا . وُلف بھی اسی طرح بغل میں تلوار رکھ کے چلتا تھا . بالکل اِسی طرح وہ بھی آنکھوں پر سایہ کرنے کے لئے ہاتھ کو ماتھے پر رکھا کرتا تھا ، جیسے اپنی نگاہوں کی بجلی کی چمک کو چھپاتا ہو . اخوہ ، دیکھو یہ پُرانی پرانی باتوں کی یاد کس طرح ہماری طبیعتوں کی گہرائیوں میں سوتی رہتی ہیں ، اور کبھی کس وقت صرف ایک لفظ ، ایک لہجہ کے بدلنے سے وہ ایک دم سے جیسے جاگ اُٹھتی ہے !

کیا سچ مچ ایسا ہو سکتا ہے ؟ فون اشتاؤفن ! —
ہاں ، تھیک . فلنک اور اِشتاؤفن — تھیک ،
تھیک ! اچھا اس معاملہ میں میں ابھي اور غور
کرونگا . اب اس وقت تو صلاح‌الدین کے ہاں چلنا
چاہئے . مگر ، اُفوہ ! دایہ سن رہي تھي ! اے
دایہ ، یہاں آؤ !

آتھواں سین

ناتن اور دایہ

ناتن

لو ، میں شرطیہ کہتا ہوں کہ اب تم دونوں کو
یہ معلوم کرنے کي اتني پریشاني نہیں ہے کہ سلطان
مجھ سے کیا کہنا چاہتا ہے ، جتني کسي اور بات
کے کھوج لگانے کي فکر ہے .

دایه

مگر اِس میں اُس بچاري پر کیا الزام هے ؟ تم نے نائٹ سے اب اور زیادہ دوستانہ طریقہ سے بات چیت شروع کی هي تهي کہ اتنے میں صلاح‌الدین کي طرف سے یہ کمبخت بلاوا آگیا اور هم لوگوں کو کهڑکي چھوڑ کے هٹ جانا پڑا .

ناتن

اچھا تو اُس سے کہ دو کہ اب نائٹ کسی وقت کسي لمحہ میں آ پہنچیگا .

دایه

سچ مچ ؟

ناتن

دایہ ! میں سمجھتا هوں کہ میں تم پر بھروسہ کر سکتا هوں . مہرباني کرکے ذرا احتیاط رکھنا . تم کو اس کا پھل ملیگا . اِس معاملے میں تمھاري ضمیر کي تسکین کي بھي صورت نکل آئیگي .

مهرباني کر کے میري تدبیروں پر پاني مت پیهر دینا. تم اُس سے جو کچھ کهو یا پوچھو، ذرا سوچ سمجھ کے، آگا پیچھا دیکھ کے، سنبھل کے کہنا.

دایه

تمهیں یه بات اب تک کیونکر یاد رهي؟ اچھا، اب میں جاتي هوں، تم بهي جاؤ. وه دیکھو، معلوم هوتا هے که سلطان کا دوسرا قاصد بهي تمهیں بلانے کے لئے آ رها هے. وه دیکھو، تمهارا درویش، تمهارا حافي اِدهر هي کو آ رها هے.

نواں سین

ناتن اور حافي

حافي

اخاه! میں تمهاري هي طرف جا رها تها.

ناتن

کیا واقعي ، ایسا ضروري کام ھے ؟ آخر وہ مجھ سے کیا چاھتا ھے ؟

حافي

کون ؟

ناتن

صلاح‌الدین — میں اُسي کے پاس جا رھا ھوں.

حافي

کس کے پاس ؟ صلاح‌الدین کے ؟

ناتن

کیا تم صلاح‌الدیں کے بھیجے ھوئے نہیں آ رھے ھو ؟

حافي

کیا کہا ؟ میں ، صلاح‌الدین کا بھیجا ھوا آیا ھوں ؟ — نہیں جي ، بالکل نہیں . کیا اُس نے

تمھیں بلایا ھے ، آیں ؟

ناتن

ھاں ، بلایا ھي تو ھے .

حافي

تب تو معلوم ھوتا ھے کہ داؤں چل گیا !

ناتن

داؤں کیسا ، حافی ؟

حافي

لے اب بتاؤ اِس میں میرا کیا قصور ھے ؟ خدا جانتا ھے میرا کوئي قصور نہیں ھے . وہ کون سي بات ھے جو میں نے نہیں کھي . تمھاري نسبت کتنا کچھہ جھوٹ بھي بولا کہ کسي طرح یہ بات تل جائے !

ناتن

کیا بات تل جائے ؟ یہ کس چیز کا ذکر کر رھے ھو ، بھئي ؟

حافي

اس کا کہ اب تم سلطان کے خزانچی ہو جاؤگے. مجھے تم پر رحم آتا ھے - مگر اپنی آنکھوں سے یہ نہیں دیکھنا چاھتا. میں ابھی جاتا ھوں -- تمہیں خوب معلوم ھے کہ میں کہاں جاؤنگا، اور کس راستے سے جاؤنگا. اچھا یہ بتاؤ کہ میں جہاں جا رھا ھوں، وھاں میرے لائق کوئی کام ایسا ھے جس سے میں تمھاري خدمت بجا لا سکوں ؟ میں تمھاري خدمت کرنے کو تیار ھوں. بس اتنا خیال رکھو کہ مجھ پر اتنا ھی بار ڈالنا جتنا مجھ جیسے ایک کمبخت ننگے آدمي سے سنبھالا جا سکے. بس میں جاتا ھوں. بتاؤ تمھاري کیا مرضي ھے.

ناتن

حافی، ھوش کی باتیں کرو. میري تو خاک بھی سمجھ میں نہیں آتا کہ تم یہ کیا بک رھے ھو.

حافي

تم اپنی روپئے کی تھیلیاں تو اپنے ساتھ لے ھی جاؤگے .

ناتن

میري روپئے کی تھیلیاں ؟

حافي

ھاں ھاں، آخر تمھیں سلطان کو کچھ روپیہ قرض دینا ھوگا کہ نہیں !

ناتن

بس اتني ھي بات تھي ؟

حافي

تم ھي ذرا انصاف سے کھو کہ وہ ھر روز تمھارے صندوقوں میں سے روپیہ نکال نکال کے تمھیں بالکل کنگال کر دے، اور میں چپ چاپ دیکھا کروں ! آیں ؟ تم ھي کھو، مجھ سے کیسے دیکھا جا سکتا ھے کہ وہ اپني فضول خرچي کے لئے ھر وقت

دل کھول کے خزانوں میں سے روپیہ قرض لے جائیے ' اور اتنا لے ' اتنا لے ' اتنا لے کہ خزانوں کے چوھے بھي بھوکے مرنے لگیں ؟ ایسی حالت میں ' کیا تم سمجھ سکتے ھو کہ جس شخص کو تمھارے روپیہ کي ضرورت ھو وہ تمھاري نصیحت پر عمل کریگا ؟ — ھاں ' وھي تو تمھاري نصیحت مانیگا ' ضرور ! ھمارا صلاح‌الدین بھلا کبھي کسي کي نصیحت سنا کرتا ھے ؟ جانتے ھو ناتن ' آج میں نے سلطان کو کیا کرتے ھوئے دیکھا ھے ؟ بتاؤ .

ناتن

ھاں ' کیا دیکھا ؟

حافی

آج جب میں اُس کے ھاں گیا ' تو وہ اُس وقت بیٹھا ھوا ستہ کے ساتھ شطرنج کھیل رھا تھا . ستہ شطرنج خوب کھیلتي ھے ' صلاح‌الدین نے یہ سمجھا کہ مجھے مات ھو گئي . اور سمجھا کیا '

اُس نے کھیل ختم ھي کر دیا ۔ مگر بساط میرے پہنچنے تک یوں ھي بچھي تھي -- میں نے جو اُسے غور سے دیکھا ، تو معلوم ھوا کہ ابھي کھیل ختم نہیں ھوا --

ناتن

اُھو ھو ! تم تو بڑے خوش ھوئے ھوگے کہ بڑي چیز ھاتھ آئي ۔

حافي

ھاں ، بس اتني کسر تھي کہ اگر سلطان اپنے شاہ کو آگے بڑھا کے پیادے کے پاس لے آتا ، تو آساني سے شہ رک سکتي تھي -- ارے وہ تو اتني صاف چال تھي ۔ لاؤ ابھي نقشہ بناکر دکھا دوں !

ناتن

نہیں مجھے اس میں کچھ شک نہیں ، ضرور ھوگي ۔

حافي

اچھا ، اور کیا : رخ سے راستہ روک کے ستہ کو

مات دی جا سکتی تھی ۔ — خیر ، میں نے سلطان کو سمجھایا کہ ایسی چال بڑھی ہے ، اور میں نے اس سے کہا کہ — سوچئے تو !

ناتن

اور غالباً اُس نے تمہارا کہنا نہیں مانا ، آں ؟

حافی

کہنا مانا ، خوب ! ماننا کیسا ، میری بات تک تو سنی نہیں ، اور مارے غصے کے اُٹھا کے بساط پٹک دی !

ناتن

سچ مچ ؟

حافی

اور بڑے زور سے کہا کہ " ہارنا ہی چاہتا ہوں ! " یہ لیجئے : ہارنا چاہتا ہوں کی خوب رہی ! بھلا یہ بھی کوئی شطرنج کھیلنا ہوا ؟

ناتن

واہ ری شطرنج! یہ بازی کیا ہوئي، مذاق ہو گیا.

حافي

اور شرط بھي یہ نہیں کہ ایک حقیر ھي کي کوڑی کي ہو.

ناتن

ارے میاں لعنت ہے شرط پر: شرط چیز ھي کیا ہے — مگر تمہاری نصیحت پر کان دھرنا — تمہاری بات نہ سننا، اور وہ بھي اتلے بڑے معاملہ میں؛ پھر تمہاری عقاب کي سي آنکھ کي داد نہ دینا: یہ غضب ہے. اِس کا تو ضرور بدلہ لینا چاہئے، آیں؟

حافي

اُنھ، میں نے تو یہ واقعہ تم کو اس لئے سنایا تھا، کہ تم اُس کے مزاج کا اندازہ کر سکو. غرض

یہ کہ اب میری اور اِس کی کسی طرح نہیں بن سکتی. یہاں میں اِن موتے تازے چکنے چپڑے لوگوں کے ھاں گھومتے گھومتے چکر لگاتے پریشان ہو گیا کہ شاید اِن بھلے مانسوں میں سے کوئی اُس اللہ کے بندے کو روپیہ قرض دے دے. اور تم جانتے ہو، میں نے اپنے لئے کبھی کسی کے سامنے ھاتھ نہیں پھیلایا ؛ اِن حضرت کے واسطے مجھے یہ بھی کرنا پڑتا ھے. ارے میاں، قرض لینے اور بھیک مانگنے میں کچھ فرق تھوڑا ھی ھے. اسی طرح قرض دینا، اور وہ بھی بھر پور بیاج پر، چوری کرنے سے شاید کچھ ھی اچھا ہو تو ہو. بس اب گنگا کنارے ھی چلنا چاھئے. وھاں جو میرے داتا ہونگے اُن کے واسطے نہ مانگنے کی ضرورت ہوگی نہ دینے کی. بس گنگا کنارے ھی اصلی انسان بستے ھیں؛ ھاں بس، گنگا کنارے. اور میں سچ کہتا ہوں، یہاں کے سب رہنےوالوں میں صرف تم ھی ایک ایسے ہو جو وھاں جا کے بسنے کے لائق ہو. چلو، میرے ساتھ چلے چلو: یہ اپنا روپیہ بھی چھوڑو، اور

سلطان کو بھي دور سے سلام کرو. اور وہ تم سے چاھتا ھي کیا ھے، بس یہي چمکتي دمکتي تکلیاں اور کیا. اور دیکھ لینا وہ آخر کار تم سے لے کے رھیگا. اِس سے یہي اچھا ھے کہ اس جھگڑے کو ختم ھي کرو، اِس کا پاپ ھي کاٹ دو. میں تمھیں حاجي کا چغہ دے دونگا. آؤ چلو، چلیں یہاں سے.

ناتن

نہیں حافي، ایسي کیا جلدی پڑی ھے، جب چاھینگے چلے جائینگے: یہ تو ھر وقت ھو سکتا ھے. تو ذرا صبر کرو: میں اتنے اس معاملے پر غور کر لوں.

حافي

ھائیں، غور کیسا! ایسي باتوں میں سوچنا ھي کیا؟

ناتن

اچھا اتني دیر تو دم لو کہ میں ذرا سلطان کے

هاں هو آؤں، اور اُسے آخری سلام کرتا آؤں.

حافي

جو اس طرح دَم لیا کرتا هے وہ اصل میں ٹالنے کے واسطے بهانے نکالتا هے. جو ایک دم سے اس بات کا فیصلہ نهیں کر سکتا کہ بس اب میں آزاد هوکے رهونگا، وہ همیشہ دوسروں کا غلام رهتا هے. جو تمهارا جي چاهے کرو، بهائي. لو همارا تو سلام هے: خدا حافظ! میرا راستہ یہ هے، اور تمهارا وہ.

ناتن

مگر حافي، جانے سے پہلے خزانہ کا حساب کتاب تو تمهیں ٹهیک کرنا پڑیگا.

حافي

اُهو هو هو، کیا کہنے هیں حساب کتاب کے! میرے صندوق میں جتنا روپیہ بچا پڑا هے وہ گننے جوگا هي نهیں. رها حساب، سو اُس کے ضامن ستہ اور تم هو. خدا حافظ.

[چلا جاتا هے.]

ناتن

[حافي کو جاتے هوئے دیکھ کر]

هاں ' بے شک . — بڑا اکھڑ — مگر بہت هي شریف هے ! — ارے حافي ' اب اور کیا کهوں — سچا فقیر هي اصلي بادشاہ هے !

[ناتن بھي دوسري سمت میں چل دیتا هے .]

تیسرا ایکٹ

پہلا سین

ناتن کا مکان

ریشع اور دایہ

ریشع

دایہ ، ابّا نے یہ کہا تھا کہ "وہ کسي وقت کي لمحے میں آ پہنچیگا ." اس کے یہي معنيٰ ہوے نہ کہ بہت جلد آئیگا ؟ ایک کیا ، اتنے سارے لمحے یوں ہي گزر گئے ! مگر ہاں ، میں جو ناحق گزرے ہوے لمحوں کا خیال کر کر کے اپنا دل تھوڑا کئے جا رہي ہوں ، اس سے تو یہي اچھا ہے کہ اپنے جي کو ہر آنے والے لمحے میں لگا دوں ؛ آخر کبھي نہ کبھي تو اُس کے آنے کا لمحہ بھي آ ہي جائیگا ، ایں ؟

دایه

اے پُٹکي پڑے سلطان کے ایسے بلاوے پر! اِسي سے تو ساري دیر هو رهي هے، نهیں تو ناتن اب تک اُسے بلا لائے هوتے.

ریشع

اچھا، جب وہ لمحه آ پهنچیگا میرے دل کي مراد پوري هو جائیگي، تب کیا هوگا ؟

دایه

تب ؟ تمهاري مراد تو پوري هوگي هي، میري بھي تو دلي تمنا بر آئیگي!

ریشع

مگر جب میري مراد پوري هو جائیگي، تو اور کون سي چیز دل میں اُس کي جگه لیگي ؟ میرے اِس بے چین دل کو آرزو کي کچھ ایسي عادت پڑ گئي هے کہ جب یه آرزو پوري هو جائیگي تو شاید وہ کسي اور خواهش کو اپنے اندر جگه

نہ دیگا. آخر کیا ہوگا دل میں؟ کیا کچھ بھي نہ ہوگا؟ میں تو اِس خیال ھي سے کانپي جاتي ہوں!

دایہ

نہیں، پھر یہ ہوگا کہ تمہاري مراد کي جگہ میري مراد تمہارے دل میں گھر کریگي. -- میري بڑي پرانی آرزو ھے کہ تم چل کے یورپ میں رھو، اور ایسے لوگوں کے ساتھ رھو جو تمہارے لائق ہوں.

ریشع

نہیں دایہ، تم غلطي پر ھو. جس وجہ سے تم اپني اِس خواھش کو کلیجے سے لگائے پھرتي ھو وھي ایسي ھے کہ تمہاري اِس خواھش کو میرا نہیں بننے دیتي. تمہارا وطن تمہیں کھینچ کھینچ کے بلاتا ھے، تو کیا تم یہ سمجھتي ھو کہ میرا وطن مجھے اپني طرف نہیں کھینچتا؟ تمہارے حافظہ میں تمہارے عزیزوں پیاروں کي جو دھندلي سي تصویریں رہ گئي ھیں، اُن کو یاد کر کر کے تو تم اتني تڑپي جا رھي ھو؛ اور

تم نے یہ سوچا کہ میرے جو پیارے یہاں ھیں اور جنھیں میں روز دیکھتي بھالتي ھوں ' جن کي باتیں سنتي ھوں ' جن کے ساتھہ میرا اُٹھنا بیٹھنا ھے ' میرا دل اُن کے واسطے نہیں تڑپیگا ؟

دایہ

نا بی بي ' تم چاھے جو کچھہ کہو ' خدا کي باتیں خدا ھي جانتا ھے . لے بھلا اب کسي کو کیا خبر ھے جو تمہارے اس بچانےوالے کو خدا جس کے لئے وہ اپني جان لڑاتا ھے ' اسي واسطے یہاں بھیجا ھو کہ تم اسي کے ھاتھوں ایسي جگہ اور ایسے لوگوں میں پہنچو جن میں تمھیں اپني عمر گزارنی ھے ؟

ریشع

اچھی دایہ ' تم آخر کب تک ایسي باتیں بنایا کروگي ؟ تمہارے دماغ میں خدا جانے کیا کیا اُلٹی سُلٹی باتیں بھري ھوئی ھیں . لو اور سنو ' اُس کا خدا ! جس کے لئے وہ جان لڑاتا ھے ! واہ کیا خوب ! ! بھلا خدا بھي کسي کا بندھوا ھے ؟ نہ جانے وہ

کیسا خدا ھے جسے کوئي یہ کہ سکے کہ بس
میرا ھي ھے اور کسي کا نہیں . اور کیا اُسے کسی
خاص بندے کي بھي ضرورت ھے کہ اُس کا فوجدار
بنا پھرے ؟ اور یہ تو ظاھر ھے کہ جہاں جس کا
نال گڑا ھو وھیں کا رھنا اس کي قسمت میں
لکھا ھوتا ھے . جو یہ نہیں ، تو کیسے معلوم ھو
کہ زمین میں وہ کون سي خاص جگہ ھے جہاں
ھمیں رھنا بسنا ھوگا . چھي چھي ! دایہ ، جو ابّا
تمھیں یہ کہتے سن لیتے تو کتنے خفا ھوتے ! اچھا ،
تم ھي ایمان سے کہو ، اُن بچاروں نے تمھارا کیا
لیا ھے جو تم ھمیشہ ناحق بن ناحق یہ کہا کرتي
ھو کہ میري خوشی اسي میں ھے کہ میں ان سے
دور رھوں ؟ اُنھوں نے آخر تمھارا کیا بگاڑا ھے جو
تم ھمیشہ کوشش کر کر کے اپنے نہ جانے کیسے کیسے
پھول پتے اور گھاس پھونس لا لا کے عقل کے اُن
بیجوں میں ملا دیا کرتي ھو جو ابّا نے میري روح
میں بو دیئے ھیں . اچھي دایہ ، یہ نہ سمجھنا کہ
وہ تمھاري رنگارنگ کلیوں کو میرے دل کي زمین میں
خوشي سے کھلنے دیںگے . اور ھاں ، یہ بھي سن رکھو

کہ تم جس جس طرح چاھو اُنھیں میرے دل
کي زمین میں لگا دیکھو، یہ کمبخت اس زمین
کا ست چوس کے اُسے بھي مردہ کرکے چھوڑینگے۔
اِن کي اِس بو ھي سے میرے ھوش اڑے جاتے ھیں،
سر پھرا جاتا ھے۔ تمھارا سر نہیں معلوم کیسا ھے کہ
تم بڑے مزے سے اِس کو اُس میں بھرے بھرتي
ھو۔ میں یہ نہیں کہتي کہ تمھارے رگ پٹھے
ایسے سخت پتھر سے کیوں ھیں کہ تم ان کو
سہار لیتي ھو: میں تو بس اتنا کہتي ھوں کہ
مجھ سے یہ تمھاري باتیں نہیں سہي جاتیں۔
اور ھاں، وہ تمھارا فرشتہ! اے ذرا میري بیوقوفي
دیکھو، میں کس مزے سے تمھارا اعتبار کر بیٹھي
تھي۔ اب بھي جو کبھي ابّا کے سامنے ھوتي
ھوں، تو اس حماقت کا خیال کرکے مارے شرم
کے پسینہ پسینہ ھو جاتي ھوں۔

دایہ

حماقت! اے واہ لڑکي! جیسے ساري عقل
خدا نے بس تم ھي میں تو بھر دي ھے۔ اب کیا

کہوں، کاش میں پوری بات کہہ سکتی!

ریشع

تو تمہیں کہنے سے روکتا ہی کون ہے؟ کیوں نہیں کہہ ڈالتی ہو؟ اچھا، میں تم سے یہ پوچھتی ہوں کہ جب تم اپنے دین، مذہب کے بہادروں کی تعریفیں کیا کرتی ہو تو کیا کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ میں نے اُن باتوں کو جی لگا کے نہ سنا ہو؟ یا کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ میں نے اُن کی مصیبتوں کا حال سن کے آنسو نہ بہائے ہوں؟ اتنا ضرور ہے کہ یہ کبھی میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسے ایسے بہادر ہوتے ہوئے اُنہوں نے اپنا ایسا مذہب کیوں رکھا. مگر میرے دل کو اس خیال سے اور بھی تسلی ہوتی ہے کہ خدا کی سچی عبادت یہ نہیں ہے کہ ہم اس کی ماہیت اور صنعتوں کے بارے میں طرح طرح کے خیال پکا لیا کریں. میرے اَبّا جان نے کتنی دفعہ یہ بات مجھے سمجھائی ہے؛ اور خود تم نے بھی اکثر اسے صحیح مانا ہے. اچھی دایہ،

پھر یہ کیا بات ہے کہ جو عمارت خود تم نے
اُن کے ساتھ مل کر میرے دل میں بنائي ہے
اب تم اُسے کھود کے پھینک دینا چاھتي ھو؟—
مگر دایہ، ھمیں اپنے دوست کے انتظار کي
گھڑیوں کو ایسي باتوں میں نہیں گزارنا چاھئے.
میرے لئے تو خیر ٹھیک ہے: کیونکہ میرے لئے
تو یہ بڑی بات ہے، مگر معلوم نہیں وہ بھی —
وہ دیکھو، دایہ، کوئي دروازے کي طرف آ رھا ہے؟
یہ تو خدا کرے وھي ھو!

دوسرا سین

ریشع، دایہ اور ٹمپلر

ایک ملازم

[ٹمپلر کو اندر لاتے ھوئے]

یوں تشریف لائیے، نائٹ صاحب!

ریشع

اھا ' یہ تو وھي ھے ' مجھے بچانےوالا !

[ایسا معلوم ھوتا ھے کہ وہ انتہائي اضطراب کے عالم میں گویا تمپلر کے قدموں میں گر ھي پڑیگي .]

تمپلر

اسي نظارے سے بچنے کے لئے تو میں اتني دیر میں آیا . خیر ' پھر بھي ---

ریشع

میں تو بس یہ چاھتي ھوں کہ میں اس خود سر آدمي کے قدموں پر گرکے انسان کا شکریہ نہیں بلکہ اپنے خدا ھي کا شکر ادا کروں . اس شخص کو تو شکریہ کي خواھش ھے نہیں ' جیسے اُس گھڑے کو شکریہ کي ضرورت نہ تھي جو آگ بجھانے میں اتنا کام آیا ; وہ بچارا خدمت کو حاضر تھا کہ جس کا جي چاھے اُسے بھرے ' جس کا جي چاھے خالي کرے : اُسے کوئي احساس تھوڑا ھي تھا . بس یہي حال اِس شخص کا ھے .

وہ تو یوں هي اتفاق سے آگ کے شعلوں میں
گُھس گیا تھا اور میں اتفاق سے اس کے هاتھوں
میں پہنچ گئي تھي. اور یہ بھي اتفاق هي تھا
کہ جس طرح اُس کي عبا پر آگ کي چنگاریاں
جگہ جگہ پڑي تھیں، اُسي طرح میں بھي اس
کے هاتھوں میں پڑي رهي، یہاں تک کہ پھر
خدا جانے کس نے اور کس طرح هم دونوں کو
آگ میں سے ڈھکیل کے باهر نکال دیا! پھر اب
اس میں شکریہ هي ادا کرنے کي کیا بات هے؟
یورپ میں تو لوگ شراب کے نشے میں اکثر اس
سے بھي بڑے بڑے کام کر گزرتے هیں. خاص کر
ٹمپلر لوگوں کا تو یہ فرض هي هے. هاں، بے
شک اُن کا فرض هے کہ سکھائے هوئے کتوں کي
طرح آگ هو یا پاني سب جگہ گھس جایا کریں
اور چیزیں نکال کے لے آیا کریں.

ٹمپلر

[ریشع کي تقریر کو حیرت اور بےچیني کے ساتھ
سنتے هوئے]

دایہ، دایہ! اگر کبھي کسي تکلیف کے وقت فکر، پریشاني اور اُلجھن میں میرے منہ سے کوئي ناشکري کي بات بے سوچے سمجھے نکل گئي ھو، تو کیا تمھیں یہ مناسب تھا کہ وہ سب باتیں ریشع سے بیان کر دو؟ دایہ، یہ تو تم نے جیسے مجھ سے کئي بڑي پراني دشمني کا بدلہ لیا. خیر، اب آئندہ سے اتنا کرو کہ جب اس سے میري باتیں کرنے لگو تو ذرا مہرباني کرکے میرا مطلب ذرا نرم الفاظ میں ایسے سمجھایا کرو —

دایہ

میں تو یہي کہونگي کہ اس کے دل میں ان چھوٹے چھوٹے حربوں سے آپ کو تو کچھ نقصان نہیں پہنچا.

ریشع

کیا کہا؟ آپ فکروں میں گھرے رھتے ھیں؟ آپ اپني جان کي طرف سے تو ایسے بے پروا

هیں، مگر پریشاني ظاهر کرنے میں آپ اتنے
بخل سے کام لیتے هیں .

تھپلر

کیسي اچھي لڑکي هے! میرا آدها جي اس
وقت کانوں میں هے اور آدها آنکھوں میں . — کیا
واقعي یه وهي لڑکي هے؟ نهیں، نهیں: یه وه
لڑکي هوهي نهیں سکتي جسے میں نے آگ سے
بچایا تها . بھلا یه کیسے هو سکتا هے که کوئي
ایسي مجسم جادو لڑکي کو دیکھے اور اُس کو شعلوں
بھري آگ سے نه نکال لائے؟ بھلا کس کو تامل
هو سکتا تها؟ هاں، البته — دهشت کے
مارے — صورت بدل بھي جاتي هے .

[وہ رک کر اُس کي صورت دیکھنے میں محو هو
جاتا هے .]

ریشح

مگر مجھے تو آپ وهی نظر آ رهے هیں جو
اُس وقت تھے .

[تمپلر اُسي طرح محویت کے عالم میں ھے. آخر ریشع، گویا اُسے اس خراب سے ھوشیار کرنے کے لئے بلند آواز سے کہتي ھے]

ھاں. تو نائٹ صاحب! یہ فرمائیے کہ آپ اتني دیر کہاں رھے. بلکہ میں تو یہ بھی پوچھنا چاھتي ھوں کہ اب آپ کہاں ھیں؟

تمپلر

میں شاید وھاں ھوں جہاں مجھے نہیں ھونا چاھئے.

ریشع

اور شاید آپ وھاں رھے جہاں آپ کو نہیں رھنا چاھئے تھا. یہ تو کچھ ٹھیک نہیں ھے.

تمپلر

میں اُس پہاڑ پر تھا، کیا نام ھے — طور؟ ھاں، لوگ اُسے یہي تو کہتے ھیں.

ریشع

اچھا ! تو آپ کوہ طور پر تھے ؟ یہ سن کے مجھے بڑي هي خوشي هوئي . اب مجھے ٹھیک ٹھیک معلوم هو سکیگا کہ یہ بات کہاں تک صحیح ہے کہ —

[کچھہ سوچنے لگتي ہے .]

ٹمپلر

هاں ، کیا بات صحیح ہے ؟ کہ شاید وهاں اب بھي وہ جگہ نظر آتي ہے جہاں تجلي هوئي تھي اور حضرت موسیٰ نے خدا کو رو در رو دیکھا تھا ؟

ریشع

نہیں یہ بات نہیں : کیونکہ وہ جہاں کہیں بھي کھڑے هوئے هونگے اپنے خدا هي کے حضور میں هونگے اس کا تو مجھے یقین ہے . نہیں ، بلکہ میں یہ معلوم کرنا چاهتي تھي کہ کیا یہ واقعي سچ ہے کہ اُس پہاڑ پر چڑھنا اتنا مشکل

نہیں ہے جتنا اُترنا مشکل ہے۔ دیکھئے نہ، میں بہت سے پہاڑوں پر چڑھ چکی ہوں اور میں نے بالکل اس کا اُلٹا پایا ہے۔ مگر نائٹ صاحب، آپ اُدھر کیوں مُڑے جاتے ہیں، میری طرف کیوں نہیں دیکھتے؟

ٹمپلر

یہ اِس لئے کہ میں آپ کی باتیں سننا چاہتا ہوں۔

ریشع

جی نہیں، بلکہ شاید یہ وجہ ہے کہ آپ کو میری بیوقوفی کی باتوں پر ہنسی آتی ہے؛ اور آپ مجھ سے چھپانا اور چاہتے ہیں۔ آپ شاید اس واسطے مسکرا رہے ہیں کہ میں نے آپ سے ایسے مقدس پہاڑ کے متعلق اور کوئی بڑی بات کیوں نہ پوچھی۔ کیوں، میں ٹھیک کہ رہی ہوں نہ؟

ٹمپلر

یہ بات ہے تو مجھے پھر آپ کی آنکھوں ہی

کي طرف دیکھنا پڑیگا . آپ اپني نگاہ کیوں نیچي
کئے لیتي هیں ؟ یہ مسکراهٹ کیوں چھپائي
جا رهي هے ؟ جو باتیں آپ کي نگاهوں سے ٹپک
رهي هیں آپ اُنهیں کیوں چھپانا چاهتي هیں ؟
میں تو آپ کے بشرے سے اُن کي تصدیق کرنا
چاهتا هوں . اُهو ریشم ' ریشم ! ناتن نے مجھ سے
سچ کہا تھا کہ " کاش تم اِس لڑکي کو جانتے
هوتے ! "

ریشم

آپ سے یہ کس نے کہا اور کس کے بارے
میں کہا ؟

تھپلر

آپ کے والد هي نے کہا تھا " کاش تم اُسے
جانتے هوتے ! " اور آپ هي کے بارے میں
کہا تھا .

دایہ

یهي تو میں بھي اکثر کہا کرتي تھي !

تمپلر

مگر یہ بتائیے کہ آپ کے والد ہیں کہاں ؟ کیا ابھي تک صلاح الدین ھی کے یہاں تخلیہ میں ہیں ؟

ریشع

ھاں ، اور کیا .

تمپلر

کیا ! اب تک وھیں ہیں ؟ ارے ، میں تو بھول ھي گیا تھا . نہیں ، اب وہ وھاں نہیں ھو سکتے . وہ ضرور اُدھر خانقاہ کے پاس میرا انتظار کر رھے ھونگے . ھاں ، یہي تو میرا اُن سے وعدہ تھا . معاف کیجئے ، میں اُنہیں لینے جاتا ھوں .

دایہ

نہیں ، آپ یہ کام میرے اوپر چھوڑ دیجئے . نائب صاحب ، آپ یہیں تھہرئے . میں اُنہیں ابھي لئے آتي ھوں .

تمپلر

نہیں، یہ نہیں ہو سکتا. وہ وہاں میرے انتظار میں ہیں، تمہارے انتظار میں تو نہیں ہیں. علاوہ اس کے، کہیں ایسا نہ ہو کہ — مگر، کیا کہا جا سکتا ہے — کہیں ایسا نہ ہو کہ صلاح الدین کے ہاں — تم لوگ سلطان سے واقف نہیں ہو — وہ کسی مخمصہ میں پھنس گئے ہوں. یقین جانو، کچھ نہ کچھ خطرے کی بات ضرور ہے. پھر میں کیوں نہ جلدی سے اُن کے پاس پہنچوں؟

ریشح

خطرہ! کیسا خطرہ؟

تمپلر

خطرہ، صرف اُنہیں کے لئے نہیں، بلکہ تمہارے لئے بھی اور میرے لئے بھی. بس اب مجھے جلدی سے اُن کے پاس پہنچنا چاہئے.

[چلا جاتا ہے.]

تیسرا سین

ریشع اور دایہ

ریشع

دایہ ، آخر یہ ہوا کیا ؟ ایک دم سے — یکبارگي ! آخر یہ کیا ہوا کہ یوں چل کھڑے ہوئے ؟

دایہ

جانے بھی دو . میرے خیال میں تو شگون کچھ برا نہیں ہے .

ریشع

شگون ؟ — کس بات کا ؟

دایہ

اِس کا کہ کچھ نہ کچھ اندر ہي ہو رہا ہے . اُس کے خون میں کچھ جوش سا پیدا ہو

گیا ھے — اور اُسے ڈر ھے کہ کہیں یہ جوش بہت زیادہ نہ ھو جائے ۔ بس اُسے اس کے حال پر چھوڑ دو — معلوم ھوتا ھے اب تمھاری باری ھے ۔

ریشع

میری باری ؟ کیوں دایہ ، میرے واسطے تم بھی اُسی کی طرح مجسم پہیلی بنی جا رھی ھو ۔

دایہ

میرا مطلب یہ ھے کہ وہ وقت آ گیا ھے کہ اُس نے جو جو دُکھ تمھیں دیا ھے اب تم اُس سے اُس کا بدلہ لو ۔ مگر دیکھو ، بری طرح بدلہ نہ لینا ، زیادہ سختی نہ کرنا ۔

ریشع

خدا جانے کیا بک رھی ھو ۔ کچھ تم ھی اپنی باتوں کو سمجھ سکتی ھو ۔

دایہ

مگر یہ تو بتاؤ کہ تمھارے دل کو چین آ گیا کہ نہیں ؟

ریشع

ھاں ، کیوں نہیں . شکر ھے خدا کا .

دایہ

تو بس اب صاف کہہ ڈالو کہ اُس کے دل کا چین آرام جو اُٹھ گیا ھے تو اُس سے تمھیں خوشي ھو رھي ھے ، اور اُس کي بیقراري سے تمھارے دل میں ٹھنڈک پڑ گئي ھے کہ نہیں .

ریشع

ایسا ھو بھي ، تو میں نہیں جانتي . اتنا میں ضرور مانتي ھوں کہ مجھے خود اس کا سخت تعجب ھے کہ میرے کلیجے میں یہ ایک طوفان سا اُٹھا تھا وہ اِس طرح ایک دم سے کیوں دب گیا . اُس کي نگاہ سے ، اُس کي باتوں سے ، اُس کي

ایک ایک حرکت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے — جیسے —

دایہ

جیسے، تمہارا جی بھر گیا ہو، آیں ؟

ریشع

نہیں، جی تو بھلا کیا بھرتا!

دایہ

پھر بھی آزاد کی وہ بیتابی نہیں رہی.

ریشع

تم یوں کہلوانا چاہتی ہو تو خیر یوں ہی سہی، بس.

دایہ

نہیں، میں تو نہیں چاہتی.

ریشع

تم چاہے کچھ کہو، مجھے تو وہ ہمیشہ ہی پیارا لگیگا، جان سے بھی زیادہ پیارا. ہاں، یہ ضرور صحیح ہے کہ پہلے کی طرح اب نہ تو اُس کا نام سنتے ہی میری نبض پھڑکتی ہے اور نہ اُس

کے خیال سے دل تڑپتا ھے . — مگر اِس بک بک سے فائدہ کیا ھے ؟ آؤ دایہ ، آؤ . پھر وھیں کھڑکی میں چلیں ، جہاں سے کھجوریں نظر آتی ھیں .

دایہ

پھر تو ضرور یہی بات ھے کہ تمہارا جی ابھی پوری طرح نہیں بھرا .

ریشع

نہیں اب میں پھر ایک بار اُن کھجور کے درختوں کو دیکھنا چاھتی ھوں ، یہ نہیں کہ وھاں جاکے اُسے ڈھونڈونگی .

دایہ

تمہیں پھر یہ سردی کا دورہ ھوا . اب دیکھ لینا اِس کے بعد پھر بخار چڑھیگا .

ریشع

سردی کیسی ؟ آخر اِس میں کیا بڑی بات ھے کہ جس چیز کو میں ٹھنڈے دل سے دیکھ سکتی ھوں اُسے دیکھ کے اپنا جی خوش کرلوں .

چوتھا سین

سلطان کے محل میں درباري کمرہ .

صلاح‌الدین اور ستہ

صلاح الدین

[ایک خادم سے .]

یہودی جوں هي آئے یہاں لے آؤ .

[ستہ سے]

معلوم هوتا هے اُسے یہاں آنے کي کچھ جلدي نہیں هے .

ستہ

شاید وہ اُس وقت وهاں نہیں تھا ، اِس لئے نہیں ملا .

صلاح الدین

بہن ! بہن !

ستہ

بھائي ' ایسا معلوم ھوتا ھے جیسے آپ جنگ کو جا رھے ھیں ۔

صلاح الدین

ھاں ' کیوں نہیں : اور ایسے ھتھیار لے کے جا رھا ھوں جنھیں آج تک کبھي نہیں برتا ۔ اب مجھے بھیس بدلنا ' رعب جمانا اور جال بچھا کے بیٹھنا پڑیگا ۔ بھلا تم ھي بتاؤ ' پہلے بھي مجھ سے کبھي ایسا ھوا ھے ؟ کبھي میں نے ایسا کرنا سیکھا تھا ؟ لیکن اب کرنا ھي پڑیگا ۔ اور کس لئے ؟ مال و زر کي مچھلیاں پکڑنے کے لئے ' ایک یہودي سے ڈرا دھمکا کے روپیہ وصول کرنے کے لئے ۔ آہ ' صلاح الدین کي اب یہ گت ھو گئي ؟ وہ ایسي ایسي کمینہ حرکتوں پر اُتر آیا ھے ؟ اور یہ سب صرف اس لئے کہ ایک ذرا سي ' حقیر سي چیز مل جائے !

ستہ

لیکن حقیر چیزیں بھي ایسي ھوتي ھیں کہ

اگر اُنھیں حقیر سمجھتے رہو تو وہ ایک دم سے آ دبوچتي هیں اور پوري طرح بدله لیتي هیں.

صلاح الدین

آہ، یه سچ هے — اور کیا عجب هے که یه یہودي واقع میں ویسا هي نیک نفس اور عقلمند هو جیسا حافي اُسے کہتا هے.

ستّه

ایسا هي هے تو سمجھ لیجئے که آپ کي مشکلوں کا خاتمه هوگیا. ایک نیک نفس اور عقلمند یہودي کے لئے جال کي ضرورت نہیں هے؛ وہ تو کسي حریص، بخیل اور خطرناک یہودي کے لئے چاهئے. یه بیچارہ تو بغیر جال پھندے کے هی همارا هے؛ اور جب هم یه جانتے هوئے اس کی باتیں سنیں اور دیکھینگے کہ وہ کس کس طرح ان پھندوں کو توڑ کے پھینک دیتا اور کیسي هوشیاري اور چالاکی سے اپنے آپ کو اس اندر جال سے نکال لے جاتا هے، تب تو اور بھي لطف آئیگا.

صلاح الدین

سچ ہے . مجھے اس خیال ہی سے خوشی ہوتی
ہے . اچھا ، دیکھو کیا ہوتا ہے .

ستہ

اب تو آپ کو فکر نہیں کرنا چاہئے . اگر وہ بھی
معمولی آدمیوں کي طرح کا ہو ، اگر وہ بھی اور
یہودیوں کي سی حرکتیں کرے ، تب تو بھائی جان
آپ کو بھي یہ سمجھ لینا چاھئے کہ وہ بھي آپ کو
اور سب انسانوں طرح کا انسان ھي سمجھتا ہے .
بلکہ اگر آپ نے اُس کے ساتھ اور بھي زیادہ بھلائي
کي باتیں کیں ، تو وہ آپ کو بیوقوف سمجھیگا ،
ھاں !

صلاح الدین

تو کیا اس کے یہ معني ھیں کہ میں اس کے
ساتھ بدی سے پیش آؤں تاکہ وہ بد آدمی مجھے
بد نہ سمجھے ؟

ستہ

اگر آپ کے نزدیک جیسے کے ساتھ تیسا بن جانا
بدي هے ، تو بے شک بدی هي سے پیش آنا
چاهئے .

صلاح الدین

عورت بھی عجب چیز هے . وہ اپنی هر بات کو
جائز ثابت کرنے کے لئے کوئي نہ کوئي بہانہ ضرور
نکال لیتی هے !

ستہ

بہانے کي بھي خوب کہی !

صلاح الدین

بہن ، سچي بات هے ، مجھے تو ڈر ھی معلوم
هو رھا هے کہ یہ نازک سي تدبیر میرے ان گھڑ
هاتھوں میں آکے توٹ نہ جائے . ایسے کام کرنے کے
لئے تو بڑي چالاکي اور صفائي کي ضرورت هے .
خیر ، یوں هي سہي — جیسا مجھ سے ناچتے

بنیگا ناچونگا ؛ اور اگر مجھ سے نہ بن پڑا ، تو مجھے
افسوس نہ ہوگا بلکہ خوشي ہوگي .

ستہ

اب اتني بھي آپ اپنے اوپر بے اعتباري نہ کیجئے .
اچھا ، میں اس بات کي ضمانت لیتي ہوں کہ آپ
کہ آپ اس کام کو آساني سے کرینگے ، بشرطیکہ
آپ کرنا چاھیں . کیا مزے کي بات ھے کہ آپ سے
مرد ہم عورتوں کو آپ کي طرح یہ یقین دلانا چاھتے
ھیں کہ اُن کے سارے کام صرف تلوار کي مدد ھي
سے انجام پاتے ھیں . اصل میں بات یہ ھے کہ
شیر کو مکار لومڑي کے ساتھ شکار کھیلتے ھوئے شرم
آتي ھے — مگر یہ شرم بھي حیلہ سے نہیں ھے ،
بلکہ لومڑي سے ھے .

صلاح الدین

مگر عورتیں بھي تو یہ چاھتي ھیں کہ مرد
گرتے گرتے عورتوں کے درجے کو پہنچ جائیں !
اچھا ستہ ، اب تم جاؤ . میں سمجھتا ھوں کہ
مجھے اپنا سبق خوب یاد ھے .

ستہ

کیا ؟ میں جاؤں ؟

صلاح الدین

مگر تم یہاں رہ بھي تو نہیں سکتیں .

ستہ

خیر ، اگر یہاں نہیں ، تو برابر کے کمرے میں
تو ضرور رہونگي .

صلاح الدین

ہماري باتیں سننے کو ؟ نہیں بہن ، جو تم
چاھتي ہو کہ میں کامیاب ہوں ، تو چلي جاؤ .
جاؤ بھي ، جاؤ . وہ دیکھو پردہ ہل رہا ہے ،
وہ آ ہي گیا سمجھو . دیکھو خبردار ! یہاں
ہرگز نہ رہنا . میں دیکھ رہا ہوں .

[جوں ہي ایک دروازے سے ستہ اندر جاتي ہے ،
دوسرے دروازے سے ناتن داخل ہوتا ہے .
صلاح الدین سنبھل کے بیٹھ جاتا ہے .]

پانچواں سین

صلاح الدین اور ناتن

صلاح الدین

آؤ بھئي یہودي ! ذرا اور اِدھر کو آ جاؤ ، میرے پاس کو. ڈرو مت.

ناتن

ڈریں آپ کے دشمن.

صلاح الدین

تمہارا نام ناتن ھے ؟

ناتن

جي ھاں.

صلاح الدین

دانشمند ناتن ، آپ ؟

ناتن

جي نہیں .

صلاح الدین

خیر ، تم نہ کہو ، لوگ تو کہتے ھي ھیں .

ناتن

لوگ ؟ ممکن ھے .

صلاح الدین

تو کیا تم سمجھتے ھو کہ میں زبان خلق کو ایسا ذلیل سمجھتا ھوں ؟ مجھے مدت سے خواھش تھي کہ میں اُس کو دیکھوں جسے لوگ دانشمند کہتے ھیں .

ناتن

لوگ یوں ھي مذاق اُڑانے کے لئے کہہ دیں تو کیا ھوتا ھے : اُن کے نزدیک تو دانشمند کے معني چالاک کے ھیں — اور چالاک بھي وہ ھے کہ جو اپنے نفع کو خوب سمجھتا ھو .

صلاح الدین

یعنی اپنے حقیقی فائدے کو، آیں ؟

ناتن

جو ایسا ہی ہو تو کیا کہنا! پھر تو آدمی جتنا زیادہ خود غرض ہو، اُتنا ہی چالاک بھی ہوگا. اور اس لحاظ سے دانشمند اور چالاک کے ایک ہی معنی ہونگے.

صلاح الدین

مگر تمہاری ان باتوں سے تو پھر وہی ثابت ہوتا ہے جس کی تم تردید کرنا چاہتے ہو. انسان کا حقیقی فائدہ، جو لوگوں سے پوشیدہ رہتا ہے، تم پر کُھلا ہوا ہے. یا کم سے کم اتنا تو ضرور ہے کہ تم اُسے معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہو، اور اُس پر اچھی طرح غور بھی کر چکے ہو. ایسی سے تو آدمی کی دانشمندی ثابت ہوتی ہے.

ناتن

اپنے تئیں سب ھي دانشمند سمجھتے ھیں ۔

صلاح الدین

بس اب اس انکسار کو رھنے دو — جس شخص سے یہ توقع ھو کہ وہ صاف صاف عقل کي باتیں کریگا ، اگر وہ بار بار انکسار کرے ، تو طبیعت کو کچھ نفرت سي ھوتي ھے ۔

[مستعد ھوکے بیٹھ جاتا ھے ۔]

خیر ، اب کام کي بات کرنی چاھئے ۔ مگر ، دیکھو بھئي یھودي ، جو بات کرني ھو صاف صاف کرنا : لگي لپٹي مت رکھنا !

ناتن

آپ یقین فرمائیں کہ میں آپ کي اس طرح خدمت کرونگا کہ آئندہ بھی آپ میرے گاھک رھیں ۔

صلاح الدین

وہ کیسے ؟

ناتن

وہ ایسے کہ میں اپنا بہترین مال آپ کی نظر کرونگا ، اور وہ بھی بہت ہی واجبی قیمت پر .

صلاح الدین

یہ تم کس چیز کا ذکر کر رہے ہو؟ اپنے مال کا ذکر تو نہیں کر رہے ہو؟ — اس کا مول تول کرنا ہوگا تو وہ میری بہن کریںگی .

[اپنے دل میں]

اگر ستہ یہیں کھڑی ہے تو سن کے خوش تو ہو لیگی .

[ناتن کے]

لیکن مجھے تمہاری سوداگری سے کوئی غرض نہیں ہے .

ناتن

تو شاید آپ مجھ سے یہ دریافت فرماتے ھیں کہ میں نے اپنے سفر وغیرہ میں آپ کے دشمنوں کي کیا کیا نقل و حرکت دیکھي بھالي ھے؟ تو جناب صاف بات تو یہ ھے کہ —

صلاح الدین

مجھے اس معاملہ میں تم سے کوئي سروکار نہیں ھے۔ اِن باتوں کا مجھے خوب علم ھے۔

ناتن

تو، پھر جو حکم ھو۔

صلاح الدین

وہ تو کچھ اور ھي چیز ھے، اور بڑي دور کي چیز ھے، جس کے متعلق مجھے تمھاري تعلیم کي ضرورت ھے۔ — اچھا، تم تو اتنے عقلمند آدمي ھو، مجھے یہ بتاؤ کہ تمھارے خیال میں انسان کا کون سا مذھب، کون سا دین سب سے زیادہ سچا اور اچھا ھے؟

ناتن

جناب، میں یہودي هوں ۔

صلاح الدین

اور میں مسلم هوں؛ اور هم دونوں کے بیچ میں عیسائي لوگ هیں ۔ اچھا، تو اِن تینوں میں سے صرف ایک دین سچا هوسکتا هے ۔ تم جیسا آدمي ایسے مذهب پر جم کر نہیں رہ سکتا جو اُسے محض پیدائش سے یا اتفاق سے مل گیا هو؛ اور اگر ایسا شخص اس مذهب پر قائم رهیگا بھي، تو اُس سے پورا پورا اطمینان اور تمام عقلي دلائل اور اسباب پر غور کرلینے کے بعد هي رهیگا ۔ — تو، اب بتاؤ تمہارا کیا خیال هے اور کیوں هے؟ میں اس لئے اور بھي سننا چاهتا هوں کہ مجھے خود کبھي اِن باتوں پر غور کرنے کا موقع نہیں ملتا ۔ میں یہ معلوم کرنا چاهتا هوں کہ تم جو اپنے عقیدہ پر قائم هو تو اُس کے لئے کیا دلیل هے ۔ ظاهر هے کہ یہ گفتگو پوشیدہ رهیگي ۔

اور اگر ہو سکا تو میں تمہارا عقیدہ اختیار کر لونگا ۔ ــــ ناتن ، تم چونکتے کیوں ہو ؟ مجھے اِس طرح جستجو کي نگاہ سے کیوں دیکھتے ہو ؟ ــــ ممکن ہے کہ اب سے پہلے کسی اور سلطان کو ایسا خیال نہ آیا ہو ، مگر اِس خیال کو راہ دینا بھی تو کسي سلطان کي شان کے خلاف نہیں ہے ۔ ہاں اب بولو ۔ یا اگر تمہیں سوچنے کے لئے کچھ وقفہ کي ضرورت ہو ، تو میں تمہیں وقت بھي دیتا ہوں ، سمجھے ؟ ــــ

[اپنے دل میں]

نہ معلوم ستہ بھي سن رہي ہے کہ نہیں ۔ ذرا چلوں تو سہي ۔ دیکھوں تو وہ کیا کہتي ہے کہ میں کہاں تک اپنے فرض کے ادا کرنے میں کامیاب ہو سکا ۔ ــ

[ناتن سے]

اچھا ناتن ، اب تم اس مسئلہ پر غور کرو ، میں ابھي تھوڑي دیر میں آتا ہوں ۔

[اُسي کمرہ میں جاتا ہے جہاں ستہ گئي تھي ۔]

چھٹا سین

ناتن تنہا

ناتن

واہ ، کیا مزے کي بات ھے! آخر یہ ماجرا کیا ھے؟ وہ چاھتا کیا ھے؟ میں تو سمجھا تھا وہ روپئے کي فکر میں ھے . مگر اب معلوم ھوا کہ وہ حق کي تلاش میں ھے : اور وہ بھي نقد اور کھرا . گویا حق بھي کوئي سکہ ھے . اگر وہ کسي پرانے سکے کي تلاش میں ھوتا ، جو تولا جاسکتا ، تب بھي خیر ایک بات تھی . مگر وہ تو نیا سکہ چاھتا ھے . جو ابھي تکسال سے بنا ھوا چلا آتا ھو اور "کھن" سے گن دیا جاسکے . — نہ ، یہ نہیں ھو سکتا ! بھلا حق بھی کوئی ایسي چیز ھے کہ اُسے لوگوں کے دماغ میں اسی طرح بھرا جاسکے جس طرح تھیلي میں روپیہ رکھا جاتا ھے ؟ اب بتاؤ یہودي کون ھے : وہ یا میں ؟ مگر ھاں ، کھیں ایسا تو نہیں ھے کہ اُسے

اصل میں حق کی تلاش نہ ہو، بلکہ صرف میرے
پھنسانے کے لئے اُس نے یہ جال بنایا ہو! مگر اتنے
بڑے آدمی کے لئے یہ چھوٹی سی بات ہے — بڑی
چھوٹی! بڑے آدمیوں کے لئے کون سی بات چھوٹی
ہوتی ہے؟ پھر مزہ یہ ہے کہ اُس نے ایسی صفائی
سے اور یکبارگی یہ سوال کیا جیسے کوئی بےدھڑک
کسی کے گھر میں گھس جاے. جو دوست بن کے
آتا ہے، وہ دستک دیتا ہے، اجازت کا انتظار کرتا
ہے. مجھے بہت احتیاط کرنی چاہئے. مگر یہ
ہو کیسے؟ میں اس وقت متعصب یہودی تو بن نہیں
سکتا؛ اور نہ یہ ہو سکتا ہے کہ بالکل سرے سے
یہودیت کا جامہ ہی اُتار دوں: کیونکہ اگر میں
یہودی نہ بنا تو وہ یہ نہ کہیگا کہ تم مسلمان
کیوں نہیں ہو جاتے؟ — اہا، اب سوجھی! ہاں
بس یہی تدبیر ٹھیک ہے — کہانیوں سے صرف بچے
ہی نہیں بہلا کرتے! — اچھا آنے دو اُسے.

ساتواں سین

صلاح الدین اور ناتن

صلاح الدین

[دل میں]

یہاں تو میدان صاف تھا .

[ناتن سے]

میں سمجھتا ہوں کہ میں بہت جلدي واپس نہیں آیا . تم اب تک ضرور کچھ سوچ چکے ہوگے . — ہاں ، تو کس نتیجہ پر پہنچے ؟ جو کچھ کہنا ہو کہ ڈالو ، یہاں کوئي اور سننے والا نہیں ہے .

ناتن

میں تو چاہتا ہوں کہ ساري دنیا ہماري باتیں سُنے !

صلاح الدین

تو ناتن کو اپني بات کا اِس قدر پختہ یقین ھے ؟ ایسے ھي آدمي کو تو میں دانشمند سمجھتا ھوں — جو حق کے اظہار میں کبھي پس و پیش نہ کرے ، اُس کي راہ میں اپني کسي چیز کو دریغ نہ رکھے ، اور دھن دولت تو کیا اُس کے لئے جان تک دینے کو تیار رھے .

ناتن

بے شک ؛ جب ضرورت ھو ، یا جب اُس سے فائدہ ھو .

صلاح الدین

میں سمجھتا ھوں کہ آج سے مجھے اس بات کا حق حاصل ھو جائیگا کہ میں اپنے آپ کو " صلاح الدین والملة " اور اسم با مسمی سمجھوں .

ناتن

اِس میں کیا شک ھے کہ یہ نہایت عمدہ اور

عزیز نام ھے . مگر جناب ، میں اپنا خیال بیان
کرنے سے پہلے ایک چھوتي سي کہانی کہنے کي
اجازت چاھتا ھوں .

صلاح الدین

ھاں ، کیوں نہیں . مجھے ھمیشہ سے کہانیوں
کا شوق ھے ، بشرطیکہ کوئي اچھي طرح بیان کرے .

ناتن

خیر ، میں اچھي طرح تو بھلا کیا کہ سکتا
ھوں .

صلاح الدین

پھر وھي تمہارا غرور چلا ، پھر وھی بناوتي
انکسار . -- اچھا ، کہو ، کہو .

ناتن

اچھا ، تو کہاني یہ ھے ، کہ اب سے بہت پہلے ،
نہایت قدیم زمانے میں ، مشرق زمین میں ایک
شخص تھا . اُس کے کسي محبوب نے ایک انمول

انگوٹھی اُسے نذر کی تھی ، جس میں اوپل کا نگینہ جَڑا ہوا تھا ، اور اُس میں بیسیوں طرح کے دلکش رنگ جھلکتے تھے . اُس نگینہ کی ایک خاصیت یہ تھی کہ جو کوئی پورے اعتقاد کے ساتھ اُس انگوٹھی کو پہن لیتا تھا وہ خُدا اور بندہ ، دونوں کا ، پیارا ہو جاتا تھا . اس وجہ سے وہ شخص اُس انگوٹھی کو بہت عزیز رکھتا تھا ، اور کسی وقت بھی انگلی میں سے اُتار کے نہیں رکھتا تھا . بلکہ اُس نے یہاں تک عہد کر رکھا تھا کہ وہ انگوٹھی ہمیشہ ہمیشہ اُس کے خاندان ہی میں رہیگی . چنانچہ مرتے وقت اُس نے اُس انگوٹھی کو اپنے سب سے عزیز بیٹے کو دے کے ، وصیت کی کہ وہ بھی اسی طرح مرتے وقت اپنے سب سے پیارے بیٹے کو دیتا جائے ؛ اور یہ قاعدہ بنا دیا کہ بلا لحاظ اس کے کہ خاندان میں سب سے زیادہ عمر والا کون ہے ، وہی شخص کُل خاندان کا بزرگ سمجھا جائے جس کے پاس وہ انگوٹھی ہو . سمجھے آپ ؟

صلاح الدین

ھاں ھاں، پھر کیا ھوا ؟

ناتن

غرض یہ کہ، وہ انگوتھی اسي طرح باپ سے بیتے کو ملتي رھي. آخرکار ایک باپ کے تین بیتے ھوئے. تینوں اپنے باپ سے تابعدار تھے، اور اس لئے باپ کو بھي تینوں برابر برابر عزیز تھے. جب کبھي اُن میں سے کوئي سے دو بیتے کہیں چلے جاتے تھے اور صرف ایک ھي باپ کے پاس موجود اور اس کا محرم راز ھوتا، تو باپ کو یہي خیال ھوتا تھا کہ صرف وھي لڑکا انگوتھي پانے کا حقدار ھے. نتیجہ یہ ھوا کہ محبت بھرے باپ نے ھر ایک بیتے سے انگوتھي دینے وعدہ کر لیا. بہت سا عرصہ یوں ھي گزر گیا. ھوتے ھوتے، باپ کي مَوت کا وقت آیا. انگوتھي کا خیال کرکے اُسے بڑي الجھن ھوتي تھي کہ آخر کسے دوں کسے نہ دوں ؟ ایک کو دیتا ھوں تو دوسرے دونوں سے بھي تو وعدہ کر رکھا ھے ان کو کیسا ملال

هوگا ؟ آخر ، حضور ، اُس نے یه تدبیر نکالی که
ایک بڑے صاحب کمال سنار کو بلایا ، اور اُسے وہ
انگوٹھی دکھا کے خفیه طور پر کہا که " چاھے
کتنی هی لاگت آئے ، تم مجھے بالکل ایسی هی
دو اور انگوٹھیاں بنا کے لا دو " غرض یه که سنار
بالکل ویسی هی دو انگوٹھیاں اور بنا لایا . اب
جو باپ ان انگوٹھیوں کو دیکھتا ھے ، تو خود اُسے
بھی تمیز نهیں هوتی که اصلی کون سی ھے ، اور
نقلی کون سی . مرتے وقت اُس نے بڑی خوشی
سے هر ایک بیٹے کو الگ الگ اپنے پاس بلایا ، اور
دعائیں دے دے کے هر ایک کو ایک ایک انگوٹھی
دے دی ، اور مر گیا . آپ سُن رهے هیں نه ؟

صلاح الدین

[اُکتا کے ایک طرف کو دیکھتے هوئے]

هاں هاں ، میں خوب سُن رها هوں . بس اب
ختم کرو کسی طرح .

ناتن

بس اب ختم ھي سمجھئے . وہ تو ظاھر ھي ھے کہ پھر کیا ھوا ھوگا . باپ کي انکھیں بند ھوتے ھي ھر ایک بیٹا اپني اپني انگوٹھي کے برتے پر اپنے خاندان کي سرپرستي اور بزرگي کا دعویدار ھوا . پھر تو خوب چھان بین ھوئي ، خوب ھي تُو تُو مَیں مَیں ھوئی ، بڑا جھگڑا پڑا . مگر سب بیکار — کیونکہ یہ کسي طرح معلوم ھي نہیں ھو سکتا تھا کہ اصلي انگوٹھي کون سي ھے —

[ذرا رک کر ، سلطان کو غور سے دیکھتے ھوئے]

بالکل اسي طرح ھم بھی اس وقت یہ فیصلہ نہیں کر سکتے کہ سچا دین کون سا ھے .

صلاح الدین

ناتن . تم نے میرے سوال کا یہ جواب دیا ھے ؟

ناتن

جي نہیں ؛ یہ قصہ تو میں نے صرف ایک

عذر کے طور پر بیان کیا ہے . اب حضور ہي فرمائیں کہ میں ان انگوٹھیوں میں کیسے تمیز کر سکتا ہوں جن کو باپ نے جان بوجھ نے ایسا بنوایا تھا کہ اُن میں تمیز نہ ہو سکے !

صلاح الدین

انگوٹھیا ؟ خوب ! میں ایسي باتوں سے نہیں بہل سکتا . میرا خیال تو یہ تھا کہ میں نے جن تین دینوں کا نام لیا تھا ، اُن میں تمیز کرنا آسان ہے ، کیونکہ ان کے ماننےوالوں کے لباس اور کھانے پینے کے طریقے تک میں فرق ہے .

ناتن

لیکن ان کي دلیلوں میں تو کوئي اصولي فرق نہیں ہے . یہ سب لوگ دلیل کے لئے تاریخ کو پیش کرتے ہیں ، خواہ وہ تاریخ زباني روایتوں کي صورت میں ہو یا تحریري ہو . مگر تاریخ کي بنیاد عقیدے اور اعتبار پر ہے . اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اعتبار سب سے زیادہ

کس کا هونا چاهئیے ؟ ظاهر هے کہ هم اپنے هي مذهبوالوں کا اعتبار کرینگے ، جن کا خون هماري رگوں میں هے ، جنهوں نے همارے بچپن سے آج تک هم سے محبت کی هے ، جنهوں نے همیں کبهي دهوکا نهیں دیا — سوا اُن وقتوں کے جب همارے لئے شاید بہ نسبت سچي بات کے دهوکا هي زیادہ مفید تها . آپ کو اپنے باپ دادا پر جتنا اعتبار هے ، مجهے بهي تو اپنے باپ دادا پر اتنا هي بهروسہ هے . کیا میں آپ سے یہ درخواست کر سکتا هوں کہ آپ میرے باپ دادا کي بات کو حق تسلم کرکے اپنے بزرگوں کے قول اور خیال کو غلط قرار دیں ؟ یا · کیا آپ مجھ سے ایسا فرما سکتے هیں ؟ — پهر یهي صورت عیسائیوں کے ساتھ سمجھ لیجئے . اب فرمائیے کیا ارشاد هے ؟

صلاح الدین

[دل میں]

قسم هے خدائے حیّ و قیوم کي ، یہ شخص

سچ کہتا ھے. اب مجھے خاموش ھی رھنا چاھئے.

ناتن

اب میں پھر انگھوٹھیوں کي کہاني کي طرف آتا ھوں. تو، جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا، بیٹوں میں جھگڑا ھو گیا. سب نے ایک دوسرے کے خلاف عدالت میں چارہجوئی کي. ھر ایک نے جج کے سامنے یہي کہا کہ مجھے یہ انگوٹھي براہ راست باپ کے ھاتھ سے ملي ھے" — اور سچ بھی یہي تھا — "اور وہ بھي اس طرح کہ باپ نے مجھہ سے مدت سے وعدہ کر رکھا تھا کہ انگوٹھي مجھ ھي کو دي جائیگي" — اور یہ بات بھي صحیح تھي. ھر ایک بیٹا یہي کہتا تھا کہ باپ نے مجھے ھرگز دھوکا نہیں دیا: ایسا محبت کرنےوالا باپ ایسا نہیں کر سکتا: اور گو مجھے اچھا نہیں معلوم ھوتا کہ میں دوسرے بھائیوں پر الزام لگاؤں، مگر کہنا یہي پڑتا ھے کہ وہ دونوں ضرور مجرم ھیں اور آج میں اُن کا بھید کھول کے اُن سے بدلہ لے کے چھوڑونگا!

صلاح الدین

اچھا پھر، جج نے کیا کہا ؟ میں سننا
چاھتا ھوں کہ تم جج کے منہ سے اب کیا کہلواؤگے۔
ھاں، پھر ؟

ناتن

جج نے فیصلہ سناتے ھوئے کہا کہ "تم لوگ جاؤ
اور اپنے باپ کو لاکے عدالت میں پیش کرو، ورنہ
میں تمہارا مقدمہ خارج کرتا ھوں۔ آخر تم لوگ
کیا سمجھتے ھو کہ میں یہاں بیٹھہ کے تمہارے یہ
معمے حل کیا کرونگا ؟ — یا شاید تم لوگوں کو
انتظار ھوگا کہ اصلی انگوٹھی خود بخود اپنی
اصلیت کی گواھی دیگی۔ مگر ذرا ٹھہرو۔ —
تمہارا بیان ھے کہ اصلی انگوٹھی میں یہ جادو
ھے کہ اُس کا استعمال کرنےوالا اور سب سے زیادہ
خدا اور اُس کے بندوں کا محبوب ھو جاتا ھے۔
اب اسی پر فیصلہ آ کے ٹھہرتا ھے کہ نقلی
انگوٹھیوں میں یہ طاقت نہیں ھو سکتی —
تو اب بتاؤ کہ تم تینوں میں سے وہ کون سا شخص

ھے جسے باقی دونوں بہت زیادہ عزیز رکھتے ھیں ؟ — کیوں، جواب کیوں نہیں دیتے ؟ — یہ تو ایسا معلوم ھوتا ھے کہ تمھاري انگوٹھیاں اندر اندر اثر کرتي ھیں، باھر نہیں : کیونکہ تم میں سے ھر شخص صرف اپنا ھی عاشق معلوم ھوتا ھے . اس سے یہ ثابت ھوتا ھے کہ تم تینوں کو دھوکا دیا گیا ھے . اور تم خود بھي دھوکہ باز ھو، اور تینوں انگوٹھیاں جھوٹي ھیں . — غالباً، واقعہ یہ ھے کہ اصلي انگوٹھی گم گئی ھے اور اِس بات کو چھپانے اور اُس کي جگہ دوسري تیار کر دینے کي غرض سے تمھارے باپ نے یہ تینوں انگوٹھیاں بنوائي تھیں . "

صلاح الدین

شاباش، شاباش !

ناتن

اس کے بعد جج نے کہا : " میں تو فیصلہ کر چکا . لیکن شاید تم لوگوں کو میرا مشورہ

میرے فیصلے سے زیادہ ناپسند ہوگا. ایسا ہے تو
اب تم لوگ جاؤ. مگر میں تم کو یہ نصیحت
کرتا ہوں کہ اس وقت مقدمہ کی جو صورت
ہے اُسے اُسی طرح قبول کرلو. اگر یہ واقعی صحیح
ہے کہ تم میں سے ہر ایک کو تمہارے باپ ہی
نے انگوٹھی دی ہے، تو تم میں سے ہر ایک کو
یہی سمجھنا چاہئے کہ اُسی کی انگوٹھی سچی
اور اصلی ہے. ممکن ہے تمہارے باپ نے یہ کلم
اسی لئے کیا ہو کہ اُس کی اولاد میں آکے یہ
بیجا رعایت ختم ہو جائے کہ صرف ایک ہی
شخص کو وہ خاص انگوٹھی دی جائے. یہ تو
تم خوب یقین رکھو کہ اُسے تم سب سے محبت
تھی اور سب سے یکساں محبت تھی: اور اسی
وجہ سے اُس نے یہ پسند نہیں کیا کہ صرف
ایک بیٹے سے رعایت کرکے باقی دونوں کو رنجیدہ
کر دے. اب تم لوگوں کو یہ کرنا چاہئے کہ
محبت میں ہر ایک دوسرے سے بڑھ جائے،
اور وہ محبت بھی ایسی ہو کہ اُس میں کسی

طرح کے تعصب یا فرقہ بندی کا گمان بھی نہ ہو. تم میں سے ہر ایک کو یہ کوشش کرنی چاہئیے کہ اپنی انگوٹھی کی صفتوں کو صحیح ثابت کرکے دکھائے. ہر ایک کو چاہئیے کہ وہ نیک نفسی، انکسار، تحمل اور صحیح فیاضی سے کام لے، اور خدا کی مرضی پر شاکر رہے، — اور اب سے بہت دور، کہیں ہزارہا سال کے بعد، جب تمہاری اولاد کی اولاد پھر اِس عدالت کے سامنے حاضر آکے کسی مجھ سے زیادہ عقلمند جج کے حضور میں اصلی انگوٹھی کی صفتوں کی شہادت دیگی، تب وہ جج اپنا فیصلہ سنائیگا. — اچھا، اب جاؤ." — تو حضور، اُس نیک مزاج جج نے یہ تقریر کی تھی.

صلاح الدین

اللہ! اللہ!

ناتن

سلطان صلاح الدین! اگر وہ زیادہ عقلمند جج، جس کا وعدہ کیا گیا ہے، آپ ہی ہیں —

صلاح الدین

[آگے بڑھ کر اور ناتن کا ہاتھ پکڑ کر]

نہیں، میں تو خاک ہوں، ذرۂ بے مقدار ہوں۔
یا اللہ!

ناتن

اَیں! یہ آپ کا کیا حال ہے؟

صلاح الدین

نہیں، ناتن! اُس جج کے آنے کے ہزارھا سال
ابھی نہیں گزرے: اور نہ صلاح الدین اُس کُرسی
عدالت کے قابل ہے۔ اچھا، بس اب جاؤ۔ لیکن
مجھ سے دوستی قائم رکھنا۔

ناتن

تو آپ مجھ سے بس یہی فرماتے تھے یا
کچھ اور؟

صلاح الدین

نہیں، اور کچھ نہیں۔

ناتن

اور کچھ بھی نہیں ؟

صلاح الدین

نہیں ، کچھ نہیں . مگر تم کیوں پوچھتے ہو ؟

ناتن

میں اِس امید سے حاضر ہوا تھا کہ مجھے آپ کی خدمت میں ایک خاص معروضہ پیش کرنے کا موقع مل جائیگا .

صلاح الدین

موقع ملنے کا کیا ذکر ہے ؛ کہو کیا چاہتے ہو ؟

ناتن

میں ابھی ایک بڑے دور کے سفر سے واپس آ رہا ہوں . اس عرصہ میں میں نے اپنے بہت سے قرض واپس لئے ہیں ، اور اب میرے پاس بہت سا نقد روپیہ موجود ہے . اب پھر نازک وقت آ رہا ہے ،

اور میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں اپنے مال کی حفاظت کیونکر کروں . اس لئے مجھے خیال ہوا کہ بہت ممکن ہے کہ آپ — کیونکہ جب جنگ بالکل دروازے پر آ کھڑی ہوتی ہے، تو روپے کی ضرورت ہوتی ہی ہے — میرا خیال تھا کہ شاید آپ میرے مال و زر میں سے کچھ استعمال فرما سکینگے .

صلاح الدین

[ناتن کو غور سے دیکھتے ہوئے]

ناتن، میں یہ نہیں دریافت کرنا چاہتا کہ تمہیں حافی نے بتایا ہے، یا خود تم ہی کو کچھ ایسا شبہ ہوا ہے کہ تم اپنی مرضی سے اپنا روپیہ پیش کر رہے ہو —

ناتن

شبہ کیسا، حضور ؟

صلاح الدین

نہیں، میں اسی قابل ہوں . ناتن، مجھے

معاف کرنا — اب چھپانے سے کیا حاصل ہے ؟ — سچ یوں ہے کہ میں ابھی اس بات پر آنے والا تھا کہ —

ناتن

کیا آپ بھی مجھ سے یہی فرماتے تھے ؟

صلاح الدین

ہاں ، بس یہی کہنے والا تھا .

ناتن

تب تو ہم دونوں کا کام بن گیا . لیکن حضور ، اگر میں آپ کو اپنا تمام روپیہ نہ بھیج سکوں ، تو اس کا سبب وہ نوجوان ٹمپلر ہوگا . میرا خیال ہے کہ حضور اُس سے واقف ہیں . مجھے اُس کا ایک بڑا قرضہ اُتارنا ہے .

صلاح الدین

ٹمپلر ! — یہ کیا ؟ کیا تم میرے بدترین دشمنوں کو بھی اپنے مال و زر سے مدد دو گے ؟

ناتن

جي نہیں، میں تو صرف اُس تمپلر کا ذکر کر رہا ھوں جس کي حضور نے جان بخشي کي تھي.

صلاح الدین

ارے، یہ تم نے مجھے کیا یاد دلا دیا؟ ھاں، میں تو اُس جوان کو بالکل بھول ھي گیا تھا. ناتن، تم اسے جانتے ھو؟ بتاؤ، وہ اب کہاں ھے؟

ناتن

شاید حضور کو یہ معلوم نہیں ھے کہ حضور نے اُس پر جو احسان فرمایا ھے، وہ اُس کے واسطے سے ایک برکت کي صورت میں مجھ تک پہنچا ھے: اور میري پیاري بچي کو شعلوں میں سے نکالنے کے لئے اُس نے اپني اِس نئي زندگي کو بھي جوکھم میں ڈال دیا تھا.

صلاح الدین

اچھا! — یہ تو اُس کي صورت ھي سے معلوم

هوتا تها کہ وہ بڑا جوانمرد هے . واللہ ، یهي میرا اسد بهي کرتا ، جس سے وہ اتنا مشابہ هے . وہ اب بهي یهیں هے کیا ؟ اگر ایسا هے تو اُسے سیدها یہاں بلا لاؤ . میں نے اپني بہن سے اپنے اُس عزیز بهائي کا اتنا ذکر کیا هے کہ گو وہ اُس بهائي کو بالکل نهیں جانتي ، مگر میں چاهتا هوں کہ وہ کم سے کم اُس کي ایک هو بہو تصویر کو تو دیکھ لے — هاں ، اُسے بلا لاؤ ، اور جلدي لاؤ . دیکھتے هو ، ایک نیک کام سے ، خواہ وہ ایک وقتي جذبے هي کا نتیجہ کیوں نہ هو ، کتنے اور نیک کام هو سکتے هیں ! جاؤ ، اسے لے آؤ .

ناتن

جي هاں ، ضرور — مگر همارا دوسرا معاهدہ تو پختہ هو گیا هے نہ ، حضور ؟

[جاتا هے .]

صلاح الدین

مجهے افسوس یہ هے کہ میں نے اپني بہن کو یہ باتیں نهیں سننے دیں . اب میں جلدي سے

اس کے پاس چلوں. مگر جتنی باتیں ہوئی ہیں، اب میں اُن کا آدھا حصہ بھی تو بیان نہیں کر سکونگا.

[چلا جاتا ہے.]

آٹھواں سین

راہبوں کے حجروں کے قریب، کھجور کے درختوں کے نیچے ٹمپلر ناتن کے انتظار میں ہے.

ٹمپلر

[نہایت کشمکش اور اضطراب کے عالم میں]

اب تو یہ میرا دل، یہ صید زبوں، کمبخت پھڑکتے پھڑکتے تھک کے رہ گیا — مگر نہیں، اب میں اس پر غور ہی نہ کرونگا کہ میرے دل میں کیا کیا گزر رہا ہے، اور نہ یہ سوچونگا کہ آئندہ کیا کیا گزرنے والا ہے. بس اب بہت ہو چکا. میں

وهاں سے خواہ مخواہ بهاگ آیا — لیکن ، نہ بهاگتا تو اور کیا کرتا ؟ — خیر ، هرچہ بادا باد ! اول تو یہ حملہ هي مجھ، پر کچھ، ایسا اچانک هوا کہ هزار بچنے کي کوشش کي ، مگر نہ بچ سکا . میں کتنے دن سے اس بات کو ٹال رها تها . اور مجھے کچھ اُس کي شکل دیکھنے کي ایسي آرزو بهي نہ تهي . مگر وہ دیکھنا قہر هو گیا ، اور ایک بار دیکھتے هي پهر یہ بهي عہد کر لیا کہ اب کبهي اس شکل کو اپني آنکھوں سے اوجھل نہ هونے دونگا . مگر یہ عہد کرنا کیسا ؟ اس کے معني تو هیں تدبیر ، اور عمل : اور مجھے سوا تڑپنے کے اور کسي چیز سے سروکار نہیں . — کیا کہوں ، اُسے دیکھتے هي مجھے کچھ، ایسا محسوس هوا کہ جیسے میري هستي هي اس کي شخصیت کے ساتھ، وابستہ هو گئي هے ؛ اور اب تک یهي حال هے کہ یہ بات کسي طرح قیاس میں بهي نہیں آتي کہ اُس سے جدا هوکے زندہ کیسے رہ سکتا هوں . یہ تو زندہ درگور هونا هے . اور یہیں کیا ، میں تو مر کے بهي جہاں جاؤنگا ، وهاں بهي میرے

لئے موت هي موت هے . کیا اِسي کو عشق کہتے
هیں ؟ هیں ! کہیں تمپلر بھي عاشق هوا کرتے
هیں ؟ غضب خدا کا ، ایک عیسائي اور ایک
یہودي لڑکي سے عشق رکھے ! — مگر اس میں
مضایقه هي کیا هے ؟ — اِس موعوده سرزمین میں ،
جس کي خوبیوں کو میں کبھي نه بھولونگا ، میں
نے اپنے بہت سے تعصبوں کو بالاے طاق رکھ دیا
هے . آخر میري جماعت مجھ سے کیا چاهتي هے ؟
تمپلر کي حیثیت سے تو میں اب مُرده هوں — میں
تو اسي وقت سے مرچکا هوں جب سے صلاح الدین کے
پنجے میں گرفتار هوکے آیا تھا . کیا واقعي یه سر ،
جو صلاح الدین نے مجھے بخشا هے ، وهي هے جو پہلے
تھا ؟ هرگز نہیں ، یه تو کوئي اور هي سر هے . اِس
سر کو تو اُن سب باتوں کا هوش هي نہیں جو
میرا پہلا سر دیکھ سُن چکا تھا . اور اِس میں
بھي شک نہیں کہ یه اُس پرانے سر سے بہتر هے ، اور
اِسے میرے باپ کے اصلی وطن سے زیاده مناسبت هے .
هاں ، میرا یه خیال ضرور صحیح هے — کیونکه اب
میرے دماغ میں بھي بالکل ویسے هي خیالات پیدا

ھو رھے ھیں جیسے اس ملک میں میرے باپ کے دماغ میں پیدا ھوئے ھونگے . یہ اور بات ھے کہ لوگوں نے مجھے اُن کے متعلق جھوٹ موٹ کے قصے گھڑ گھڑ کے سنائے ھوں — لیکن اگر وہ قصے بھی ھیں ، تب بھي میرا دل گواھي دیتا ھے کہ وہ بالکل صحیح ھیں ؛ اور خاص کر اب تو مجھے اُن کا بالکل یقین ھوتا جاتا ھے ، کیونکہ میں بالکل اُسي جگہ لڑکھڑا رھا ھوں جہاں میرے باپ لغزش کھاکر گرے تھے . خیر ، وہ گرے ھی سہی : مگر لڑکوں میں مل کے کھڑے ھونے سے تو یہی بہتر ھے کہ آدمي جواں مردوں کے ساتھ گر پڑے . میرے باپ کا طرز عمل اِس کا ثبوت ھے کہ میرے باپ کی نگاہ میں میرا یہ فعل ضرور پسندیدہ ٹھہرتا . پھر مجھے اوروں کی پسندیدگی یا ناپسندیدگي کی کیا ضرورت ھے ؟ اچھا ، ناتن کي پسندیدگي ؟ مگر نہیں ، اُس سے تو مجھے صرف پسندیدگي ھی نہیں بلکہ تائید کي بھي اُمید ھے . یہ بھي عجب یہودي ھے ! اور بے وجہ ایسا پکا یہودي بنتا ھے . — آرے ، وہ تو بڑے زناٹے سے آ رھا ھے ، اور اتنا خوش خوش ، آیں !

مگر صلاح الدین کے ھاں جو بھی ھوکے آتا ھے اسی طرح
خوش خوش آتا ھے . ناتن ! ناتن !!.

نواں سین

ناتن اور ٹمپلر

ناتن

اخاہ ، نائٹ صاحب ، آپ ھیں !

ٹمپلر

آپ سلطان کے ھاں خوب ٹھہرے .

ناتن

نہیں ، وھاں تو زیادہ دیر نہیں لگی . جانے ھی
میں دیر ھو گئی تھی . ... سچی بات یہ ھے کہ
جیسی اس کی شہرت سنی تھی ویسا ھی پایا . نہیں
بلکہ یوں کہنا چاھئے کہ اُس کی شہرت اُس کی

شخصیت کا ایک دھندلا سا عکس ھے . مگر ھاں ' پہلے مجھے آپ سے یہ کہ دینا چاھئے کہ سلطان آپ سے ---

تمپلر

کیا چاھتا ھے ؟

ناتن

آپ سے باتیں کرنا چاھتا ھے . اس لئے آپ فوراً اس کے ھاں جائیے . پہلے آپ ذرا ایک لمحے کے لئے مکان تک چلے چلئے . مجھے وھاں سلطان کے لئے کچھ انتظام کرنا ھے . پھر وھاں سے سلطان کے ھاں چلینگے .

تمپلر

اب تو میں آپ کے مکان میں اُس وقت تک قدم نہیں رکھونگا کہ ---

ناتن

یہ کیوں ؟ معلوم ھوتا ھے آپ وھاں ھو آئے

هیں ؛ بلکہ اُس سے ملے بھي هیں ' اور اس سے بات
چیت بھي کي هے . اچھا ' اب بتائیے کہ آپ ریشع
کو کیسا سمجھتے هیں ؟

تمپلر

لفظوں میں ادا هونا مشکل هے . اب رها یہ کہ
میں پھر جاکے اس سے ملوں — یہ تو میں هرگز نہ
کرونگا . نہیں ' هرگز نہیں : جب تک کہ آپ مُجھ،
سے ابھي اسي جگہ یہ وعدہ نہ کریں کہ اب مجھے
اجازت هوگي کہ میں اُسے هر وقت دیکھا کروں .

ناتن

آپ کا مطلب کیا هے ؟

تمپلر

[ناتن کے گلے سے لگ کے]
پیارے باپ !

ناتن

میاں صاحبزادے ' یہ کیا ؟

تھپلر

[گلے سے الگ ہوکے]

مجھے بیٹا نہیں کہتے آپ ' آیں ؟

ناتن

میرے عزیز نوجوان !

تمپلر

پھر بیٹا آپ نے نہیں کہا ! ناتن ! میں آپ کو خدا کے بنائے ہوئے قدیم‌ترین اور مضبوط‌ترین رشتے کي قسم دیتا ہوں — ان عارضي رشتوں کو اصلي رشتوں پر ترجیح نہ دیجئے . اس وقت آپ یہ سمجھئے کہ آپ انسان ہیں ' باقي سب بھول جائیے .

ناتن

عزیزترین دوست !

تمپلر

اور بیٹا ؟ بیٹا نہیں ؟ ہائے ' اب بھي

نہیں — اب بھي نہیں کہ جب احسانمندي نے آپ کي صاحبزادي کے دل تک عشق کے لئے ایک راستہ کھول دیا ہے . اب بھي نہیں ، جب کہ ہم دونوں کے جذبات صرف آپ کي "ہاں" کے انتظار میں ہیں کہ مل کے ایک ہو جائیں ! آپ اب بھي خاموش ہیں ؟

ناتن

نوجوان تمپلر ، تم نے تو مجھے حیرت میں ڈال دیا .

تمپلر

حیرت میں ڈال دیا ؟ یہي حیرت نہ کہ میں نے آپ کے دل کي بات کیسے کہہ دي ؟ یا ممکن ہے کہ میرے منہ سے نکل رہي ہے اس لئے آپ اُسے نہ سمجھ سکے ہوں — یہ حیرت کیوں !

ناتن

مگر تمپلر صاحب ! مجھے ابھي یہ بھي تو معلوم نہیں ہے کہ آپ اشتاؤفن خاندان کي کس

شاخ سے ھیں .

تمپلر

کیا کہا آپ نے ؟ کیا ایسے نازک وقت میں بھی آپ کے دل میں ایسے ایسے فضول سوال پیدا ھو رہے ھیں ؟

ناتن

سنئے تو — ایک زمانہ ھوا کہ جب اشتاؤفن خاندان کے ایک فرد سے واقف تھا . اُس کا نام تھا کونراد .

تمپلر

اچھا ، اگر میرے باپ کا بھی بالکل یہی نام ھو ، تو ؟

ناتن

کیا وقعی یہی نام تھا ؟

تمپلر

اُن ھي کے نام پر تو میرا نام بھی یہہ ھوا ھے :

کیونکہ کرد اور کونراد دونوں ایک ھي ھیں.

ناتن

خیر ، تو میرا کونراد تمہارا باپ نہیں ھو سکتا:
کیونکہ میرا کونراد بھي تمہاري طرح ایک تمپلر
تھا ، اور اُس کي شادي کبھي نہیں ھوئي.

تمپلر

پھر بھي —

ناتن

یعني ؟

تمپلر

تب بھي ، ممکن ھے کہ وھي میرا باپ ھو.

ناتن

اب تو تم مذاق کرنے لگے.

تمپلر

آپ بھي تو بے حد احتیاط سے کام لے رھے

هیں . اچھا ، میں اپنے باپ کي ناجائز اولاد هي سهي ! مگر ، خون بھي تو آخر کوئي چیز هے . بهتر یه هے که نه آپ مجھ سے میرا نسب پوچھئے ، اور نه میں آپ کے نسب سے کوئي سروکار رکھوں . مگر اس سے میري یه مراد نهیں که خدا نخواسته مجھے آپ کے نسب نامه میں کے صحیح هونے میں کوئي شک هے . وه تو مجھے یقین هے که آپ اُسے ، نهایت صحت کے ساتھ ، هوتے هوتے حضرت اُبراهیم سے جا ملائینگے ؛ اور اُس سے اوپر کي صحت پر تو میرا ایمان هے ، بلکه اُس کي قسم کھا سکتا هوں .

ناتن

تمهیں غصه آ گیا — کیا واقعي میں اسي قابل هوں ؟ کیا میں نے اب تک تمهاري کسي بات کو ماننے سے انکار کیا هے ؟ میں تو صرف اس لئے تامل کر رها هوں که تم نے جلدي میں بے سوچے سمجھے ایک بات که دي .

تمپلر

بس اتني سي بات تهي؟ خير، تب تو مجهے معاف کیجئیگا.

ناتن

اچها، تو ميرے ساتهه آؤ.

تمپلر

کہاں؟ آپ کے مکان کو؟ جي نہيں، یہ تو نہ هوگا. مجهے اندیشه هے کہ کہیں پهر ایک دفعہ اور آگ نہ لگ جائے — میں یہیں آپ کا انتظار کرونگا بس. اور اگر اب میں اُسے کبهي دیکهونگا بهي، تو اِس شرط پر کہ مجهے یہ حق حاصل هو کہ آزادي کے ساتهہ جب چاهوں دیکهوں. ورنہ یوں تو میں اُسے اچهي طرح دیکهہ هي چکا هوں.

ناتن

اچها، تو میں جاتا هوں.

[چلا جاتا هے.]

دسواں سین

تمپلر، اور کچھ وقفہ کے بعد دایہ

تمپلر

[ابھي تک تنہا]

ھاے، اب نہیں رھا جاتا. انسان کا دماغ بھي کیسي وسیع چیز ھے کہ اُس میں خیالوں کي ایک دنیا کي دنیا آباد رھتي ھے. پھر بھي اکثر ایسا ھوتا ھے کہ ذرا سا نیا خیال بھي ایک دم سے سارے دماغ پر چھا جاتا ھے؛ پھر خواہ اس سے پہلے اُس میں کچھ ھي بھرا ھو سب کچھ بیکار ھو جاتا ھے. مگر ھاں ذرا صبر کیا جائے، تو اسي بے جوڑ اور بے ھنگم مواد سے ایک صحیح سالم خیال پیدا ھو جاتا ھے، وہ ساري بدنظمي ختم ھو جاتي ھے، اور پھر وھي اگلي سي ترتیب اور وھي نظام قائم ھو جاتا ھے. تو کیا واقعي میں عشق میں مبتلا ھوں؟ —

کیا اس سے پہلے مجھے کبھي کسي سے عشق نہیں ہوا ؟ یا یہ بات ہوگئي کہ پہلے میں جسے عشق سمجھا تھا وہ اصل میں عشق نہیں تھا . تو کیا اصلي عشق یہي ہے جس کو میں اب محسوس کر رہا ہوں ؟

دایہ

[چپکے سے کہیں ایک طرف سے آ نکلتي ہے]

نائٹ صاحب ، نائٹ صاحب !

ٹمپلر

کون ؟ دایہ ، تم ہو ؟

دایہ

میں ابھي آتے آتے ناٹن سے آنکھ بچا کے یہاں پہنچي ہوں مگر وہ یہاں ہمیں دیکھ پائیگا . اس لئے آپ اِدھر میرے پاس کو آ جائیے — اِدھر اِس درخت کي آڑ میں .

ٹمپلر

آخر اب یہ کیا ہونےوالا ہے ؟ یہ راز کیوں ؟

دایہ

ھاں راز کي بات ھي کے لئے تو میں آئي ھوں؛ اور وہ بھي ایک نہیں، دو دو۔ — ان میں سے ایک تو مجھے معلوم ھے، اور ایک آپ کو — آئیے، ھم اپني اپني باتیں ایک دوسرے سے بدل لیں۔ آپ اپني بات مجھے بتا دیں، تو میں اپني بات آپ کو بتا دونگي۔

تمپلر

ھاں، میں خوشي سے بتا دونگا۔ مگر مہرباني کرکے پہلے تم بتا دو کہ میري کیا یہ بات ھے۔ مگر خیر، وہ تو ابھي تمھاري ھي بات سے معلوم ھو جائیگي۔ ھاں، تو پہلے تم بتاؤ۔

دایہ

ھائیں، پہلے میں ھي بتاؤں؟ نہیں نائٹ صاحب، یوں نہیں۔ پہلے آپ بتائیے — تب میں بتاؤنگي — اور آپ یقین رکھئے کہ جب تک آپ اپني بات نہ کہہ دیںگے اُس وقت تک

میري بات کے سننے کا کوئي فائدہ نہیں ھو سکتا. مگر جلدی کہئے. جو میں نے یوں ھي ھوتے ھوتے آپ کي بات کا پتہ لگا لیا، تو آپ کے بتانے کي کوئي بات نہ رھیکي، اور میری بات میرے ھی پاس رہ جائیگي — اور آپ منہ دیکھتے رہ جائینگے. اور، میاں نائٹ، یہ تو مردوں کا بس خیال ھي خیال ھے کہ وہ عورت ذات سے کوئي بات چھپا سکتے ھیں.

تمپلر

اور جو وہ خود ھي نہ جانتے ھوں تو؟

دایہ

ممکن ھے ایسا ھي ھو، تب تو شاید مجھے یہ چاھئے کہ آپ کا بھید بھي آپ کو بتا دوں. مگر پہلے آپ یہ تو بتائیے کہ اُس روز آپ اِس طرح ایک دم سے ھمیں دیکھتے کے دیکھتے چھوڑ کے کیوں چلے آئے؟ اور اب آپ ناتن کے گھر کیوں نہیں جاتے؟ کیا ریشع نے آپ کے دل

پر اتنا کم اثر کیا ھے ؟ یا بہت گہرا اثر کیا ھے ؟ ھے نہ یہی بات ؟ ارے میں خوب جانتی ھوں کہ پرندہ لاسے میں پھنس کے کیسے پھڑپھڑاتا ھے ! بس اب آپ صاف صاف کہہ ڈالئے کہ آپ کو اُس سے محبت ھے — نہیں ، بلکہ آپ اس کے دیوانے ھیں . — جو آپ یہ مان لیں ، تو میں آپ کو ایک بات سناؤں .

تمپلر

میں دیوانہ ھوں ؟ ھاں سچ تو کہتی ھو ؛ تم اِن باتوں کو خوب سمجھتی ھو .

دایہ

نہیں ، اگر آپ محبت کا اقرار کر لیں ، تو میں دیوانہ نہیں کہونگی .

تمپلر

دایہ ، یہ بھی کوئی عقل کی بات ھے بھلا ؟ تم ھی کہو ، کوئی تمپلر کسی یہودی لڑکی پر کیسے عاشق ھو سکتا ھے !

دایہ

ہاں، معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ یہ بے عقلی کی بات ہے. مگر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ کسی چیز میں ہماری سمجھ سے بھی زیادہ مطلب ہو — اور پھر یہ بھی کوئی اچنبھے کی بات نہیں ہے کہ ہمارا پاک نجات دینے والا ہمیں ایسے ایسے راستوں سے اپنے پاس بلائے جو ہماری دنیا کے بڑے بڑے عقلمندوں کو بھی نہ سوجھیں.

ٹمپلر

اُف ری سنجیدگی!

[دل میں]

ہاں اگر "نجات دینے والا" کی جگہ "خدا کی دی ہوئی عقل" کہا جائے، تب تو یہی کہنا چاہئے کہ یہ ٹھیک کہ رہی ہے — دایہ، میری عادت نہیں کہ میں اپنی چھان بین کروں. مگر تم نے مجھے بہت مشتاق بنا دیا.

داية

مگر صاحب، یہ زمین بھی تو معجزوں* کي زمین ھے!

تمپلر

[دل میں]

خیر — معجزوں کے کیا کہنے ھیں. بھلا جہاں ساري دنیا امڈي چلي آتي ھو، وھاں بھي عجیب باتیں نہ ھونگي تو اور کہاں ھونگي!

[دایہ سے]

اچھا دایہ، تم جس بات کا اقرار مجھ سے لیا چاھتي ھو، سمجھ لو کہ میں نے اقرار کر لیا. ھاں، میں مانتا ھوں کہ مجھے اُس سے محبت ھے — ھاں ضرور محبت ھے — اور میري سمجھ میں نہیں آتا کہ میں اُس کے بغیر کیسے زندہ رہ سکتا ھوں.

دایہ

سچ مچ؟ تو اب آپ مجھ سے قسم کھا کے

وعدہ کیجئے کہ آپ اُسے اپنا بنا لینگے. ہاں
قسم کھائیے کہ آپ اِس دنیا ھي میں نہیں،
بلکہ آخرت میں بھي اُسے ھمیشہ کے لئے اِس
جنجال سے نکال لینگے.

تھپلر

مگر کیسے ؟ — میں کیسے ؟ — کس طرح ایسي
بات کي قسم کھا سکتا ھوں جو میرے بس کي
نہیں ؟

دایہ

آپ کے بس کی ھے، ضرور ھے. اور اگر نہیں
بھي ھے، تو میں ایک ھي نفظ میں بتا دونگي
کہ کس طرح آپ کے بس کي ھو سکتي ھے.

تھپلر

شاید تمھارا مطلب یہ ھے کہ اُس کا باپ
رضامند ھے.

دایه

باپ کا کیا اجارہ ھے ! اُسے رضامند " ھونا پڑیگا " .

تمپلر

اچھي دایه ، تم یه " ھونا پڑیگا " کیا کہ رھي ھو؟ اُس کے سر پر کوئی لٹھ لئے تھوڑا ھی کھڑا ھے کہ ضرور رضامند ھونا ھي پڑیگا • بھلا کوئی بات بھي ھو!

دایه

تب تو اُسے رضامند ھونے کے لئے تیار ھونا پڑیگا : اور ھنسي خوشي ایسا کرنا پڑیگا .

تمپلر

رضامندي بھي ، اور " زبردستي ھونا پڑیگا " بھي ! خوب ! اچھا اب میں تمھیں بتاتا ھوں کہ میں اُس کا دل ٹٹول چکا ھوں — اب ؟

دایه

اور اس نے تمهاري بات نهیں مانی ؟

تمپلر

اُس نے ایک ایسي بات کهي ، جس سے مجھے بڑا هي صدمه هوا .

دایه

یه آپ کیا که رهے هیں ؟ هونا تو یه چاهئے تھا کہ آپ کے منه سے ریشع کے نام کا ذرا سا اشاره پاتے هي وه مارے خوشي کے اچھل پڑتا . پھر یه کیا الٹي بات هوئي کہ وه الٹا بے مروتي سے پیش آیا اور روڑے اٹکانے لگا ؟ میري سمجھ میں نهیں آتا .

تمپلر

هاں ، مگر هوا یهي .

دایه

تب تو مجھے جو کچھ بھي کرنا هے بے دھڑک

کرونگي ؛ ایک لمحہ بھي دم نہیں لونگي .

[رک جاتي ھے .]

تھپلر

کچھ نہ کچھ دھڑکا تو تمھیں ضرور معلوم ھوتا ھے .

دایہ

ھاں ، یوں تو وہ ھر طرح بہت ھی نیک ھے ، اور مجھ پر اس کے بہت سے احسان ھیں . مگر تعجب ھے کہ اُس نے قبول کرنے سے انکار کر دیا ! خدا جانتا ھے اُسے مجبور کرتے ھوئے میرا دل دکھتا ھے ؛ مگر پھر کیا کروں آخر ؟

تھپلر

خدا کے لئے دایہ ، بس ایک بات کہ کے میرے شک کو دور کر دو . یا اگر تمھیں یہ ھچکچاھٹ ھو کہ جو کچھ تم کہنے والي ھو وہ سچ ھے یا جھوٹ ھے ، یا اچھي بات ھے یا شرم کي بات

ھے ' تو بہتر ھے کہ بالکل چپ ھو جاؤ ؛ اور میں بھي اس بات کو بھلا دونگا کہ تمھارے پاس کوئي چھپانے کي بات بھي تھي ۔

دایہ

اس سے تو میرا جوش اور بھی بھڑکتا ھے ' دبتا نہیں ۔ تو نائٹ صاحب ' اب میں آپ کو بتائے دیتي ھوں کہ ریشع یہودن نہیں ھے — بلکہ وہ عیسائي لڑکي ھے !

تمپلر

[سرد مہري سے]

آخر بات نکلي صاحب ! دایہ ' میں تم کو مبارکباد دیتا ھوں کہ صحت سلامتی کے ساتھ تمھارا یہ حمل وضع ھو گیا ۔ دردوں نے تمھیں بہت ھي تکلیف دي ھوگي ۔ بہت اچھي بات ھے : تم اب زمین کي آبادي بڑھانے کے تو رھیں ' بس اب خدا کا نام لے کے اسي طرح آسمان کي آبادي بڑھائے جاؤ !

دایہ

ہم نے تو ایسي اچھي بات بتائي ، اور اُس پر ہمیں یہ طعنے دئے جا رہے ہیں ، کیوں صاحب! یہ بھي خوب بات ہے کہ ایک عیسائي آدمي ، اور وہ بھي تمپلر ، اور پھر عاشق ، یہ سن کے خوش نہ ہو کہ ریشع عیسائي ہے!

تمپلر

ہاں ، اور خاص کر یہ خبر سن کے کہ وہ خاص تمہارے ہاتھوں عیسائي بني ہے!

دایہ

واہ صاحب واہ ، آپ نے میري بات کا اچھا مطلب نکالا . نہیں ، یہ بات ہرگز نہیں — بلکہ میں تو خدا سے چاہتي ہوں کہ کوئی خدا کا بندہ آکے اُس کا عقیدہ بدل دے . یہ بھي اُس بیچاري کي قسمت کي بات ہے کہ یوں کہنے کو تو اتنے دن سے عیسائي ہے ، پر اصل میں اب تک نہ ہونے پائی .

تمپلر

سنو ' یا تو صاف صاف کہو ' یا چل دو.

دایہ

یہ لڑکی عیسائی تھی ' عیسائی ماں باپ کي بچي تھي ' اور بپتسمہ لے چکی ھے .

تمپلر

[مشتاقانہ انداز سے]

اور ناتن ؟

دایہ

وہ اس کا باپ تھوڑا ھی ھے !

تمپلر

کیا ! ناتن اُس کا باپ نہیں ھے ؟ تم سمجھتي بھی ھو کیا کہ رھی ھو ؟

دایہ

ھاں ھاں ' خوب سمجھتي ھوں کہ جو کچھ

کہہ رہي ہوں تھیک کہ رہي ہوں — ہائے اس بات کو سوچ سوچ کے کیسا کیسا میرا کلیجا کٹتا ہے ! نہیں ، وہ اس کا باپ نہیں ہے .

تمپلر

اچھا ، تو صرف لے کے پال لیا ہے ، اور مشہور کر رکھا ہے کہ اُسي کي بچي ہے ؟ اُف اُف ، ایک عیسائي لڑکي کو یہودي بنا کے پالا ہے !

دایہ

ہاں ، اور نہیں تو کیا ؟

تمپلر

اور اُسے خود بھي خبر نہیں کہ وہ کس دین میں پیدا ہوئي تھي ؟ باپ نے بھي کبھي نہیں بتایا کہ وہ یہودي نہیں بلکہ عیسائي پیدا ہوئی تھي ، آیں ؟

دایہ

کبھي نہیں .

تھپلر

نہ صرف یہ کہ بچی کو اِس خیال سے پالا ھے ، بلکہ اس غریب کو بھی برابر اسی دھوکے میں رکھا ؟

دایہ

ھائے افسوس !

تھپلر

ارے ! ناتن بھی ایسا کر سکتا ھے ! کیا یہ دانشمند ناتن ، نیک ناتن بھی ایسا کر سکتا ھے کہ فطرت کی آواز کو اس طرح گھونٹ کے دبا دے اور کسی کے دلی جذبات کو ایسے غلط راستے پر ڈال دے کہ اگر اُن کو اختیار دیا جاتا تو وہ کبھی اِس کے بتائے ھوئے راستے پر نہ چلتے ! دایہ ، تم جو کچھ کہ رھی ھو ، کچھ معمولی بات نہیں ھے ، بڑی سنگین چیز ھے ، اور اس کے نتیجے بھی بڑے سنگین اور گراں ھو سکتے ھیں ۔ میرے تو حواس درست نہیں ، اور سمجھ میں نہیں

آتا کہ اب اس وقت میرا فرض کیا ہے — مجھے ذرا غور کرنے کے لئے وقت دو — اب تم جاؤ — شاید وہ ابھی پھر یہاں سے گزریگا : ایسا نہ ہو اچانک ہمیں آ پکڑے .

دایہ

ایسا ہوا ' تو میری جان کی خیر نہیں .

ٹیمپلر

اب مجھہ سے تو اُس سے بات نہ کی جائیگی . اگر تمھیں مل جائے ' تو میری طرف سے اُس سے اتنا کہہ دینا کہ اب ہم لوگ صلاح الدین ہی کے ہاں ملیںگے .

دایہ

دیکھئے ایسا نہ ہو کہ اُس کے سامنے کوئی طعنہ یا ملامت کی بات آپ کے منہ سے نکل جائے . ابھی ذرا اس بھید کو چھپائے ہی رکھنا چاہئے : اس سے یہ ہوگا کہ اگر آئندہ کوئی صورت نہ بن

سکي تو هم اس پر زور ڈال سکیں گے. رهي ریشع ' سو اس کے بارے میں آپ کوئي پس و پیش نه کریں. مگر سنئے صاحب ' جب آپ اُسے اپنے مغربی وطن کو لے جانے لگیں ' تو مجھے یهاں چھوڑ کے نه جائیگا.

تمپلر

خیر ' یه سب تو پھر دیکھا جائیگا – اب تم جاؤ.

چوتھا ایکٹ

پہلا سین

خانقاہ کے حجرے اور برآمدے

خانقاہي برادر، اور کچھہ وقفہ کے بعد ٹمپلر.

برادر

[دل میں

ھاں، بطریق بالکل ٹھیک کھتا ھے. لیکن اُس نے جو کام مجھے کرنے کو دیا تھا وھي کیا خاک ھوا ھے جو اور کچھہ بھي ھوگا. میري سمجھہ میں نھیں آتا کہ وہ مجھہ جیسے شخص سے ایسے کام کیوں کراتا ھے. نہ مجھے باتیں بنانی آتي ھیں، نہ میں لوگوں کو بھکا پھسلا سکتا ھوں؛ اور نہ مجھہ سے ھوگا کہ خواہ مخواہ بھي لوگوں کے پھٹے میں پاؤں آڑاؤں. میں کیوں ناحق کو دخل

در معقولات دوں. کیا میں نے سب تعلقات کو چھوڑ چھاڑ کے اسی لئے دنیا سے کنارہ کشی کی تھی کہ میں اُوروں کے کام کر کر کے دنیا میں اور بھی زیادہ پھنْس جاؤں ؟

تمپلر

[جلدی جلدی سے آتے ہوئے]

ارے میاں برادر، تم یہاں پھر رہے ہو! میں بڑی دیر سے تمہیں ڈھونڈ رہا ہوں.

برادر

مجھے، جناب ؟

تمپلر

کیوں! کیا مجھے بھول گئے ؟

برادر

نہیں جناب، بھولا تو نہیں ؛ مگر میں سمجھتا تھا کہ اب آپ کی صورت کبھی نہ دکھائی دیگی. سچ یہ ہے کہ میں خدا سے دعا بھی یہی کر رہا تھا

کہ اب آپ کی شکل نظر نہ آئے. خدا ہی خوب جانتا ہے کہ مجھے آپ جیسے شخص سے مجبوراً جو تجویز کرنی پڑی تھی اُس سے مجھے کیسی کچھ نفرت ہے. خدا گواہ ہے کہ میں خود بھی یہ نہیں چاہتا تھا کہ آپ میری بات مان لیں؛ اور میں اُس وقت اپنے دل میں بہت ہی خوش ہوا کہ جب آپ نے بے تامل وہ کام کرنے سے انکار کر دیا تھا، جو بلا شبہہ ایک نائٹ کی شان کے خلاف ہے. مگر آب آپ پھر آئے ہیں معلوم ہوتا ہے آپ پر اثر ہو ہی گیا.

تمپلر

تمہیں معلوم ہے میں کس لئے آیا ہوں؟ مجھے تو خبر بھی نہیں.

برادر

غالباً آپ نے اس بات پر غور کیا ہے، اور اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ بطریق کا یہ خیال غلط نہیں ہے کہ اُس کی تجویز کے ذریعے دولت اور نام دونوں

چیزیں حاصل کی جا سکتی ہیں — اور یہ کہ دشمن
پھر دشمن ہی ہے، خواہ اُس نے بارہا ہماری جان بچائی
ہو — غالبا آپ نے اِن سب باتوں پر خوب غور کیا ہے
اور اب بطریق کو مدد دینے آئے ہیں ۔ خدایا!

تھیلر

بھلے آدمی، اطمینان رکھو: نہ تو میں اس لئے
آیا ہوں، اور نہ مجھے بطریق سے ملنے کی ضرورت ہے ۔
جس امر کا تم ذکر کر رہے ہو، اُس کے متعلق میری
رائے میں اب تک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اب خواہ
مجھے ساری دنیا کا مال و زر مل جائے؛ مگر یہ نہیں
ہو سکتا کہ تم جیسے پاکباز پرہیزگار شخص نے میرے
متعلق جو ایسی اچھی رائے قائم کی ہے وہ بدل جائے ۔
اس وقت میں صرف اس لئے آیا ہوں، کہ مجھے ایک
خاص معاملے میں بطریق سے مشورہ کرنا ہے ۔

برادر

[خوف‌زدہ ہو کر چاروں طرف دیکھتے ہوئے]
کیا! تم، اور بطریق سے رائے لو؟ نائٹ بھی پادری

سے راے لیا کرتے ھیں؟

تمپلر

ھاں ' معاملہ ھي ایسا ھے کہ پادري کي راے کي ضرورت ھے .

برادر

مگر پادري مرجائے تب بھي کسي نائٹ سے راے نہ لیگا ' چاھے اُس معاملہ کو نائٹ سے کتنا ھي تعلق کیوں نہ ھو .

تمپلر

اس کي وجہ یہ ھے کہ بطریق کو غلطي کرنے کا حق بھي حاصل ھے — اور ھم نائٹ لوگوں کو اُن کے اِس حق پر کبھي رشک نہیں ھوتا . میں جانتا ھوں کہ اگر مجھے خود اپنے لئے کوئي طرز عمل اختیار کرنا ھوتا ' یا میں خود ھي اپنے طرز عمل کا ذمہ‌دار ھوتا تو میں بطریق وطریق کي ذرا بھي پروا نہ کرتا مگر بعض امور ایسے ھیں کہ ' میں سمجھتا ھوں کہ ' اگر اُن کے

متعلق میں دوسروں سے مشورہ کر کے اپنا کام بگاڑ بھي لوں تب بھي اِس سے بہتر ھے کہ میں خود اپني رائے سے کام کروں . تاھم' مجھے تو یہ نظر آتا ھے کہ مذھب محض فرقہ بندي کے جوش اور تعصب کا نام ھے ؛ اور انسان کسي معاملے پر' خواہ وہ کتنی ھي کشادہ دلي سے غور کرے' پھر بھي بالکل نا دانستہ طور پر وہ اسي طرز خیال کی تائید کرتا ھے جس کا وہ خود معتقد ھے . اور چونکہ دنیا کا دستور بھی یہي ھے' اس لئے شاید یہي تھیک بھي ھے .

برادر

میں اس معاملے میں کچھ نہیں کہ سکتا' کیونکہ آپ کی باتیں میري سمجھ ھي میں نہیں آئیں .

تمپلر

[دل میں]

هاں واقعی' مجھے یہ سوچ لینا چاھئے کہ

میری اصلي غرض کیا ھے : میں محض صلاح چاھتا ھوں یا قطعي حکم ؟ مجھے محض مشورے کي ضرورت ھے یا کوئي فتوی درکار ھے ؟

[برادر سے]

برادر ، میں تمہارا بہت ھی مشکور ھوں کہ تم نے مجھے یہ بات سمجھا دی . بطریق کو الگ رکھو ، اب تم ھي میرے بطریق بن جاؤ . اور اگر میں اُس سے بھي یہ بات پوچھتا تو محض اس خیال سے کہ وہ عیسائي ھے : اُس کے بطریق ھونے نہ ھونے سے مجھے کوئي سروکار نہیں . بات یہ ھے کہ ــــ

برادر

نہیں جناب ، اب آگے اور کچھ نہ کہئے . آپ نے میرا غلط اندازہ کیا . آدمي جتنا زیادہ عالم ھوتا ھے ، اُتنے ھي اُس کے افکار بھی زیادہ ھوتے ھیں . اور میں نے تو جناب یہ قسم کھا رکھي ھے کہ سوا ایک فکر کے اور کسي فکر کو پاس نہ

آنے دونگا. یہ لیجئے! اچھا ہوا، وہ دیکھئے وہ خود ہي چلا آ رہا ھے. بس اب یہیں کھڑے رہئے، وہ آپ کو دیکھ چکا ھے.

دوسرا سین

بطریق، جو بڑے ٹھاٹھ سے پادریوں کي شان لئے ہوئے برآمدے میں چلا آ رہا ھے برادر ٹمپلر

ٹمپلر

میں اس سے الگ ھی رھوں تو بہتر ھے — مجھے ایسے آدمیوں کي کوئی ضرورت نہیں. کیسا ھٹا کٹا سرخ سفید ھے! یہ تو خاصا یاربا‌ش سا پادري معلوم ھوتا ھے، مسخرہ. اور ٹھاٹھ تو دیکھو ذرا!

برادر

نہیں صاحب، اِس وقت تو کیا ھے، کہیں اِسے اُس وقت دیکھئے جب یہ دربار سے آیا کرتا ھے —

اِس وقت تو یہ کسي بیمار کے پاس سے ہو کے
آ رہا ھے.

تمپلر

وہاں تو اِس کے تہاتہ کے سامنے صلاح الدین کي
بھي کوئي حقیقت نہیں رہتي ہوگي.

بطریق

[قریب آتے ہوے برادر کو اِشارہ کرتا ھے]
یہ وھي تمپلر ھے نہ ؟ کیا رائے ھے اِس کي ؟

برادر

مجھے معلوم نہیں.

بطریق

[تمپلر کي طرف بڑھتا ھے، اور اس کے جلودار
اور برادر پیچھے کو ھٹ جاتے ھیں.]
کہو میاں نائٹ! میں تم جیسے بہادر جوانمرد
کو دیکھہ کے بہت خوش ہوا. تم تو ابھي بالکل

نوجوان هو . خدا کے فضل سے امید ھے کہ تمہارے وسیلے سے کوئي نہ کوئي کام بن هي جائیگا .

تھپلر

جناب والا ، مجھ سے جو کچھ اب تک هو سکا ھے ، اِس سے زیادہ اور کیا هو سکیگا — نہیں ، بلکہ کم هي هو تو هو .

بطریق

میري تو یہي دعا ھے کہ ایسا پرهیزگار نائٹ همارے پیارے دین کے لئے اور خدا کے مقدس مقصد کو پورا کرنے کے لئے تا دیر سلامت رھے . اور ایسا ضرور هو کر رهیگا ، بشرطیکہ وہ اپني نوجواني کي بہادري اور اپنے بڑھاپے کے تجربے سے هدایت حاصل کرے . فرمائیے جناب ، میں آپ کي کیا خدمت کر سکتا هوں ؟

تھپلر

وهي جس سے میں اِس جواني میں محروم هوں — نصیحت .

بطریق

ہاں ضرور — مگر نصیحت پر عمل بھی تو ہونا چاھئے ' صاحب .

ٹمپلر

اندھوں کی طرح تو عمل نہیں ہونا چاھئے .

بطریق

اندھوں کی طرح عمل کرنے کو کس نے کہا ہے ؟ — یہ صحیح ہے کہ خدا نے انسان کو جو عقل دی ہے اُسے ہر مناسب موقع پر ضرور استعمال کرنا چاھئے — مگر ' کیا ہر موقع اِس کے لئے مناسب ہوتا ہے ؟ — نہیں ' ہرگز نہیں — مثلاً ' اب جب کہ خداوند اپنے کسی خاص فرشتے ' یعنی اپنے پاک کلام کے کسی خادم ' کے ذریعے اپنے فضل و کرم سے ایسی تدبیر بتانا چاھتا ہے جس میں تمام مسیحی دنیا اور اس کے مقدس کلیسا کی بہبودی ہے — تو ایسی صورت میں کسے یہ ہمت ہو سکتی ہے کہ اپنی عقل کے برتے پر اُس پاک ذات کے ارادے میں '

جو خود عقل کي خالق هے ' کسي طرح چون وچرا کرے ؟ کس کي مجال هے کہ اپني عقل و رائے کے بل پر اُس ذوالجلال خدا کے ازلي ابدي قانون کو جانْچ سکے ؟ — اچھا ' اب یہ بتائے کہ آپ کس معاملے میں میري نصیحت چاهتے هیں ؟

تمپلر

جناب والا ' فرض کیجئے کوئي یہودي هے ' اور اُس کے ایک لڑکي هے جسے اس نے بڑي محبت سے هر طرح خدمت کرکے پال پوس کے بڑا کیا هے اور اُسے وہ اپني جان سے زیادہ عزیز رکھتا هے ' اور وہ لڑکي بھي بڑي سعادتمندي کے ساتھ اُس سے فرزندانہ محبت رکھتي هے . فرض کیجئے کہ هم میں سے کسي کو یہ معلوم هو جائے کہ وہ لڑکي اس یہودي کي بیٹي نہیں هے ' بلکہ وہ اُسے کہیں بچپن هي میں مل گئی تھي — اُس نے خریدا یا چرا کے لایا ' یا جو کچھ بھی هوا هو — اور یہ کہ وہ حقیقت میں مسیحي لڑکي تھي اور

با قاعدہ بپتسمہ لے چکي تھي ؛ مگر اس یہودي نے نہ صرف یہ کہ یہودیوں کے طریقے پر اس کي پرورش کي ، بلکہ اب بھي اُسے یہودي اور اپني لڑکي بنا کے رکھ چھوڑا ھے ؛ تو فرمائیے کہ ایسي صورت میں کیا کرنا چاھئیے .

بطریق

مجھے تو سن کے دھشت ھوتي ھے ! — مگر آپ یہ تو بتائیے کہ یہ جو باتیں آپ نے بیان کي ھیں ، یہ کوئي اصلي واقعہ ھے ، یا آپ نے محض ایک فرضي مقدمہ پیش کیا ھے ؟ آپ نے ایسا واقعہ فرض ھی کر لیا ھے ، یا سچ مچ ایسا ھوا ھے اور ھو رھا ھے ؟

تمپلر

میں نے یہ صورت حال اس لئے عرض کي کہ اس کے متعلق جناب کا فتویٰ معلوم کر سکوں . جناب کو اس سے کیا غرَض ھے کہ یہ صحیح واقعہ ھے یا فرضي بات ھے .

بطریق

کیا غرض ھے ؟ دیکھا ' میں یھي کہ رھا تھا کہ انسان کي یہ غلط کار عقل ' روحاني باتوں میں کس قدر غلطي کرتي ھے ! — یہ تو بڑا ضروري سوال ھے صاحب ! اگر یہ آپ کا پیش کیا ھوا مقدمہ محض خیال آفریني ھي ھے ' تب تو اس پر غور کرنا محض وقت ضائع کرنا ھے ؛ اور میں آپ کو یہ صلاح دونگا کہ آپ تھئیٹر میں جائیں ' جھاں ایسے قصوں پر بحث ھوتي ھے ' اور لوگ سن سن کر خوب تالیاں بجاتے ھیں . لیکن اگر یہ قصہ آپ نے محض ضیافت طبع کے لئے نہیں گھڑا ھے — اگر یہ حقیقت میں ایک صحیح اور سنجیدہ بات ھے — اگر یہ درست ھے کہ ھمارے علاقہ میں ' ھمارے پیارے یروشلم میں ایسا واقعہ ھوا ھے ' تب تو —

تمپلر

تب ؟

بطریق

تب تو اس یہودی کو وہ سخت سے سخت سزا ملنی چاهئے جو مقدس پاپا اور شہنشاہ دونوں کے قانونوں کی رو سے ایسے سنگین جرم اور ایسے شیطانی کام کے لئے مقرر هے ۔

تمپلر

اچھا ، یہ بات هے ؟

بطریق

اور یہ سمجھ لیجئے کہ ان دونوں قانونوں کی رو سے کسی مسیحی کو بہکا کر مرتد بنا نے والے یہودی کی یہ سزا هے کہ — اُسے جَلا دیا جائے — شعلوں کی نذر کیا جائے —

تمپلر

واقعی ؟

بطریق

اور یہ تو اور بھی زیادہ سنگین جرم هے کہ

ایک یہودي کسي مسیحی بچے کو اُس کے مسیحی بپتسمہ سے زبردستی تڑا کے لے آیا ھے -- اور ظاھر ھے کہ بچوں کے ساتھ، ھمیشہ زبردستي ھی کي جاتی ھے ' سوا اُن اُمور کے جن میں خود کلیسا اُن پر سختی کرے .

تمپلر

لیکن فرض کیجئے کہ وہ بچہ اس یہودي کی پدرانہ شفقت کے بغیر ھلاک ھو جاتا ' تو ؟

بطریق

کچھ مضایقہ نہیں --- یہودي کو تب بھی جلا ھی ڈالنا چاھئے . اس سے کہ وہ بچہ ابدي لعنت میں مبتلا ھو جائے ' یہ بہتر ھے کہ وہ یوں ھي ھلاک ھو جائے . علاوہ اس کے ' اُس یہودي کو کیا حق حاصل ھے کہ وہ خدا کے کاموں میں اس طرح دخل دے ؟ خدا جسے چاھے اس یہودي کي مدد کے بغیر بھي مصیبت سے نجات دے سکتا ھے .

تمپلر

بے شک ، اُس کي مدد کے باوجود بھي خدا ایک روح کو ھلاک ھونے سے بچا سکتا ھے .

بطریق

خیر ، جو کچھ بھي ھو ، اُس یہودی کو ضرور جلانا چاھئے .

تمپلر

مجھے بڑا ھي صدمہ ھوتا ھے . اور زیادہ صدمہ اس سبب سے ھے کہ میں نے یہ بھي سنا ھے کہ اس یہودي نے لڑکي کو اپنے مذھب کي تلقین نہیں کي ھے ، بلکہ اصل یہ ھے کہ کسي مذھب کي بھي تعلیم نہیں دي ؛ اور خدا کے وجود کے بارے میں صرف ایسي باتیں بتائي ھیں جن کو عقل تسلیم کرتي ھے .

بطریق

کوئي مضایقہ نہیں ، یہودي کو ضرور جلانا چاھئے . بلکہ صرف ایسي ایک بات کے لئے

اُسے ایک بار نہیں بلکہ تین بار جلانا چاھئیے. غضب ھے کہ ایک بچے کو بالکل بے دین رکھہ کر پروان چڑھایا جاے اور اُس کے دماغ کو مطلق ایسي تربیت نہ دي جائے کہ وہ ایمان حاصل کرنے کے اھم فرض سے سبکدوش ھو — یہ تو بڑی ھي بُري بات ھے. نائٹ صاحب، مجھے سخت حیرت ھے کہ آپ خود بھي —

تھپلر

جناب والا، باقي کا حصہ خدا چاھے تو میں اعتراف گناہ کے موقع پر عرض کر دونگا.

بطریق

کیا! آپ میرے سوال کا کوئي جواب نہ دینگے؟ مجھے اُس بدمعاش یہودي کا نام نہ بتائینگے؟ اُسے یہاں تک بلا کے نہ لائینگے؟ تب تو مجھے خوب معلوم ھے کہ مجھے کیا کرنا چاھئیے. میں ابھي اسي وقت صلاح الدین کے پاس جاؤنگا. وہ ھم سے حلفي معاھدہ کر چکا ھے کہ وہ ھمیں اپنے پاک

دین کے تمام روحاني معاملوں اور رسموں کے انجام دینے میں مدد دیگا اور همارے حمایت کریگا . اور خدا کا شکر ھے کہ همارے پاس اب تک اُس معاهدے کا اصلي نسخہ موجود ھے ' جس پر خود اُس کے دستخط اور مہر موجود هیں . هاں ھے ' همارے پاس موجود ھے . هم اُسے آساني سے اس کا ثبوت دے سکتے هیں کہ رعایا کا بے دین هونا خود حکومت کے لئے زهر کا حکم رکھتا ھے — اور یہ کہ اگر لوگوں کو کسي چیز پر اعتقاد نہ هو تو سارا نظام درهم برهم اور فنا هو جاتا ھے — ستیاناس هو ایسي بےدیني کا !

تمپلر

معاف فرمائیگا جناب ' مجھے فرصت نہیں ھے ' ورنہ میں حضور کا وعظ آخر تک سنتا ؛ کیونکہ مجھے صلاح الدین نے بلایا ھے .

بطریق

اچھا ! یہ بات ھے ! تب تو —

تمپلر

جي هاں ، اگر حضور فرمائیں تو پہلے هي سے سلطان کو اطلاع کر دوں کہ آپ باریابی چاھتے هیں .

بطریق

هاں هاں ، مجھے خوب معلوم ھے کہ آپ صلاح الدین کے منظورنظر ھو گئے هیں . آپ سے اتني درخواست ھے کہ دربار شاهي میں آپ میرا ذکر اچھے الفاظ میں کر دیجئیگا . میں جو کچھ کرتا هوں خدا کے لئے کرتا هوں ؛ اور کبھي اگر حد سے بڑھ جاتا هوں ، تو صرف اُسي کے لئے . مهرباني کر کے اس کا لحاظ رکھئیگا . اور یہ جو آپ نے یہودي کا واقعہ بیان کیا ھے ، یہ غالباً محض ایک فرضي قصہ ھے . یعني —

تمپلر

جي هاں .

[چلا جاتا ھے .)

بطریق

مگر میں اس معاملے کي پوري پوري چھان بین کرونگا . اور بہتر یہ ھے کہ کام بھي اسي برادر ھي سے لیا جائے .

[برادر سے]

آؤ بیٹا ، آؤ .

تیسرا سین

[صلاح الدین کے محل کا ایک کمرہ . چند غلام اشرفیوں کي تھیلیاں لا لا کر فرش پر ڈھیر لگا رھے ھیں .]

صلاح الدین ، پھر ستہ .

صلاح الدین

[تھیلیوں کو دیکھتے ھوے]

اِن کی تو کوئي انتہا ھی نہیں معلوم ھوتي . کیا ابھي اور بہت سے باقي ھیں ؟

ایک غلام

حضور ، اتنے ہي ابھي اور ھیں .

صلاح الدین

اچھا ، اب تم باقي سب کو ستہ کے پاس لے جاؤ . حافي کہاں ھے ؟ اُس سے کہو کہ آکے اِن سب کو سنبھالے — یا نہیں تو ، میں اِن سب کو والد ھي کے پاس کیوں نہ بھیج دوں ؟ یہاں تو یہ دیکھتے ھي دیکھتے میرے ھاتھوں سے نکل جائیگا . آخر کب تک ھو ، آدمي ھوتے ھوتے یوں ھي سخت دل ھو جاتا ھے : اب یہ آسان بات نہیں رھي ھے کہ کوئي مجھ سے خوشامد درآمد کرکے روپیہ وصول کرلے . اگر مصر سے روپیہ نہ آ گیا ، تو غریبوں کو بڑي ھي تنگدستي کے ساتھ گزارہ کرنا پڑیگا . بیت المقدس کا خرچ تو خیر کسي طرح نکل ھي آئیگا ؛ مگر کہیں ایسا نہ ھو کہ ھمیں مسیحي زائرین کو یوں ھي خالي ھاتھ واپس بھیجنا پڑے — اور —

ستّه

میں پوچھتي هوں کہ میں اِس سب روپے کو لے کے کیا کروں ؟

صلاح الدین

پہلے تو تم اس میں سے وہ سب روپیه نکال لو جو تمہارا میرے ذمے هے . پھر اگر کچھ باقي رہ جائے تو اُسے کہیں جمع کر کے رکھ دو ' اور کیا .

ستّه

کیا ناتن اب تک تمپلر کو لے کے نہیں آیا ؟

صلاح الدین

نہیں ' ابھي تو وہ اُسے ڈھونڈ تا هي پھر رها هے .

ستّه

ابھي جو میں اپنا زیور کا صندوق کرید رهي تھي تو مجھے اُس میں سے یہ چیز ملي هے '

یہ دیکھئے .

[صلاح الدین کو ایک چھوٹی سی تصویر دکھاتی ھے] .

صلاح الدین

ارے ! آسد ! یہ وھي ھے ' وھي ھے ! — ھے نہیں ' بلکہ تھا . آہ ' کیسا بہادر لڑکا تھا ' اور کیسی جلدی ھم سے چھن گیا . بھائی ' قسم ھے تیری جان کی ' تو ھوتا تو ھم دونوں مل کر کیا کچھ نہ کرتے ! ستہ ' اِس تصویر کو میرے ھي پاس رھنے دو . آہ ! یہ مجھے خوب یاد ھے : میں اِسے خوب جانتا ھوں . اُس نے یہ تصویر اپنی بڑی بہن لیلیٰ کو دی تھی ' اور وہ اُسے اُس وقت کسی طرح نہیں چھوڑنا چاھتی تھی . وھي آخری صبح تھی جب وہ سوار ھو کے نکلا تھا — افسوس ! میں نے اُسے کیوں جانے دیا تھا . اور وہ بھي بالکل تنہا ! بیچاری لیلیٰ نے اسی غم میں جان دی ' اور آخری دم تک میری یہ خطا نہیں بخشی کہ میں نے اُسے اکیلا کیوں جانے دیا تھا. وہ پھر واپس نہیں آیا !

ستہ

وائے اسد!

صلاح الدین

خیر، ایک دن وہ بھی آنے والا ھے کہ ھم سب بھی اسی طرح جاکے واپس نہ آئیں گے. پھر یہ موت ھی پر کیا منحصر ھے کہ اُس جیسے جوان کے کارناموں کا خاتمہ کر دے. بہادروں کے تو اور بھی دشمن ھوا کرتے ھیں، اور اکثر سب سے قوی جواں مرد سب سے کمزور دشمن سے مغلوب ھو جاتا ھے. خیر، جو کچھ بھی ھو، میں اس تصویر کا اِس ٹمپلر سے مقابلہ کر کے دیکھونگا. کہیں میرے وھم نے مجھے دھوکا ھی نہ دیا ھو.

ستہ

ھاں میں اسی لئے تو اِسے لائی ھوں. مگر اِس وقت آپ اِسے میرے حوالے کر دیجئے: میں بتا دونگی کہ یہ اُس سے ملتی جلتی ھے یا نہیں. عورت کی آنکھ سے بڑھ کے کوئی ایسی

چیزوں کا اندازہ نہیں کر سکتا .

صلاح الدین

[ایک دربان سے، جو اندر داخل ہو رہا ہے]

کون آیا ہے ؟ تمپلر ؟ کہ دو آئے .

ستہ

میں ایک طرف کو ہوئي جاتی ہوں ، نہیں تو آپ کو بھی پریشاني ہوگی ، اور وہ بھي میرے تعجب سے گھبرا جائیگا .

[وہ ایک طرق کو ایک تخت پر بیٹھہ جاتي ہے ، اور نقاب ڈال لیتي ہے .]

صلاح الدین

ہاں ، یہي ٹھیک ہے .

[دل میں]

اب اس کي آواز کان میں آئیگي ! خدا جانے یہ آواز کیسي معلوم ہوگي — میرے اسد کا لب و لہجہ تو اب تک میري روح کي تہ میں گونج رہا ہے .

چوتھا سین

صلاح الدین　اور　تمپلر

تمپلر

میں ھوں، سلطان کا قیدي .

صلاح الدین

قیدي کیسا ؟ جس شخص کي میں نے جان بخشي کر دي ، کیا اُسے آزادي نہ دونگا ؟

تمپلر

سلطان جو کچھ بھي عطا کرے اُسے عاجزي کے ساتھ قبول کرلینا میرا کام ھے ؛ پہلے سے ھي اُمید قائم کرلینے کا مجھے کیا حق ھے ؟ یہ تو میرے پیشے اور شخصیت کي شان کے خلاف ھے کہ میں صرف اپني جان کے بخشے جانے کے لئے حضور کا شکریہ ادا کروں — البتہ میري جان اب بھي آپ کي نذر ھے .

صلاح الدین

میں صرف یہ چاھتا ھوں کہ تم اِس آزادی کو میرے خلاف استعمال نہ کرو. اگر صرف تمھارے ھاتھ ھي دشمنوں کے کام آتے تو مجھے اس میں عذر نہ تھا ' لیکن مجھے یہ کسي طرح گوارا نہیں کہ ایسا اچھا دل بھی اُن ھي کي طرف چلا جاے. بہادر نوجوان! تمھاري جو تصویر میرے دل میں تھي ' میں تمھیں بالکل ویسا ھي پاتا ھوں. تم بالکل میرے اسد ھو؛ اُسي کي سي روح ھے ' اور اُسي کا سا جسم. یہ بتاؤ کہ تم اتنے برس مجھ سے کہاں چھپے رھے؟ اب تک کس اندھیري کوتھري میں سو رھے تھے؟ وہ کون سي جنات کي زمین تھي ' وہ کون سی خدائی تھي جس نے اب تک تمھاري جوانی کو ایسا تر و تازہ رھنے دیا ھے؟ جي چاھتا ھے کہ میں تمھیں پچھلے زمانے کی وہ باتیں اور وہ کام یاد دلاؤں جو ھم تم کیا کرتے تھے — اور تم کو تمھاري اس حرکت پر ملامت کروں کہ تم نے اپنے ایک بھید کو مجھ سے چھپائے رکھا — اپني

اتني بڑي مهم میں مجھے شریک نہ کیا. مگر، یہ سب تو میں جب کرتا! کہ میں صرف تم کو دیکھتا، اپنے آپ کو نہ دیکھتا — خیر، جو کچھ بھي هو: اس مزیدار خواب کا کم سے کم اتنا حصہ ضرور سچا ھے کہ اس زندگی کي خزاں میں میرا اسد پھر هرا بھرا هوکے مجھے واپس مل رها ھے. کهو نائت! تم اس سے راضی هو؟

تھپلر

آپ مجھ سے جو سلوک چاهیں کریں — جو کچھ بھي گزرے — میرا دل اُسے بڑي خوشي سے منظور کرتا ھے.

صلاح الدین

اچھا، تو اس بات کا ثبوت فوراً ملنا چاهئے. بولو، تم میرے ساتھ رهنے کو تیار هو؟ تم عیسائی رهو یا مسلمان هو جاؤ، میرے لئے سب برابر ھے. خواہ عیسائیوں کي سی سفید عبا پهنو، خواہ اسلامي لباس رکھو؛ پگڑي باندھو یا

اپنی ہی ٹوپی اوڑھے رہو -- جو چاہو کرو. میں
یہ کب کہتا ہوں کہ ہر ایک درخت کی چھال
ایک ہی طرح کی ہونی چاہئے.

تمپلر

ایسا نہ ہوتا تو آپ ہرگز وہ آدمی نہ
ہوتے جو آپ ہیں — وہ سورما ، جس کی بہادری
کی دھوم ہے ، مگر جس کی یہ آواز ہے کہ وہ
خدا کے باغ کا مالی ہوتا.

صلاح الدین

ہاں ، اگر تم مجھ کو ایسا برا نہیں سمجھتے ،
تو اب یہ سمجھنا چاہئے کہ ہم تم قریب قریب
متفق ہو گئے.

تمپلر

قریب قریب نہیں ، بلکہ پوری طرح متفق
ہو گئے.

صلاح الدین

[تمپلر کو اپنا هاتهہ دیتے هوئے]

قول مرداں !

تمپلر

[سلطان کا هاتهہ تهامتے هوئے]

جان دارد ! لیجئے میں آپ کو خوشی سے وہ چیز دیتا هوں جو آپ مجهہ سے چهین نہیں سکتے تهے . اب میں بالکل آپ کا هوں .

صلاح الدین

ایک دن میں اتنی بڑی دولت میرے هاتهہ آئی ! مگر وہ تمهارے ساتهہ نہیں آیا ؟

تمپلر

کون ؟

صلاح الدین

ناتن .

تمپلر

[سرد مہری کے لہجہ سے]

نہیں، میں اکیلا ھي آیا ھوں .

صلاح الدین

شاباش ! تم نے بڑی جوانمردي کا کام کیا ھے ! اور یہ کیسي اچھي بات ھے کہ اِس کام سے ایسے اچھے آدمي کو خوشي نصیب ھوئی .

تمپلر

ھاں، ھوئي ھوگي .

صلاح الدین

اُف ! یہ سرد مہري ؟ نہیں، بھائي میاں ! ایسي بات نہیں کرني چاھئے . جب خدا ھمارے ھاتھہ سے کوئي نیک کام کرائے تو ھمیں ایسي سرد مہري سے کام نہیں لینا چاھئے — بلکہ حق تو یہ ھے کہ انکسار کے طور پر بھي سرد مہري کا اظہار نہ کرنا چاھئے .

تمپلر

یہ بھي خوب بات ھے کہ دنیا میں ایک ھي چیز کے اتنے سارے پہلو ھوتے ھیں کہ اکثر تو سمجھ ھي میں نہیں آتا کہ یہ سب ایک دوسرے سے کیا مناسبت رکھتے ھیں!

صلاح الدین

سب سے اچھي ترکیب یہ ھے کہ ان میں سے بہترین چیز کو مضبوطي سے پکڑ لو، اور اپنے خدا کا شکر کرو. اُسے تو خوب معلوم ھے کہ ایک ھي چیز کے یہ سب پہلو کس طرح آپس میں ایک دوسرے سے مل کے ایک ھو سکتے ھیں. پھر بھي، میرے بہادر جوان، اگر پھر بھي تم کو کچھ تامل ھو تب تو مجھے تمہاری طرف سے بہت احتیاط کرني چاھئے. مصیبت یہ ھے کہ میں خود ایسي چیز ھوں جس کے بہت سے پہلو ھیں. ان میں سے بعض تو ایسے ھیں کہ شاید تمہیں اُن میں کوئي علاقہ ھي نظر نہ آئیگا.

تھپلر

اِس سے مجھے صدمہ ھوتا ھے ! — کیونکہ میری طبیعت ھي میں یہ بات نہیں ھے کہ میں ھر وقت کسي کو شبہ کي نظر سے دیکھوں .

صلاح الدین

اچھا ، تو اب تم کو کسي پر شبہ ھے ؟ — شاید ناتن پر شبہ ھے ، آیں ؟ بولو ؟ تم کو ، اور ناتن پر شبہ ھو ! صاف صاف کہو . اِس سے مجھے اِس بات کا سب سے پہلا ثبوت مل جائیگا کہ تم کو مُجھ پر اعتبار ھے .

تپھلر

نہیں ، مُجھے ناتن سے کوئي شکایت نہیں ھے . مُجھے تو اپنے آپ ھي سے شکایت ھے —

صلاح الدین

کیا ؟ آخر شکایت کیا ھے ؟

ٹمپلر

میري سمجھ میں نہیں آتا کہ میں جاگتے ہوئے بھي کس طرح یہ خواب دیکھ سکتا ہوں کہ ایک یہودی اپني یہودیت کو چھوڑ سکتا ھے .

صلاح الدین

یہ کیا کہ رھے ہو ؟ جاگتے میں خواب کیسا ؟ صاف صاف بات کرو .

ٹمپلر

آپ کو ناتن کي بیٹي کا حال معلوم ھے . اچھا ، میں نے جو کچھ اُس کي خدمت کي ، وہ تو محض اتفاق تھا . میں اِس بات کو اپني شان کے خلاف سمجھتا تھا کہ جب میں نے شکریہ کا کوئي کام ھي نہیں کیا تو میں کسي کے شکریہ کی اُمید رکھوں ؛ جو کھیت میں نے نہیں بویا اُس کے فصل اُٹھانے کا اُمیدوار کیوں رھوں . اِسي لئے میں ھمیشہ اِس لڑکي سے مُلاقات کرنے سے بچتا رھا . اُن دنوں اُس کا باپ موجود نہیں تھا . واپس آنے پر وہ یہ سب واقعہ

سنتا ھے؛ مُجھے کسی طرح سے فوراً ڈھونڈھ نکالتا ھے؛ میرا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ھے؛ اور مُجھ سے بڑي اُمیدوں کے ساتھ اِس امر کا اِظہار کرتا ھے کہ میں اِس کي لڑکي پر مہربان ھوں اور اُسے پسند کرتا ھوں؛ آئندہ کي خوشگوار اُمیدوں کي تصویر کھینچتا ھے، اور آئندہ کي خوش حالي سے خوش ھوتا ھے — غرض، میں اُس کي باتوں میں آ جاتا ھوں؛ اُس کے ساتھ اُس کے مکان کو جاتا ھوں، لڑکي کو دیکھتا ھوں — اُف، مُجھے آگے کچھ کہتے ھوئے شرم آتي ھے!

صلاح الدین

شرم کیسي؟ صرف اس لئے کہ ایک یہودي لڑکی نے تمہارے دل میں جگہ کر لي ھے؟ آخر شرم کي کیا بات ھے؟

تمپلر

مجھے اس خیال سے شرم آتي ھے کہ میرے حساس دل پر یہودي کي میٹھي میٹھي باتوں سے کچھ، ایسا اثر ھوا کہ وہ ھاتھ سے جاتا رھا! —

میں بچارہ سادہ دل آدمی ایک دم سے دوسری دفعہ دیوانہ‌وار آگ میں کود پڑا — کیونکہ اس مرتبہ خود میں نے درخواست کی اس لئے ٹھکرا دیا گیا.

صلاح الدین

کیا؟ درخواست رد ہو گئی؟

ٹمپلر

جی نہیں، محتاط باپ نے مجھ سے صاف انکار نہیں کیا. مگر وہی محتاط باپ اس کوشش میں ہے کہ پہلے میرے بارے میں تحقیقات کرائے، اور سب باتیں اچھی طرح معلوم کرکے ان پر غور کرے. شاید اُس کا خیال ہے کہ جس وقت اس کی بیٹی آگ میں گھری ہوئی چیخ چلا رہی تھی، اس وقت میں نے بھی اسی طرح آگا پیچھا سوچ کے یہ کام کیا ہوگا — واللہ، ایسی عقلمندی اور احتیاط سے کام لینا بہت بڑی بات ہے!

صلاح الدین

نہیں، نہیں! تم کو ایک بوڑھے آدمی کی

کچھ نہ کچھ رعایت ضرور کرنی چاهئے ! آخر وہ کب تک ٹالیگا ؟ یا تمھارا یہ خیال هے کہ وہ اس بات پر زور دیگا کہ پہلے تم یہودي هو جاؤ ؟

ٹمپلر

کسے خبر هے ؟

صلاح الدین

کسے خبر هے؟ اُسے، جو ناتن کو جانتا هے .

ٹمپلر

بات یہ هے کہ چھوٹی عمر میں جو باتیں دل میں بیٹھ جاتي هیں، تو چاهے بعد کو یہ معلوم هو جائے کہ وہ سب باتیں بیکار اور بے اصل تھیں، مگر دل پر ان کا جو اثر جم جاتا هے وہ کسي طرح نہیں مٹتا . پاؤں کي بیڑیوں پر هنسنے یا اُن کا مذاق اُڑانے سے بیڑیاں کٹ تھوڑا هي جاتي هیں . ایسا کرنے سے کہیں بھلا کہیں آزادي ملي هے ؟

صلاح الدین

تم نے بڑی پکی بات کہی! مگر ناتن تو ایسا آدمی نہیں ہے —

تمپلر

مگر بدترین وہم یہ ہے کہ انسان اپنے مذہب کے اوہام کو سب سے زیادہ برداشت کے قابل سمجھے —

صلاح الدین

ہاں شاید — مگر ناتن —

تمپلر

اور کوتاہ نظر انسانوں کو اس وقت تک ان ہی وہموں میں مبتلا رہنے دے جب تک کہ وہ حق کی روشنی کے عادی نہ ہو جائیں. صرف ان ہی اوہام —

صلاح الدین

خیر، یوں ہی سہی؛ مگر ناتن — ناتن میں

شاید اس قسم کي کمزوری نہ ہو.

تمپلر

میرا بھي یھي خیال تھا. لیکن اگر یھي شخص، جس کي سب تعریف کرتے کرتے تھکے جاتے ھیں، ایسا سخت اور کٹر یہودي ھو کہ وہ عیسائي بچوں کو پکڑ پکڑ کے یہودي بنا لینے کے لئے پال رھا ھو، تب؟

صلاح الدین

مگر یہ کون کہتا ھے؟

تمپلر

وھي لڑکي، جس کا وہ مجھے اتنا لالچ دیتا ھے اور جس کے ملنے کي امیدیں دلا دلا کر وہ میرے اِس احسان کا بدلہ دینا چاھتا ھے، تاکہ پھر بعد میں کوئي یہ نہ کہ سکے کہ میں نے معاوضے کے بغیر خدمت کي تھي — وہ لڑکي اس کي بیٹی نہیں ھے — ھرگز نہیں، بلکہ کسي عیسائی کی بھگائی ھوئي لا وارث بچي ھے!

صلاح الدین

اور پھر بھی وہ اُسے تمہارے حوالے کر دینے پر رضامند نہیں ھے ؟

ٹمپلر

[سختي کے ساتھ]

کرے یا نہ کرے ! مگر اب میں اُسے خوب سمجھ گیا ھوں . یہ شخص ، جو رواداری کي اتني ڈینگیں مارتا ھے ، آخر اُس کي اصلیت کُھل گئي . یہ یہودی بھیڑیا بڑي شان سے فلسفے کي کھال پہنے پھرتا ھے ؛ میں بھي کسي نہ کسي طرح اس کے پیچھے کُتے لگا دونگا کہ اس کي کھال نوچ کے رکھ دینگے !

صلاح الدین

[سنجیدگي سے]

میاں عیسائي ، ذرا اپنے آپ کو سنبھالو !

ٹمپلر

کیا ؟ " عیسائي ! اپنے آپ کو سنبھالو " —

کیوں جناب، یہودی اور مسلمان کو تو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ یہودیوں اور مسلمانوں کے سے کام کریں؛ مگر ایک بیچارے عیسائی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ عیسائی بنا رہے؟

صلاح الدین

[سنجیدگی اور سختی سے]

او عیسائی! ذرا سنبھل.

ٹمپلر

[کسی قدر نرمی کے ساتھ]

میں مانتا ہوں کہ صلاح الدین نے اِن دو لفظوں میں جتنی ملامت بھر دی ہے اُس کا مجھ پر پورا دباؤ پڑ رہا ہے. — مگر یہ تو بتائیے کہ ایسی حالت میں آپ کا اسد کیا کرتا!

صلاح الدین

ہاں، وہ تم سے کچھ اچھا نہ رہتا — شاید یہی تیزی، یہی جوش اُس میں بھی ہوتا! — مگر یہ

بتاؤ کہ تم کو یہ کس نے سکھا رکھا ھے کہ بالکل اُسی
کی طرح تم بھی بس ایک لفظ میں میرے دل کی
حالت بدل دیتے ہو؟ بہر حال، جو کچھ تم نے
مجھے بتایا ھے، اگر یہ بالکل ٹھیک ہو، تو
مجھے بھی ناتن سے سخت رنج ہوگا. مگر، جب
تک یہ بات ثابت نہ ہو جائے، اُس وقت تک وہ
میرا دوست ھے؛ اور میں چاھتا ھوں کہ میرے سب
دوست اتفاق سے رھیں. اسی لئے میں کہتا ھوں کہ
ذرا سبھل کے، سوچ سمجھ کے چلو، احتیاط سے کام
لو، اُسے اپنے جو شیلے، بازاری لوگوں کے غصے پر قربان
نہ کرو. کوئی ایسی بات نہ کہ بیٹھنا کہ تمھارے
یہ پاک پادری مجھے اُس سے بدلہ لینے پر مجبور
کر سکیں. دیکھو، صرف اس لئے عیسائی نہ بنو کہ
تم کو یہودی سے — یا مسلمان سے — بدلہ لینا ھے
اور اُس سے دشمنی نکالنی ھے. سمجھے؟

ٹمپلر

افوہ! بس ذرا ھی سی کسر رہ گئی، ورنہ معاملہ
ھاتھ سے نکل گیا تھا. سچ پوچھئے تو یہ معصوم

بطریق کی خونخواری کا طفیل ہے کہ میرا دل پھر گیا اور میں نے اُس کا آلۂ کار بننے سے انکار کر دیا ۔

صلاح الدین

اھّا ! تو تم میرے پاس آنے سے پہلے بطریق کے پاس بھی ھو آئے ھو !

ٹمپلر

جی ھاں ، میں اپنے فوری غصے کے جوش اور جلدی میں کچھ ٹھیک فیصلہ نہ کر سکا ، اور سیدھا اس کے پاس چلا گیا — مجھے بڑی ندامت ہے ۔ اب تو مجھے اندیشہ ہے کہ شاید آپ کو مجھ میں اور اپنے اسد میں کوئی مشابہت نہ معلوم ھوگی ۔

صلاح الدین

بلکہ تمہارا یہ اندیشہ ھی تمہاری اور اُس کی مشابہت ظاھر کرتا ہے — میں سمجھتا ھوں کہ میں اُن کمزوریوں سے واقف ھوں ، جن سے ھم میں خوبیاں ببدا ھوتی ھیں ۔ تم نیکیوں کو زیادہ نمایاں کرو ،

تو تمهاری کمزوریوں سے میں درگزر کرونگا. اچھا، اب تم جاؤ اور جاکے ناتن کو ڈھونڈھو. جیسے اُس نے تمہیں ڈھونڈھ نکالا تھا، ویسے هي اب تم جاؤ اور اُسے لے کے آؤ. میں کوشش کرکے اُس کي اور تمهاري صلح کراؤنگا. اور اگر واقعي اُس لڑکي پر تمهارا دل هي آ گیا ھے، تو ذرا صبر کرو — سمجھ لو کہ یہ لڑکي تمهاري هي هو گئي! اور ناتن کو بھي اِس کي سزا ملني چاهئے کہ اُس نے سؤر کا گوشت کھلا کھلا کر ایک عیسائي بچي کو پالا — خیر، اب تم جاؤ.

[ٹمپلر چلا جاتا ھے. ستہ تخت پر سے اُتر کر آگے بڑھتي ھے.]

پانچواں سین

صلاح الدین اور ستہ

ستہ

یہ عجب واقعہ ھے!

صلاح الدین

یه تو تم تسلیم کروگي که همارا اسد ایسا هي خوبرو جوان تھا.

ستہ

هاں، اگر اسد بھي ایسا هي تھا تو ضرور خوبصورت آدمي تھا. یه تو کچھ ایسا معلوم هوتا هے که یه تصویر اِسي تمپلر کي هے. مگر بھائي جان! آپ اُس سے یه پوچھنا کیوں بھول گئے که اُس کے ماں باپ کون تھے؟

صلاح الدین

اور خاص کر یه که، اُس کي ماں کون تھي، اور وہ کبھي فلسطین میں رهي تھي که نهیں؟ تم یهي کهنا چاهتي تھیں نه؟

ستہ

هاں، آپ کا خیال صحیح هے.

صلاح الدین

اِس سے زیادہ اور کیا بات ممکن ہو سکتی ھے ! ھمارا اسد تو خوبصورت عیسائي لڑکیوں کو ھمیشہ عزیز رھا ھے . اور وہ بھي اُن پر کچھ ایسا مائل تھا کہ ایک موتبہ تو یہ خبر اُڑ گئي تھي کہ — خیر ' اب یہ باتیں اچھي نہیں معلوم ھوتیں — میرے لئے یہی کیا کم ھے کہ وہ مجھے پھر مل گیا ; اور وہ بھی اس خوبي کے ساتھ، کہ اس میں وھی پرانی کمزوریاں ' مزاج کا وھي تلوّن اب بھي موجود ھے — ھاں ' ناتن کو ضرور وہ لڑکی اُسے دینی ھوگی . — کیوں ' تمھارا کیا خیال ھے ؟

ستہ

لڑکی دینی ھوگي ؟ یوں کھئے کہ وہ اس لڑکی کو تمپلر سے چھیننے نہ پائیگا !

صلاح الدین

بالکل صحیح ! جب ناتن اس لڑکي کا باپ ھي نہیں ھے ' تو اُسے اُس پر کیا حق حاصل

ھے؟ یہ حق اُسي شخص کو حاصل ھوسکتا ھے جس نے ایسي جوانمردي سے اُس کي جان بچائي ھے.

ستہ

تو بھائي! یہ کیوں نہ کیا جائے کہ آپ فوراً اس لڑکي کو اپني حفاظت میں لے لیجئے. جب وہ حقدار ھي نہیں، تو لڑکي کو اس سے لے ھي کیوں نہ لیا جائے؟

صلاح الدین

مگر اس کي ضرورت ھي کیا ھے؟

ستہ

خیر، ضرورت تو کچھہ ایسي نہیں ھے — سچي بات یہ ھے کہ میرا جي چاھتا ھے کہ اُسے کسي طرح دیکھوں. اسي لئے میں نے یہ رائے دی. بعض لوگوں کے متلق مجھے یہ معلوم کرنے کا بہت اِشتیاق رھتا ھے کہ وہ کس قسم کی لڑکیوں کو چاھتے ھیں.

صلاح الدین

ایسا هي هے تو لڑکي کو ابھی بلا بھیجو .

ستہ

سچ کہئے بھائی ، بلا لوں ؟

صلاح الدین

مگر بیچارے ناتن کی بھی تو کسی طرح دلشکنی نہیں کرنی چاهئے — اُسے کہیں یہ خیال نہ هو کہ هم اس کی بیٹی کو زبردستی اس سے چھینے لیتے هیں .

ستہ

نہیں بھائي ، اس سے تو آپ اطمینان رکھئے .

صلاح الدن

یہ تو سب هوتا هي رهیگا ، اب مجھے حافي کا پتہ لگانا چاهئے کہ وہ کہاں هے .

چھٹا سین

[ناتن کے مکان میں ایک بڑا کمرہ ' جس کا رخ کھجور کے درختوں کي طرف هے . ناتن کي قیمتي چیزیں ' اور مال تجارت ' جو وہ ابھي اپنے سفر سے لایا هے . اُس میں سے کچھ چیزیں کھلي هوئي رکھي هیں ' اور ناتن اور دایہ اُن کو دیکھ رهے هیں .]

دایہ

اخاہ ' بڑا قیمتي مال هے ! یہ تو بڑی کمیاب اور نفیس چیزیں هیں ! اهو هو ' یہ تو سب چیزیں — ایسي هیں کہ بس تم هي دے سکتے هو . یہ چاندي کي چیز کہاں کي هے ' یہ جس پر سونے کی افشان هے ؟ اس کي قیمت نہ معلوم کتني کچھ هوگي ! — هاں ' یہ دیکھو ' یہ کپڑے هیں دلھن کو دینے کے قابل ! — اس سے اچھا لباس تو کسي ملکہ کے خواب میں بھي نہ آیا هوگا .

ناٹن

دُلھن کا لباس ؟ کیوں ، دُلھن ھي کا لباس کیوں کہا تم نے ؟

دایہ

خیر ، یہ اور بات ھے کہ تم نے اسے خریدتے وقت یہ سوچ کے نہ خریدا ھو ؛ لیکن ھے یہ دلھن ھي کے قابل — یہ تو صاف معلوم ھوتا ھے کہ دلھنوں کے واسطے ھی بنا ھے — دیکھو نہ ، اِس کی یہ برف سي سفید زمین عصمت کي نشاني ھے — یہ سلھرے تاروں کا لھریا دولت کي علامت ھے — ذرا اسے دیکھو تو ، کتنا خوبصورت ھے !

ناٹن

اس وقت تو تم بڑي اُپچ کی لے رھی ھو ، ایں ؟ — تم جو اِسے اتنے زور شور سے دلھن کا لباس بتا رھي ھو ، آخر وہ دلھن کون ھے ؟ کھیں تم ھی تو دلھن نھیں بننےوالی ھو ؟

دایه

کون ؟ میں ؟

ناتن

اور نہیں تو کون ؟

دایه

اُوئي خدایا ! میں ؟

ناتن

اگر تم نہیں، تو پھر وہ کون دلھن ھے؟ آخر وہ کون دلھن ھے، جس کے کپڑوں کی تعریف کرتے کرتے تمھاري زبان سوکھي جاتي ھے؟ یہ جو کچھ بھی تم دیکھ رھی ھو سب تمھارا ھي ھے، اور کسي کا تھوڑا ھی ھے ۔

دایه

میرا ھے؟ میرے لئے ھے؟ — تو کیا یہ ریشع کے لئے نہیں ھے؟

ناتن

نہیں جي ' ریشع کي چیزیں تو ابھی اُس گٹھري میں بندھي پڑی ھیں . آؤ ' اِدھر آؤ ' یہ لو! اپني یہ سب آلا بلا اُتھاؤ اور چل دو .

دایہ

کیوں ناحق مجھے للچاتے ھو؟ نہیں ' ایسا نہ ھوگا! چاھے اس میں سارے جہان ھي کي دولت کیوں نہ بھري ھو ' میں اسے ھاتھ بھي نہیں لگاؤنگي ' جب تک تم قسم نہ کھا لو گے کہ اس موقع سے فائدہ اُتھاؤگے . یاد رکھو ' یہ موقع خدا نے دیا ھے پھر کبھي نہ ملیگا .

ناتن

کس سے فائدہ اُٹھاؤ؟ کیا ھے؟ -- موقع کیسا؟ کس بات کا؟

دایہ

اب ایسے انجان بھي نہ بنو! — بس میں

ایک بات کہے دیتی ہوں! سنو، تمپلر کو ہماری ریشع سے محبت ہے: اُسے اُس کو دے ڈالو. اس میں ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ تمہارا یہ گناہ بھی ختم ہو جائیگا: سچی بات ہے، اب مجھ سے یہ بھید کسی طرح نہیں چھپایا جاتا. اس طرح لڑکی ایک دفعہ پھر عیسائی لوگوں میں پہنچ جائیگی، اور پھر وہی ہو جائیگی جو ہے — یا یوں کہو کہ وہ وہی ہو جائیگی جو وہ کبھی تھی. اور تب ہی یہ ہوگا کہ ہم لوگ یہ کہ سکیں گے کہ تم نے ہم پر جو اتنے احسان کئے ہیں — اور سچ یہ ہے کہ ہم اُن احسانوں کا کبھی پوری طرح بدلہ نہیں دے سکتے — ہم یہ نہیں کہ سکیں گے کہ وہ سچ مچ احسان ہی تھے اور ہمارے سروں پر انگارے نہ تھے.

ناتن

پھر تم نے وہی پرانا کھٹراگ چھیڑا! اتنا ضرور ہے کہ اب کے شاید تمہارے ساز میں ایک نیا تار ہے مگر یہ بھی بالکل بے سُرا ہے.

دایه

وہ کیسے ؟

ناتن

میرے خیال میں تمپلر بالکل موزوں شخص ھے ، اور اُسي کو یہ بچي ملیگي . اگر میں اِس دنیا میں ریشع کو کسي کو دونگا تو اُسي کو دونگا . پھر بھي اگر — تم مہربانی کرکے ذرا صبر کرو .

دایه

صبر کروں ؟ خوب ! کیوں صبر کروں ؟ یہ جو تم مجھ سے بار بار صبر کرنے کو کھتے ھو ، کیا یہ تمھارا پرانا کھٹراگ نہیں ھے ؟

ناتن

نہیں نہیں ، میں یہ کھتا ھوں کہ اب صرف چند روز اور صبر کر لو بس . دیکھو تو ! — یہ کون آ رھا ھے ؟ یہ تو کوئي راھب معلوم ھوتا ھے ! ذرا جاکے اِس سے پوچھو تو یہ کیا چاھتا ھے .

دایہ

کچھ مانگتا ہوگا، اور چاہیئگا ہی کیا ؟

[راهب کی طرف جاتی ہے]

ناتن

تو اسے کچھ دے دو! — مانگنے سے پہلے ہی دے دو —

[اپنے آپ سے]

کیا اچھا ہو کہ مجھے اس شخص سے ٹمپلر کا کچھ حال معلوم ہو جائے : مگر اسے یہ نہ معلوم ہونا چاہئیے کہ میں کیوں دریافت کر رہا ہوں ! اگر کہیں اسے یہ معلوم ہو گیا، اور میرا خیال غلط نکلا، تو مجھے باپ ہونے کی وجہ سے جو حق حاصل ہے وہ بیکار جائیگا .

دایہ

[واپس آکے]

راهب تم سے کچھ کہنا چاہتا ہے .

ناتن

اچھا تو آنے دو . اور تم یہاں سے چلی جاؤ .

ساتواں سین

ناتن اور راهب

ناتن

[اپنے آپ سے]

آہ ، مجھے اب بھی یہی شوق ہے کہ میں ریشع کا باپ ھی بنا رھوں ! فرض کرو کہ لوگ اب مجھے اُس کا باپ نہ کہیں ، تو کیا میں اُس کا باپ نہ رھونگا ؟ خود ریشع تو مجھے بہر حال اپنا باپ کہیگی ھی . کاش وہ جانتي کہ مجھے اُس کا باپ بننا کتنا عزیز ہے !

[راهب سے]

کہئے برادر صاحب ، کیا میں آپ کي کچھ خدمت کر سکتا هوں ؟

برادر

کچھ نہیں ؛ مگر ناتن ، مجھے یہ دیکھ کے

خوشي هوئي کہ آپ اب بھي تندست هيں .

ناتن

اچھا ، تو آپ مجھے جانتے هيں ؟

برادر

هاں ، کيوں نهيں جانتا — اور وہ کون هے جو آپ کو نهيں جانتا ؟ — آپ کا نام تو بهت سے حاجتمند هاتھوں پر گُھدا هوا هے ؛ اور ميرے هاتھ پر تو يہ نقش کئي برس سے هے ، اور اب تک باقي هے .

ناتن

[اپنے بٹوے ميں هاتھ ڈال کر کچھ ٹٹولتے هوئے]

لاؤ بھائي ، آج پھر اُس نشان کو ذرا اور تازہ کردوں .

برادر

عنايت کا شکريہ هے . مگر يہ تو مجھ سے زيادہ غريب آدميوں کا تن پيٹ کا ٹکے کے برابر هوگا .

نہیں ، میں آپ سے کچھ نہ لونگا ــ بلکہ ، اگر آپ
کي اجازت ہو تو اب میں اپنے نام کو آپ کے
دل میں اور زیادہ تازہ کر دینا چاھتا ھوں : کیونکہ
مجھے بھي یہ دعویٰ ھے کہ میں نے بھي آپ کے
ھاتھوں میں ایک ایسي چیز دي تھي جس کي
قیمت کچھ کم نہ تھي .

ناتن

معاف کیجیگا ــ میں نادم ھوں ــ آپ اُس چیز
کا نام لیجئے ، اور میري لاپرواھي کي سزا میں آپ
آج مجھ سے اُس چیز کي سات گُني زیادہ قیمت
وصول کر لیجئے ،

برادر

یہ تو سب ہوتا ھي رھیگا ، پہلے ذرا آپ یہ
سن لیجئے کہ جو چیز میں نے آپ کے پاس امانت
رکھي تھي وہ مجھے آج کس طرح یاد آئي .

ناتن

آپ نے میرے پاس امانت رکھي تھی ؟

برادر

ابھي کچھ زیادہ زمانہ نہیں گزرا کہ میں شہر یریحو* کے قریب کُرُنتُل* پہاڑ پر ایک خانقاہ کے حجرہ میں رہا کرتا تھا . ایک دن یکبارگي چند عرب ڈاکو آئے اور اُنہوں نے میرے چھوتے سے گرجے پر دھاوا کیا . اُنہوں نے گرجا کو ڈھا دیا ' میرے حجرہ کي اینٹ سے اینٹ بجا دي ' اور مجھے بھي گھسیٹ کے اپنے ساتھ لے گئے . خوش قسمتي سے میں اُن کے پنجوں سے چھوٹ کے وھاں سے بھاگ کے سیدھا یہاں بطریق کے پاس آیا ' اور اُن سے کہا کہ آپ کي مہرباني سے مجھے یہاں کہیں تھوڑي سی جگہ مل جائے تو میں پڑ رہوں اور خدا کی عبادت کرتے کرتے ایک دن اطمینان سے اس دنیا سے اُٹھ جاؤں .

ناتن

مجھے بےچیني ھے کہ سب کچھ جلدي سے سن لوں -- اختصار کو مد نظر رکھئے . یہ جلدي بتائے کہ وہ چیز کیا تھي جو آپ نے میرے پاس

امانت رکھي تھي -- وہ امانت کیا تھي ؟

برادر

ھاں ، تو ناتن صاحب ، میں یہ کہ رھا تھا کہ -- کہ بطریق نے مجھ سے وعدہ کیا کہ جوں ھي تبور* پہاڑ کي خانقاہ میں کوئي حجرہ خالی ھوا وہ مجھے دلوا دینگے . ساتھ ھي اُنھوں نے یہ حکم دیا کہ جب تک مجھے وھاں جگہ نہ ملے تب تک میں یہیں ، اِسي خانقاہ میں ، ایک معمولي راھب کی حیثیت سے رھوں . غرض ، ناتن صاحب ، اس تقریب سے میں یہاں ھوں . مگر تبور کے لئے میرا دل تڑپتا ھے : دن میں سیکڑوں ھي دفعہ اُس کا خیال آتا ھوگا ، اور زیادہ‌تر اِس لئے کہ بطریق مجھے آئے دن ایسے اچھے برے کام بتاتا رھتا ھے جن سے میري روح کو نفرت ھوتي ھے . اِس کي مثال سنیئے --

ناتن

خدا کے لئے جلدی سے اصل بات کہئے .

برادر

ھاں، ھاں، میں اب اُسی بات پر آ رھا ھوں. معلوم ھوتا ھے آج ھي کسي نے بطریق کے کان میں یہ پھونک دیا ھے کہ یہاں کہیں ایک یہودي رھتا ھے اور وہ ایک عیسائی لڑکی کو اپني بیٹي بناکے پال رھا ھے، اور ---

ناتن

[گھبرا کے]

کیا !

برادر

ذرا سن تو لیجئے. خیر، تو بطریق نے مجھے حکم دیا ھے کہ اگر ھو سکے تو میں فوراً اُس یہودي کا پتہ لگاؤں. وہ غصہ کے مارے بھوت بنا ھوا ھے. اُس کے نزدیک یہ بڑي سخت بےحرمتي کي بات ھے، اور خود روح القدس کي شان میں گستاخي ھے. ھم لوگوں کے نزدیک یہ ایسا سخت گناہ ھے کہ ھم لوگ اسے بڑے سے بڑے گناہ سے

بھي زیادہ سنگین گناہ سمجھتے ھیں — اب یہ تو خدا ھي جانے کہ اِس میں گناہ کي کیا بات ھے ، مگر گناہ ھے ضرور . بہر حال ، اِس سے میرا سوتا ھوا ضمیر چونک پڑا ، اور مجھے یکبارگي یاد آیا کہ ابھي کچھہ بہت زمانہ نہیں ھوا کہ خود میں نے ھي یہ ناقابل معافي گناہ کیا تھا . اچھا ، اب آپ مجھے یہ بتائیے کہ آج سے اٹھارہ برس پہلے کسي بھلے مانس نے ایک چھوٹي سي لڑکي ، جس کي عمر مشکل سے چند ھفتوں کي تھي ، آپ کے سپرد کي تھي ؟

ناتن

یہ کیا ھوا ؟ ھاں ھاں ، بالکل صحیح ھے .

برادر

ناتن ، آپ مجھے غور سے دیکھئیے . میں ھي وہ شخص ھوں جس نے وہ لڑکي آپ کے سپرد کي تھی .

ناتن

کیا! آپ نے دي تھي؟

برادر

جي ھاں، جس نائٹ سے میں اُسے لایا تھا. اگر میں غلطي نہیں کرتا تو، اُس کا نام فون فِلنک تھا، ھاں ٹھیک، وُلف فون فِلنک.

ناتن

ھاں ٹھیک، یہي نام تھا.

برادر

اُس کي ماں اُن ھي دنوں مري تھي، اور نائٹ کو اچانک وھاں سے بھاگنا پڑ گیا تھا — شاید وہ غزّہ * کي طرف گیا تھا. وہ ننھي سي جان اُس کے ساتھ نہیں جا سکتي تھي، اس لئے اُس نے مجھ سے کہا تھا کہ میں اُسے آپ کے پاس پہنچا دوں. اور آپ کو یاد ھوگا کہ میں نے درون * کے مقام پر اُس بچي کو آپ کے سپرد کیا تھا!

ناتن

ہاں، بےشک ایسا ہي ہوا تھا.

برادر

اتنا عرصہ گزرنے کے بعد امیر حافظہ مجھے دھوکا دیتا تو کچھ تعجب نہ تھا. میں خدا جانے کتنلے بہادر نائٹوں کے ساتھ رہا ہوں، اور اس نائٹ کے ساتھ تو بہت ہي کم رہنے پایا تھا. اس واقعہ کے بعد ہي وہ عسقلان * میں کام آ گیا. بڑا ہي نیک دل نائٹ تھا.

ناتن

ہاں، بےشک ایسا ہي تھا! مجھ پر تو اُس کے بےحساب احسان ہیں؛ کیونکہ ایک نہیں کئي دفعہ اس نے مجھے تلوار کي دھار سے بچایا تھا.

برادر

اگر ایسا ہے، تو آپ نے اُس کي لڑکی کو

اپنی جان کے برابر سمجھ کے رکھا ہوگا.

ناتن

ہاں، یہ تو آپ خود ہی اندازہ کر سکتے ہیں.

برادر

اچھا، اب وہ لڑکی کہاں ہے؟ کہیں مر تو نہیں گئی؟ خدا کے لئے یہ سنانی نہ سنائیگا کہ وہ مر گئی — اگر وہ زندہ ہے، اور کسی اور کو اس معاملے کی خبر نہیں، تو ابھی تک خیریت ہے!

ناتن

اچھا، تو آپ کے خیال میں ابھی تک خیریت ہے؟

برادر

سنئے ناتن صاحب! میرا طرز عمل ایسے معاملوں میں یہ ہے کہ: جب میں کوئی ایسا کام کرنے لگتا ہوں جو بذات خود اچھا، مگر برائی کے بہت قریب، ہوتا ہے، تو میں ایسے کام کو کرنے سے نہ

کرنا ھي بہتر سمجھتا ھوں ۔ کیونکہ، جو بات
بري ھوتي ھے وہ تو ھم کو خاصي اچھي طرح بري
نظر آجایا کرتي ھے؛ لیکن بہت کم ایسا ھوتا ھے
کہ اچھي بات صاف صاف نظر آجاے — آپ کے
لئے یہ بالکل ایک فطري امر تھا کہ آپ اس
لڑکي کے پالنے اور خدمت کرنے میں پوري پوري
کوشش کرتے اور اُسے اپنی بیٹی کي طرح رکھتے —
اچھا، تو آپ نے جو کچھ بھی کیا پوري ایمانداری
اور محبت کے ساتھ کیا ۔ تو کیا اب آپ ایسے
برے سلوک کے مستحق ھیں؟ مجھے تو کسی طرح
بھي یہ انصاف نہیں معلوم ھوتا ۔ میں مانتا ھوں
کہ اگر آپ اس عیسائي بچي کو پالنے اور عیسائي
ھي رکھنے کي نیت سے کسي اور کو اُس کي خدمت
کے لئے مقرر کر دیتے تو زیادہ قرین مصلحت
ھوتا ۔ لیکن اگر ایسا کیا جاتا تو آپ کے ایک
دوست کي بیٹي آپ کي محبت اور شفقت
سے محروم رہ جاتي؛ اور ایسي چھوٹي سی عمر
میں بچے، اور سب چیزوں سے زیادہ، محبت
اور شفقت کے بھوکے ھوتے ھیں، چاھے وہ کسي

وحشي جانور هي كي محبت كيوں نه هو . عيسائي هونے كي ايسي كون سي جلدي پڑي هے . اور اگر لڑكي آپ كی آنكھوں كے سامنے رہ كر تندرست اور نيک اطوار هوكے اُٹھي هے ، تو خدا كي نگاہ ميں وہ جيسي پهلے قيمتي تهی ويسی هي اب بھي هے . ميں تو يه پوچھتا هوں كہ كيا عيسائيت خود بھي يهوديت كے سايه ميں نهيں پلي هے ؟ — ميں اكثر اس بات كو سوچ سوچ كے پريشان هوتا اور رويا كرتا هوں كہ يه عيسائی اس كو كيوں بھول جاتے هيں كہ خود اُن كا نجات دلانے والا بھی يهودي تھا !

ناتن

اچھے برادر صاحب ، ميں آپ سے صرف يه چاهتا هوں كہ جب مجھے ايسا كام كرنے كی سزا دينے كے لئے نفرت اور منافقت كے هتھياروں سے ميرا پيچھا كيا جائے ، تو مهرباني كركے آپ ميرا ساتھ ديجيگا . آہ ، ميرے ساتھ يه سلوک ، اور ايسے كام كے لئے ! برادر صاحب ، ميں آپ كو ، اور صرف آپ

کو ، یہ قصہ سناؤنگا . لیکن یہ وعدہ کیجئے کہ یہ راز
آپ ھي کے ساتھ دنیا سے جائیگا . مجھ پر کبھي خود
پسندی ایسي غالب نہیں ہوئی کہ میں یہ راز کسی
اور سے کہتا . آج میں صرف آپ سے ، اور آپ کی
اِس سیدھي سادي پرھیزگاري پر بھروسہ کرکے ، یہ
سب باتیں کہ رھا ھوں ؛ کیونکہ آپ جیسے آدمی
کے سوا اور کوئی شخص اس بات کو صحیح طور
پر اور پوري طرح نہیں سمجھ سکتا کہ جس کو
خدا سے محبت ھوتی ھے وہ کیسے کام کیا کرتا
ھے .

برادر

آپ کا دل بھرا آرھا ھے . افوہ ، آپ کی آنکھوں
میں آنسو ڈبڈبائے ھوئے ھیں .

ناتن

آپ اس بچی کو درون میں میرے پاس لائے
تھے . لیکن آپ کو اُس وقت یہ معلوم نہیں تھا
کہ اس وقت سے ذرا پہلے عیسائی لوگ جات *

کے ایک ایک یہودي کو تلوار کے گھات اتار چکے تھے -- سب کو قتل کر ڈالا ، نہ عورت مرد کا کچھ خیال کیا ، نہ بوڑھے جوان اور بچے کی کچھ پرواہ کی -- اور نہ آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ میري بیوي اور سات ہونہار لڑکے ، جن کو میں نے اپنے خیال میں حفاظت کي غرض سے اپنے ایک عزیز بھائي کے ہاں بھیج دیا تھا ، مکان کے اندر بند کرکے جلا دئے گئے !

برادر

او عادل خدا !

ناتن

جس روز آپ وہاں مجھ سے ملے ہیں ، میں تین دن سے خاک اور انگاروں پر اپنے خدا کے سامنے لوٹ رہا تھا . مجھے ہذیان تھا ، میں پیچ و تاب کھا رہا تھا ، میں خدا سے جھگڑ رہا تھا ، میں خوب جي کھول کے روتا تھا ، میں اپنے اور سب انسانوں پر لعنت کرتا تھا ؛ اور میں نے

قسم کھا لي تھي کہ اُس لمحے کے بعد ھمیشہ ھمیشہ سب عیسائیوں سے نفرت کرونگا اور اس نفرت کو کبھي نہ متنے دونگا.

برادر

ھاں، کیا تعجب ھے!

ناتن

لیکن ھوتے ھوتے مجھے عقل آ گئي، اور عقل نے مجھ سے کہا: "اس میں شک نہیں کہ خدا ھے اور ضرور ھے. اُس بے چون و چرا ذات کي ایسي ھي مرضي تھي. اس لئے تم جس بات کو سمجھ چکے ھو اب اس پر عمل بھي کرو؛ کیونکہ اصلي چیز تو بات کا سمجھنا ھے، اس پر عمل کرنا مشکل نہیں ھے، بشرطیکہ تمھارا ارادہ پکا ھو. بس اب اُتھ کھڑے ھو!" — میں اُتھ بیتھا، اور اُتھ کے خدا کو پکار کے کہا کہ "ھاں میں ضرور ویسے ھي کام کرونگا، اگر تیري یھي مرضي ھے." — اس کے بعد ھي آپ آئے،

اور اپنے گھوڑے سے اتر کے اپني عبا میں لپٹا ھوا ایک بچہ میرے حوالے کیا. یہ میں بالکل بھولتا ھوں کہ اُس وقت آپ نے مجھ سے کیا کہا تھا اور میں نے کیا جواب دیا تھا — ھاں اتنا ضرور یاد ھے کہ — کہ میں نے بچے کو لے لیا اور لے جاکے اپني چارپائي پر لٹا دیا. — میں نے اُسے پیار کیا؛ پھر میں نے وھیں دو زانو ھوکے سبکیاں لیتے ھوئے چلّا کے کہا کہ "اے میرے خدا، میرے سات بچوں میں سے یہ ایک تو ابھي مجھے واپس مل گیا!"

برادر

ناتن، اس میں بالکل شک نہیں کہ آپ عیسائي ھیں. خدا کي قسم، آپ عیسائي ھیں. اس سے بہتر عیسائي اور کون ھو سکتا ھے؟

ناتن

خوب! خوب!! جس بات سے میں آپ کي نظروں میں عیسائي معلوم ھوتا ھوں، بالکل اُسي

بات سے آپ مجھے یہودی معلوم ہوتے ہیں ——
بس، بس؛ اب ہم کب تک ایک دوسرے کے
دل میں اسی طرح جذبات کو اُکساتے رہینگے؟
اب ہمیں عمل کر کے دکھانا چاہئے —— اور گو مجھے
اس ایک اجنبی بچی سے سات بچوں کی
برابر محبت ہے؛ اور یہ خیال ہی میرے لئے
موت کے برابر ہے کہ اس بچی کے نہ رہنے سے
میرے ساتوں بچے ایک مرتبہ پھر میرے ہاتھ سے
چھنے جاتے ہیں؛ لیکن اگر خدا کی یہی مرضی
ہے کہ اِسے بھی مجھ سے واپس لے لے، تو سوا
اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ میں اس کا حکم
بجا لاؤں!

برادر

خدا آپ کو جزا دے، بہادروں کے کام ایسے
ہی ہوتے ہیں! —— میں بھی آپ سے ایسا ہی
کرنے کو کہنا چاہتا تھا. لیکن اب کہنے کی کیا
ضرورت ہے: خود آپ کی نیک مزاجی نے آپ
کو ایسا کرنے پر آمادہ کر دیا.

ناتن

مگر میں یہ تھوڑا ھي کرونگا کہ جو کوئي چلتا پھرتا بھي ادھر آ نکلے اور اس بچي کو مانگے اُسي کو آساني سے دے ڈالوں !

برادر

هرگز نہیں .

ناتن

مانگنےوالا کم سے کم ایسا تو ھو کہ اُس کا اُس لڑکي پر چاھے مجھ سے زیادہ حق نہ ھو ، مگر مجھ سے فایق حق تو ھو .

برادر

بے شک !

ناتن

اور وہ حق بھی پیدایش اور قرابت کا حق ھونا چاھئے .

برادر

ھاں، میرا بھي یہي خیال ھے.

ناتن

اگر آپ مجھے کسي ایسے شخص کا نام بتائیں جو اِس لڑکي کا چچا، ماموں، بھائي — غرض کہ آپ کے نزدیک کوئي قرابت دار، ھونے کي حیثیت سے اِس کا دعویدار ھو، تو مجھے اُس کے دعوے کو ماننے میں کوئي عذر نہ ھوگا. اس لڑکي کو ایسي تعلیم دي گئي ھے کہ وہ ھر خاندان اور ھر مذھب کي زینت ھو سکتي ھے. کاش آپ کو اس عیسائي نائٹ کے اصل و نسل کے حالات اس سے زیادہ معلوم ھوتے جتنے میں معلوم کر سکا ھوں!

برادر

ناتن صاحب، ایسا ھونا تو ذرا مشکل معلوم ھوتا ھے؛ کیونکہ آپ ابھي سن چکے ھیں کہ میں اُس نائٹ کي خدمت میں رھا ھوں، مگر بہت

هي کم عرصه .

ناتن

تو کیا آپ کو یه بهي معلوم نهیں هے که اُس کي ماں کس خاندان سے تهي؟ میرا خیال هے که وه اِشتاؤفن تهي .

برادر

ممکن هے که هو . هاں هاں، مجهے بهي یهي خیال پڑتا هے که اُسي خاندان سے تهي .

ناتن

اور بهلا، کونراد فون اشتاؤفن جو ٹمپلر نائٹ تها، اُس کا بهائي نهیں تها؟

برادر

اگر میں غلطي نهیں کرتا تو، وه ضرور اُس کا بهائي تها . مگر، ذرا ٹهرئیے — مجهے یاد پڑتا هے که میرے پرانے آقا نائٹ کي ایک کتاب اب تک میرے پاس رکهي هے . جب هم لوگ اُسے عسقلان

کے سامنے دفن کر رہے تھے ' اُس وقت میں نے وہ کتاب اُس کي جیب میں سے نکال لي تھي .

ناتن

وہ کیسي کتاب ہے ؟

برادر

اُس میں دعائیں وغیرہ لکھي ہیں — یوں کہنا چاهئے کہ وظیفوں کي کتاب ہے . اُس وقت مجھے یہ خیال هوا کہ شاید وہ کتاب کبھي کسي عیسائي کے کام آ سکے . مگر خیر ' میرے کام کي تو هو هي نہیں سکتي ' کیونکہ میں تو پڑھ هي نہیں سکتا .

ناتن

هاں هاں ' کہئے کہئے !

برادر

خیر ' مجھ سے کسي نے کہا ہے کہ اِس چھوٹي سي کتاب کے پہلے هي ورق پر ' اور آخري پر بھي ' خود میرے آقا نے اپنے هاتھ سے اپنے رشتہداروں

کے اور بیوي کے حالات لکھے ھیں .

ناتن

بس اُسي کي تو ضرورت ھے! آپ ابھي ابھي بھاگ کے وہ کتاب لیتے آئیے . میں آپ کو اُس کے وزن کي برابر سونا تول کے اُس کي قیمت دونگا ' اور ھزاروں شکریئے اُس کے علاوہ — آپ اُسے بہت جلدی لے آئیے .

برادر

ھاں ' بڑي خوشي سے لاؤنگا . لیکن میرے آقا نے جو کچھہ لکھا ھے سب عربي میں لکھا ھے .

ناتن

خیر ' کوئي مضایقہ نہیں — جلدي — جلدی لائیے .

[برادر چلا جاتا ھے]

خدایا ' کچھہ ایسي بنے کہ میں کسي طرح اِس بچي کو اپنے پاس رکھہ سکوں ' اور پھر ایسا ھي

اچھا داماد بھي مُجھے مل جائے ! مگر بھلا میري ایسي تقدیر کہاں ! خیر ، ہرچہ بادا باد . مگر آخر یہ کون خدا کا بندہ تھا جس نے جا کے ایسي بات بطریق کے کان میں پھونک دی ؟ اچھا ، میں اِس کو نہیں بھولونگا اور اُس کا ضرور پتہ لگا کے چھوڑونگا . کہیں یہ ہماری دایہ صاحبہ ھي نہ ہوں !

آٹھواں سین

دایہ اور ناتن

دایہ

[جلدي اور گھبراھٹ میں]

ناتن ، ناتن ، ذرا سوچو تو !

ناتن

کیا ، کیا سوچوں ؟

دایہ

بچاري بچي تو سناتے میں آ گئي. انھوں نے
اُسے بلایا ھے —

ناتن

بطریق نے؟

دایہ

نھیں، سلطان کي بھن نے، شاھزادی ستہ نے
اُسے —

ناتن

بطریق نے تو نھیں بلایا ھے، نہ؟

دایہ

نھیں، نھیں! کیا سُن نھیں رھے ھو: ستہ
نے بلایا ھے، ستہ نے. اُنھوں نے کھلا بھیجا ھے کہ
لڑکي کو حاضر کرو.

فاتن

ریشع کو بلایا هے ! — ستته نے بلایا هے ! خیر ، تو اگر ستته هي نے بلایا هے اور بطریق نے نہیں بلایا ، تو —

دایه

آج تم بطریق کا نام کیوں بار بار رٹتے رهے هو ؟

فاتن

اِس عرصه میں تمہارے پاس بطریق کے هاں سے تو کوئي پیغام نہیں آیا هے نه ؟ اور نه تم نے جا کے اُس کے کان میں کچھ پھونکا هے ، آیں ؟

دایه

کس نے ؟ میں نے ؟ بطریق سے ؟

فاتن

اور یه پیغام لانے والے کہاں هیں ؟

دایہ

وہ کیا باہر کھڑے ہیں .

ناتن

بطور احتیاط مزید کے ' میں خود ہي جا کے اُن سے باتیں کرونگا . امید تو ہے کہ یہ سب کچھ ' پردے کے پیچھے ' بطریق ہي کا کیا دھرا نہ ہوگا !

[جاتا ہے]

دایہ

اور مجھے دوسري ہي فکر ہے . بات یہ ہے کہ ایک ایسے مالدار یہودي کي بیٹي ' اور وہ بھي اکلوتي ' کسي مسلمان کو بھي تو بري نہیں لگیگي ! تمپلر کي بات تو اب ہاتھ سے نکل گئي : ہاں ' میں ہمت کر کے لڑکي ہي کو یہ نہ بتا دوں کہ وہ لڑکي اصل میں کیا ہے . بس ہمت چاہئے . اور مجھے جب کبھي سب سے پہلا موقع ملیگا ' تو میں اُسے اکیلا پاتے ہي ضرور سمجھا دونگي . ابھي لو '

ابھی سلطان کے دربار کو جاتے راستے ہی میں ملتا ہونگے . ذرا سا اشارہ کر دینے میں تو کوئی نقصان نہیں ہے . اور جو یہ ابھی نہ کیا ، تو پھر کبھی نہ ہوگا !

پانچواں ایکٹ

پہلا سین

[سلطان کے محل کا ایک کمرہ : وہ ھي جس میں
خزانہ کے تھیلے رکھے گئے تھے جیسا کہ چوتھے ایکٹ کے
تیسرے اور چوتھے سین میں تھا . خزانے کے تھیلے
ابھي تک وھیں رکھے ھیں .]

صلاح الدین ، اور تھوڑي دیر بعد
اس کے چند خادم

صلاح الدین

[کمرے میں داخل ھوتے ھوئے]

ھائیں ، یہ تھیلے ابھي تک یہیں پڑے ھیں !
اور کسي کو درویش کا پتہ نہیں چلتا — ھو نہ
ھو وہ کہیں شطرنج میں پھنس گیا ہے . اُس
میں لگ کے تو وہ اپنے آپ کو بھي بھول جاتا ھے ،

تو مجھے کیوں نہ بھول جائیگا. — اچھا تھہرو!

[ایک خادم سے جو کمرے میں داخل ہو رہا ہے]

کہو، کیا کہنے آئے ہو؟

خادم

حضور، آخر خوش خبري مل گئی! — بڑي خوشي کي بات ہے حضور؛ بڑي ھي خوشي کي بات ہے! قاہرہ سے قافلہ آ گیا، اور وہاں کا سات برس کا خراج بھي آ رہا ہے.

صلاح الدین

شاباش ابراھیم، شاباش! تم نے واقعي بڑي خوش خبري سنائي. اُ ھو ھو، آخر سب کچھ صحیح سلامت پہنچ گیا! — اچھا، اس خوش خبري پر میرا شکریہ قبول کرو.

خادم

[امید کے ساتھ، اپنے دل میں]

خدا کرے کچھ انعام دے نکلیں.

صلاح الدین

کس انتظار میں کھڑے ہو؟ بس اب جاؤ.

خادم

حضور، ایسی اچھی خبر لانے والے کو کچھ اور نہ ملیگا؟

صلاح الدین

اب اور تم کو کیا چاھئے؟

خادم

ایسی خوش خبری لانے والا انعام سے محروم رھیگا؟ اگر ایسا ھے تو میں پہلا شخص ھوں جسے سلطان روکھے سوکھے شکریہ پر ٹالتا ھے. یہی کیا کم فخر کی بات ھے کہ میں پہلا شخص ھوں جس سے صلاح الدین نے کنجوسی برتی.

صلاح الدین

[سونے کے ڈھیر کی طرف اشارہ کرکے]

اچھا، اِن میں سے ایک تھیلا لے جاؤ.

خادم

نہیں حضور، اب تو چاھے سرکار مجھے یہ سب تھیلے دے ڈالیں تب بھي نہ لونگا.

صلاح الدین

تو میري حکم‌عدولي کروگے؟ اچھا جاؤ، دو لے لو، بس! — ھائیں، اب بھي وھي ضد! — ارے یہ تو چلا جا رھا ھے. یہ تو فیاضي میں مجھ سے بھی بڑھا ھوا ھے. جتنا میرے لئے دینا مشکل ھے، اس سے زیادہ اس کے لئے انکار کرنا بھي مشکل ھوگا. مگر مجھے یہ کیا ھوا جا رھا ھے کہ اب ان آخري دنوں میں میري طبیعت بدلی جا رھی ھے؟ کیا صلاح الدین کو آخري دم تک صلاح الدین ھي نہ رھنا چاھئے؟ اگر ایسا نہ ھو، تو اسے کبھي صلاح الدین بن کے رھنا ھي نہ چاھئے تھا.

دوسرا خادم

حضور والا!

صلاح الدین

کیا تم بھي مجھے کوئی خبر سنانے آئے ھو؟ تو —

دوسرا خادم

مصر کا سفیر آ گیا ھے ' حضور !

صلاح الدین

ھاں ' مجھے پہلے ھي سے معلوم ھے .

دوسرا خادم

تب تو حضور ' میں بہت دیر میں پہنچا !

صلاح الدین

یہ کیوں کہتے ھو کہ بہت دیر میں پہنچا ؟
کم از کم اپني نیک نیتي کے بدلے میں ایک دو
تھیلے تم بھي لے لو .

دوسرا خادم

حضور ' ایک اور دو مل کے تین ھوئے !

صلاح الدین

تم حساب میں بہت تیز معلوم ہوتے ہو —
اچھا ، جاؤ تین ہی لے لو .

دوسرا خادم

حضور ، ابھي میرے پیچھے ایک اور مخبر بھي
آ رہا ہے . اگر وہ یہاں تک پہنچ جائے ·

صلاح الدین

اور نہ پہنچنے کي کیا وجہ ہے ؟

دوسرا خادم

حضور ، غالباً اُس کي گردن ٹوٹ گئي ہے . بات
یہ ہوئی کہ جب ہم تینوں کو یہ خبر ملی کہ
سفیر آیا ہے ، تو ہم تینوں ایک دم سے لپکے کہ
آپ کو آ کے خبر دیں — سب سے آگے والے گھوڑے نے
ٹھوکر لی اور گر گیا . اس سے میں سب سے آگے
ہو گیا . شہر پہنچنے تک تو میں سب سے آگے

رھا ۔ مگر اُس کے بعد سے وہ بدمعاش ابراھیم جلدي جلدي سے گلیوں میں سے ھوتا ھوا یہاں پہنچ گیا ، اور میں رہ گیا .

صلاح الدین

مگر مجھے تو اُس غریب کا فکر ھے جو گر پڑا ھے ! جلدي جاؤ ، اُس کو لےکر آؤ .

دوسرا خادم

ھاں حضور ، میں بڑي خوشي سے جاؤنگا ، اور اگر وہ زندہ ھوا تو اِن تین تھیلوں میں سے آدھا روپیہ اُسے دے دونگا .

[چلا جاتا ھے]

صلاح الدین

دیکھو ، شریف آدمي ایسے ھوتے ھیں ! بھلا اور کسي کو بھي ایسے ایسے خادم نصیب ھوئے ھیں ؟ اب سوا اس کے اور میں کیا کہوں کہ میری ھی مثال نے ان لوگوں کو ایسا بنا دیا ھے ؟ پھر یہ

کیسا بیہودہ خیال ہے کہ میں اب انہیں کچھ اور هی سبق پڑھاؤں .

تیسرا خادم

خوشخبري هو حضور !

صلاح الدین

کیا تم هي وہ شخص هو جو گر پڑا تھا ؟

تیسرا خادم

نہیں حضور ، میں وہ نہیں هوں . میں تو صرف یہ خبر حضور کو دینے آیا هوں کہ امیر منصور ، جو مصر سے روپیہ لائے هیں ، ابھي ابھي آ کے اُترے هیں .

صلاح الدن

اُنہیں جلد یہاں لے آؤ . مگر یہ لو ، وہ تو خود هي آ پہنچے !

دوسرا سین

امیر منصور اور صلاح الدین

صلاح الدین

بہادر امیر، خوش آمدید! آخر تم آ هي پہنچے. منصور، منصور، میں اتنے دنوں سے تمہارا انتظار کرتے کرتے تھک گیا.

منصور

حضور کو اس مراسلہ سے نوآمون * کے هنگامہ کا حال معلوم هوگا. جب ابوالقاسم اُس کا خاتمہ کر چکے، تب کہیں قافلے کو وهاں سے روانہ هونے کي همت پڑي. مگر جب سے هم لوگ چلے هیں، جہاں تک هو سکا میں قافلے کو مارا مار لئے آ رها هوں.

صلاح الدین

مجھے تم پر پورا اعتماد هے. اگرچہ تمہاري پچھلي تکلیف پر یہ مزید تکلیف تو ضرور هوگي، مگر اب اتنا کام اور کرو کہ قافلے کي حفاظت کے

لئُے چند تازہ دم سپاهي اور لے لو ' اور پھر کوچ کي تیاري کر دو ' کیونکہ تمھیں اِس روپئُے کا بہت بڑا حصہ ابھي کوہ لبنان میں ابّا جان کے پاس پھنچانا هوگا .

منصور

نہایت خوشي کے ساتھ ' حضور !

صلاح الدین

مگر یہ اچھي طرح خیال رکھنا کہ سپاهي تمھارے پاس کافي هونے چاهئُیں : کیونکہ لبنان اب محفوظ جگہ نہیں رهي هے . یہ تو بلا شبہ تم نے سنا هي هوگا کہ تمپلر لوگوں نے پھر نقل و حرکت شروع کر دي هے . اِس لئُے ذرا احتیاط هي سے کام لینا . یہ قافلہ تھہرا کہاں هے ؟ اچھا تو یہي هوتا کہ میں خود اُسے دیکھ لیتا اور اُس کا انتظام کر دیتا .

[ایک خادم سے]

دیکھو میاں ' تم جا کے ذرا شاهزادي ستہ سے کہ دو کہ میں ابھي آتا هوں .

تیسرا سین

[ناتن کے مکان کے سامنے کھجوروں کا جھنڈ]

تمپلر

[اکیلا]

اب تو میں کبھي اُس کي دھلیز کے اندر قدم نہ رکھونگا ۔ آخر کبھي نہ کبھي وہ خود هي نکلیگا ۔ ایک دن وہ بھي تھا کہ اِن لوگوں کو میري صورت دیکھنے کي تمنا تھي ، اور اب یہ حالت ھے کہ شاید وہ مجھے اپنے گھر کے پاس بھي نہ پھٹکنے دے ۔ مجھے اس شخص پر بڑا هي غصہ آتا ھے — مگر کیوں ؟ — آخر میں اس بیچارے یہودي سے اتنا کیوں ناراض ھوں ؟ اب تک تو اس نے میري بات کو ردّ نہیں کیا ھے ؛ اور اب تو خود صلاح الدین نے اُس سے بات چیت کرنے کا ارادہ کیا ھے ۔ — کیا واقعي میري عیسائیت میں اُس کي یہودیت سے زیادہ شدت ھے ؟ —

اپنے آپ کو بھلا کون اچھي طرح پہچان سکتا
ھے ؟ -- اور اگر ایسا نہیں ھے تو مجھے اس بات
پر کیوں اتنا غصہ آتا ھے کہ اس شخص نے
عیسائیوں کي ذرا سي چوري کي ھے ؟ مگر ' یہ
میں نے کیا کہا ؟ "ذرا سي چوري !" --- ایسي
دوشیزہ لڑکي کو چھین لینا کیا ذرا سي چوري
ھے ؟ --- لیکن سوال یہ ھے کہ اب اس لڑکي کا دعویدار
کون ھو سکتا ھے ؟ یہ تو ھرگز نہیں کہا جا سکتا
کہ وہ اس غلام کا مال ھے جو اِس اَن گھڑ پتھر
کو زندگي کے تاریک ساحل پر چھوڑ کے خود
چلتا بنا ۔ نہیں ' بلکہ یہ تو اُس کاریگر کا مال
ھے جس نے بے صورت پتھر میں خدا کے نور کا
جلوہ دیکھا اور اُسے تراش کے ایسا بے نظیر بت
بنایا ! ھاں سچ ھے ' ریشع کا اصلي باپ یہي
یہودي ھے : چاھے وہ کسي عیسائي ھي کي بچي
کیوں نہ ھو --- اَبد تک یہي یہودي اُس کا باپ
کہلائیگا ; کیونکہ اگر وہ محض ایک عیسائي لڑکي
ھوتي ' اور اُس میں یہ سب خوبیاں نہ ھوتیں
جو ایک ایسا یہودي ھي اُس میں پیدا کر سکتا

ھے ' تو میرا دل تو یھي گواھي دیتا ھے کہ اُس
کا مجھ پر ھرگز جادو نہ چلتا ! اس حالت میں
اس کي پیاري سے پیاري مسکراھت بھي ھونٹوں
کي ایک دلکش حرکت سے زیادہ نہ ھوتي ' اور
وہ چیز جس سے یہ مسکراھت پیدا ھوتي ھے
ھرگز ھرگز اس رونق کا سبب نہ ھوتي جو اُس کے
چھرے پر نظر آتي ھے . میں نے اکثر دیکھا ھے
کہ ریشع کے تبسّم سے زیادہ شیریں تبسّم محض
حماقت ' بیھودگي اور مسخرے پن سے نامعقول '
خوشامدي امیدواروں پر صرف کر دیئے گئے ھیں .
لیکن کبھی مجھ پر بھي اُن مسکراھٹوں کا یہ اثر
ھوا ھے کہ میں اُن کا دیوانہ ھو گیا ھوں ؟ یا میں
نے اس بات کی تمنا کی ھو کہ وہ آفتاب کی
کرنوں کی طرح میري تاریک زندگي کو روشن کر
دیں ؟ ھرگز نھیں . مگر پھر بھی مجھے اس
شخص پر غصہ آتا ھے جس نے اُسے وہ کچھ بنا
دیا ھے جو وہ ھے ! آخر یہ کیا بات ھے ؟ کیا
میں واقعی اسی کا مستحق ھوں کہ صلاح الدین
نے مجھے ایسی سخت حقارت کے ساتھ رخصت

کر دیا ؟ مستحق ہوں یا نہیں ہوں ، مگر اُس کا ایسا سمجھنا ہي کیا میرے لئے کم برائی ہے . افوہ ، اُس جیسے شخص کی نظر میں میں کیسا ذلیل ، کیسا خوار معلوم ہوا ہونگا ! — اور یہ سب صرف ایک لڑکی کی وجہ سے ! نہیں کُرد ، نہیں ، ایسا نہ ہونا چاہئے — ارے ظالم ، کچھہ تو اپنے اوپر قابو رکھہ . اور کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ دایہ نے یوں ہی باتیں بنائي ہوں ، جن کا کوئی ثبوت نہ ہو . ہائیں ، ناتن آ پہنچا ! — مگر یہ کس سے باتیں کر رہا ہے ؟ ہو نہ ہو یہ وہی ہمارے پرانے دوست راہب صاحب ہیں ! ہاں ، اُسے تو اب سب ہي کچھہ معلوم ہے . معلوم ہوتا ہے بیچارہ یہودي بطریق کے ہاتھوں میں پھنْس گیا ہے . دیکھا ، ایک میري غلطی سے کیا کیا جھگڑے جھیلے پھیلے ہیں . اُف اُف ، کمبخت غصے کی آگ کي ایک چنگاري سے انسان کا دماغ کیسا بھڑک اٹھتا ہے ! اب مجھے جلدي ہي فیصلہ کر لینا چاہئے کہ کیا کروں . اچھا ، اتنے ذرا میں ایک طرف ہي کو ہو جاؤں : شاید راہب اُسے ابھي چھوڑ کے چل دے .

چوتھا سین

ناتن اور برادر

ناتن

اچھے برادر، ایک دفعہ پھر میرا شکریہ لیجئے .

برادر

یہی تحفہ میری طرف سے بھی قبول کیجئے .

ناتن

مگر آپ میرا شکریہ کیوں ادا کرتے ہیں ؟ کیا محض اس لئے کہ میں آپ کو وہ چیز دینے پر ضد کر رہا تھا جو آپ کے کسی کام کی نہیں ؟ کاش آپ کی ضد میری ضد سے دب جاتی . آپ نے مجھے زبردستی اس سے روکا کہ آپ کو اس سے زیادہ دولتمند بنا دوں جتنا میں خود ہوں .

برادر

بہر حال، کتاب تو میري ھے ھي نہین۔
وہ اُس لڑکی کي ملکیت ھے: نہیں بلکہ یہ
کہنا چاھئے کہ اس غریب کو اپنے باپ کے ترکہ
میں صرف یہي ایک یہي چیز تو ملي ھے —
مگر ھاں، سب سے بڑي چیز تو خود آپ ھیں۔
میري تو یہي دعا ھے کہ آپ نے جو کچھ اُس
کي خدمت کي ھے، خدا کرے آپ کو کبھي اس
پر پچھتانا نہ پڑے۔

ناتن

پچھتانا پڑے، خوب! یہ تو آپ یقین رکھئے
کہ میں پچھتاؤنگا کبھي نہیں۔

برادر

ھاں، بشرطیکہ آپ کے یہ ٹمپلر اور بطریق
لوگ —

ناتن

نہیں، یہ لوگ خواہ مجھے کیسا ھي نقصان

پہنچائیں، مگر میں اپنے کئے پر کبھي ذرا سا
بھي نہ پچھتاؤنگا — مگر کیا واقعي آپ کو یقین
ھے کہ کسي تمپلر ھي نے آپ کے بطریق کو
اُکسایا ھے؟

برادر

ھاں، میرے خیال میں تو ضرور یہي ھوا ھے۔
ابھي کچھ زیادہ عرصہ نہیں ھوا کہ ایک تمپلر
اُس سے کچھ باتیں کر رھا تھا۔ اور میں جو کچھ
بھي سن سکا اُس سے میرے اِس خیال کي تائید
ھوتي ھے۔

ناتن

آج کل سارے یروشلم میں لے دے کے صرف
ایک ھي تمپلر تو ھے، اور میں اُسے جانتا ھوں:
نہیں بلکہ وہ میرا خاص دوست ھے۔ بڑا ھي
شریف اور نیک جوان ھے۔

برادر

ھاں ٹھیک ھے — بالکل ٹھیک — مگر مصیبت

یہ ھے کہ آدمی اصل میں جیسا کچھہ ھوتا ھے
اور دنیا اُسے مجبور کرکے جیسا بنا دیتی ھے ' اُس
میں اور اِس میں بڑا فرق ھوتا ھے !

ناتن

ھاں ' افسوس ! ھے تو یوں ھی ! خیر ' تو
میرا دشمن چاھے کوئی ھو اور جو بھلا برا اُس کا
جی چاھے وہ کرے . مگر برادر صاحب ' آپ کی
اِس کتاب کے ذریعے سے میں سب کا مقابلہ کر
سکتا ھوں . میں ابھی اسے لے کے سلطان کے پاس
جاتا ھوں ' دیکھئے تو .

برادر

خدا آپ کو کامیاب کرے ! اچھا ' اب اجازت
چاھتا ھوں.

ناتن

مگر ابھی تک آپ نے اُس بچی کو نہیں
دیکھا . اچھا ' جلدی آئیگا ' اور میرے ھاں اکثر
آیا کیجئے . خدا کرے آج کے دن بطریق کو کوئی
بات نہ معلوم ھو ! مگر خیر ' اب آپ جو کچھہ
چاھیں اُس سے کہہ سکتے ھیں .

برادر

جي نہیں، میر، کچھ نہ کہونگا. — خدا حافظ!

ناتن

اچھا، برادر صاحب، ہم لوگوں کو بھول نہ جائیگا.

[برادر چلا جاتا ھے.]

خدایا! جي چاھتا ھے کہ یہیں کھلے آسمان کے نیچے دوزانو ھو کر تیرا شکر بجا لاؤں. تیرا ھي فضل ھے کہ یہ گتھي؛ جس کي سخت گرھوں کو کھولتے کھولتے میں عاجز آ گیا تھا، اب خود بخود کھلي جا رھي ھے! خدایا، مجھے اس خیال ھي سے خوشي ھوتي ھے کہ اب مجھے کسي بات کے چھپانے کي ضرورت نہیں رھي، اور اُب میں اپنے بني نوع کے سامنے بھي اُسي طرح بے دھڑک جا سکتا ھوں جس طرح میں تیرے سامنے آیا ھوں. خدایا، تیرا احسان ھے کہ تو ھمارے فعلوں سے ھمارا اندازہ نہیں کرتا — اور فعل بھي وہ جو اکثر ھمارے نہیں ھوتے!

پانچواں سین

[ناتن ، اور ٹمپلر جو ایک طرف سے آ نکلتا ھے .]

ٹمپلر

ناتن صاحب ! ٹھہرئے — مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلئے .

ناتن

ھائیں ، نائٹ صاحب ! آپ ھیں ؟ یہ کیونکر ھوا کہ آپ سلطان کے ھاں مجھے نہیں ملے ؟

ٹمپلر

ھاں ، نہ میں آپ کو وھاں پا سکا ، نہ آپ نے مجھے پایا — خیر ، اس کا فکر نہ کیجئے .

ناتن

نہیں ، مجھے تو کوئی فکر نہیں ھے ، مگر سلطان تو جھنجھلائیگا نہ ؟

تھمپلر

جب میں پہنچا ہوں ، مجھے معلوم ہوا کہ آپ اُسی وقت وہاں سے واپس ہوے تھے .

ناتن

تو آپ سے اُن سے باتیں ہو گئیں ؟ یہ بہت اچھا ہوا .

تھمپلر

ہاں ، مگر سلطان یہ چاہتے ہیں کہ میں اور آپ دونوں ایک ہی وقت میں وہاں موجود ہوں .

ناتن

یہ تو اور بھی اچھا ہے — آئیے ، میں ابھي اُن ہی کے ہاں جا رہا تھا .

تھمپلر

ناتن صاحب ، میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ یہ صاحب جو ابھی آپ سے الگ ہوئے ہیں ، کون تھے ؟

ناتن

هائیں ، آپ کو معلوم نہیں ؟

تمپلر

ہو نہ ہو یہ وہی بھولے بھالے راہب ہیں ، جن سے بطریق صاحب مخبری کا کام لیا کرتے ہیں .

ناتن

ہاں ، ہوگا — رہتا تو یہ بطریق ہی کے ساتھ ہے .

تمپلر

جی ہاں ، یہ ترکیب تو اچھی ہے کہ سادگی کے ذریعے بدمعاشی کا راستہ صاف کر لیا جائے !

ناتن

بے شک ، حماقت کی سادگی سے یہ کام ضرور نکلتا ہے ، مگر ایمانداری کی سادگی سے نہیں .

تمپلر

بطریق لوگ ایمانداری کی سادگی کے قائل نہیں ہوا کرتے .

ناتن

لیکن اس راهب کی طرف سے تو مجھے پورا اطمینان ھے — یہ شخص هرگز ایسا آدمی نہیں ھے جو شرارتوں میں بطریق کی مدد کرے.

تمپلر

کم از کم وہ ایسا کہا تو ضرور کرتا ھے. مگر کیا اس نے کبھی آپ سے میرے متعلق کچھ نہیں کہا ؟

ناتن

آپ کے متعلق ؟ نہیں ، خاص آپ کا کبھی کوئي ذکر نہیں کیا — یہ غریب آپ کا نام تک تو جانتا نہیں.

تمپلر

هاں ، شاید هي جانتا هو.

ناتن

هاں البتہ ایک تمپلر کے بارے میں اُس نے مجھ

سے اتنا ضرور کہا تھا کہ —

تمپلر

کیا کہا تھا ؟

ناتن

بھر حال اُس نے جو کچھ بھي کہا تھا اُس سے صاف معلوم ھوتا ھے کہ اُس کي مراد آپ سے نہیں تھی ۔

تمپلر

کیا معلوم ؟ اچھا ، بتائیے تو اُس نے کیا کہا تھا ؟

ناتن

اُس نے یہ کہا تھا کہ کسي تمپلر نے بطریق سے جاکے میري غیبت میں مجھہ پر کچھہ الزام لگایا ھے ۔

تمپلر

آپ پر الزام لگایا ھے ، خوب ! میں اُن کي

غائبانہ اجازت سے اتنا کہنا چاھتا هوں کہ یہ بالکل جھوتي بات ھے . میں ایسا آدمي نہیں هوں کہ اپنے کئے سے مُکر جاؤں ، اور جو کچھہ میں نے کیا سو کیا . اور نہ میري یہ عادت ھے کہ میں خواہ مخواہ بھي یہ کہوں کہ میں جو کام کرتا هوں ٹھیک هي کیا کرتا هوں . پھر اپني غلطي پر میں کیوں شرمندہ هوں ؟ کیا میں نے یہ عہد نہیں کر لیا ھے کہ اپني غلطي کي تلافي کرنے کي پوري پوري کوشش کرونگا ، اور کیا مجھے یہ معلوم نہیں کہ انسان تلافي کرنے پر آئے تو بہت کچھہ کر سکتا ھے . اچھا ، ناتن صاحب ، سنئے : راھب صاحب نے جس ٹمپلر کا ذکر کیا تھا ، یقین جانئے وہ میں هي هوں ؛ اور میں نے هي ، بقول اُن کے ، آپ پر یہ الزام لگایا تھا . تاهم آپ کو یہ تو معلوم هي ھے کہ اُس وقت میں کیوں دیوانہ‌وار آپ کے خلاف هو رھا تھا ، اور کیا سبب تھا کہ میري رگوں میں خون کھول رھا تھا . توبہ توبہ ! مجھہ سے کیا حماقت هوئي ھے . بات یہ ھے کہ میں پچھلي دفعہ بڑے خلوص اور جوش سے آیا تھا کہ

آپ مجھے اپني خدمت میں قبول کر لیں —
مگر آپ کو یاد ہوگا کہ آپ نے کیسي سردمہری
سے کام لیا تھا : کیسا نیم گرم سا جواب دیا تھا ،
جو سردمہري سے بھي بدتر تھا . آپ نے کیسي
احتیاط کے ساتھ مجھ سے اپنا پیچھا چھڑایا تھا ،
اور کیسے کیسے بےتکُے سوال مجھ سے کئے تھے !
میں سچ کہتا ھوں اب بھي مجھے آپ کي وہ
باتیں یاد آ جاتي ھیں تو مارے غصہ کے
بےقابو ھو جاتا ھوں . خیر — اب ذرا غور کیجئے —
میرے اِس غیظ و غضب کے عالم میں دایہ چپکے
سے میرے پاس آتي ھے اور اپني راز کي باتیں
میرے کان میں پھونک جاتي ھے ؛ اور ان باتوں کو
سن کے مجھے اپني دانست میں گویا آپ کے عجیب
و غریب برتاؤ کي ساري لِم معلوم ھو جاتي ھے !

ناٹن

یہ کیونکر ؟

تمپلر

ھاں ، دیکھئے : وھي تو بیان کر رھا ھوں —

تو ، غرض کہ میں نے خواہ مخواہ بھي یہ یقین کر لیا کہ آپ نے جس هستي کو اس طرح عیسائیوں سے لیا هے اُسے آپ هرگز کسي عیسائي کے حوالے نہ کرینگے . اس لئے مجھے سب سے مختصر اور اچھي صورت یہي معلوم هوئي کہ آپ کے گلے پر چھري رکھ کر آپ کو اس پر مجبور کیا جائے .

ناتن

یہ صورت مختصر تو ضرور هے ؛ مگر یہ میري سمجھ میں نہ آیا کہ اس میں اچھائي کیا هے ؟

تمپلر

میري پوري بات تو سن لیجئے ! یہ تو میں خود هي مانتا هوں کہ میں غلطي پر تھا . اس میں آپ کي تو کوئي خطا نہ تھي : اصل میں هوا یہ کہ اس دیواني دایہ نے بےسمجھ بوجھ جو کچھ مُنْہ میں آیا بک دیا . ممکن هے

اُسے آپ سے کچھ رنجش ہو، اور وہ اِس ڈھب سے آپ کو کسي جال میں پھنسانے کي فکر میں ہو. اور یہ میري بیوقوفي اور ناتجربہ کاري ہے کہ میں اپنے جوش میں کبھي ایک سرے پر پہنچ جاتا ہوں کبھي دوسرے سرے پر: کبھي حد سے زیادہ نرم ہو جاتا ہوں، کبھي ضرورت سے زیادہ گرم. ناتن صاحب، میں آپ سے معافي چاہتا ہوں.

ناتن

اچھا، میں نے معاف کیا.

ٹمپلر

یہ تو صحیح ہے میں نے بطریق سے اس بات کا ذکر کیا؛ مگر میں نے آپ کا نام ہرگز نہیں لیا. جیسا کہ میں ابھي کہہ چکا ہوں، یہ بالکل جھوٹ ہے کہ میں نے آپ کا نام لیا ہے. میں نے اس معاملے کو محض ایک عام سوال کي صورت میں اس کے سامنے پیش کیا تھا، اور

وہ بھي صرف یہ معلوم کرنے کے لئے کہ اس
بارے میں اس کي راے کیا ھے. اصل تو یہ
ھے کہ مجھے اتنا بھي نہ کہنا چاھئے تھا،
کیونکہ مجھے خوب معلوم تھا کہ بطریق بڑا چالباز
بدمعاش ھے. چاھئے یہ تھا کہ میں خود ھي
اس پر اپنے دل میں سوچ سمجھ لیتا: اس کي
کوئي ضرورت نہ تھي کہ اُس بچاري بچي کو
ایسے مہربان سے جدا ھو جانے کے خطرے میں ڈالتا.
خیر، اب بھی کچھ نہیں گیا ھے. بطریق کي
شرارت نے، جو اس کي فطرت میں ھے، میري
آنکھیں کھول دي ھیں: اور اب میں سمجھ
گیا ھوں کہ مجھے کیا کرنا چاھئے. فرض
کیجئے کہ اُسے آپ کا نام بھي معلوم ھو گیا
ھے، تب بھي وہ کیا کر لیگا؟ اگر آپ کے سوا
اُس لڑکي کا کوئي اور دعویدار ھو سکتا ھے تب تو
وہ لڑکي پر قبضہ کر سکتا ھے: مگر اُسے لے جا
کر خانقاہ میں جب ھي داخل کر سکتا ھے کہ
وہ آپ کے گھر میں رھتي ھو — آپ لڑکي کو
میرے حوالے کر دیجئے: مجھے دے دیجئے —

پھر بطریق کو آنے دیجئے ' دیکھیں کیا کر لیتا ھے ! — اس کي کیا مجال ھے کہ میري بیوي کو مجھ سے چھین سکے ! آپ فوراً اُسے میرے حوالے کر دیجئے ; اب خواہ وہ آپ کي بچي ھو یا نہ ھو ' وہ یہودی ھو یا عیسائي ھو ' یا بالکل لامذھب ھو — کوئي مضایقہ نہیں . میں آپ سے ھرگز یہ سوال نہ کرونگا کہ اُس کا مذھب کیا ھے ؟ میرے لئے سب یکساں ھے !

ناتن

کیا آپ سمجھتے ھیں کہ سچ کو چھپانے سے مجھے کچھ فائدہ ھے ؟

تھپلر

خیر ' جو کچھ بھي ھو ' مجھے اس سے بحث نہیں .

ناتن

نہ تو میں نے آپ کے سامنے کبھي اِس سے انکار کیا ھے ' اور نہ کسي اور پوچھنے والے سے

چھپانا چاھتا ھوں کہ ریشع عیسائي ھے اور میرا
اُس سے صرف یہ واسطہ ھے کہ میں نے اُسے اپني
بیٹي بنا لیا ھے. آپ شاید یہ سوال کرینگے
کہ اگر ایسا ھے تو میں نے خود ریشع سے کبھي یہ
بات کیوں نہیں کہي ؟ مگر ظاھر ھے کہ مجھے
اگر اس کي معذرت کرني ھے تو خود اس لڑکي
سے !

تمپلر

نہیں، بلکہ اُس کے سامنے بھي اِس کي
ضرورت نہیں — اُسے تو اب بھي آب کو وھي
سمجھنا چاھئے جو وہ ھمیشہ سمجھا کي ھے. اِس
راز کے اظہار سے اُسے صدمہ نہ پہنچایا جائے تو
اچھا ھے. — اِس وقت وہ آپ کے قبضہ میں ھے،
اور میں آپ سے پھر التجا کرتا ھوں کہ آپ اُسے
میرے حوالے کر دیجئے. یقین مانئے کہ اب اِس
دوسري مرتبہ بھي ریشع کو اگر کوئي شخص آفت
سے بچا سکتا ھے اور بچائیگا تو وہ میں ھي ھوں !

ناتن

یہ صحیح ہے کہ ایک دفعہ آپ نے اسے بچایا تھا ؛ مگر اب یہ ممکن نہیں . آپ بہت دیر میں پہنچے .

ٹمپلر

یہ کیا ؟ بہت دیر میں کیسے ؟

ناتن

اِس کے لئے تو ہمیں بطریق کا شکرگزار ہونا چاہئے .

ٹمپلر

بطریق کا شکرگزار ہونا چاہئے ؟ کس بات کے لئے ؟ کیا بطریق کا یہی مقصد تھا کہ ہم لوگوں کو احسانمند کرکے شکریہ وصول کرے ؟ کیا خوب ! آخر کیوں ہم اُس کے شکرگزار ہوں ، کچھ معلوم تو ہو ؟

ناتن

اِس لئے کہ محض اُس کی وجہ سے ہمیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ریشع کے رشتہ‌دار کون لوگ ہیں — اور یہ کہ اب ہم اُسے اطمینان کے ساتھ کس کے ہاتھ میں دے سکتے ہیں.

تمپلر

اچھا اِس بات کا شکریہ — ہاں بھلا اور کون سی بات ہو سکتی ہے جس کے لئے کوئی اس کا شکریہ ادا کرے.

ناتن

بہر حال، اب اگر آپ کو ریشع درکار ہے تو اب آپ اُس کے اُن ہی رشتہ‌داروں سے اُسے طلب کر سکتے ہیں، نہ کہ مُجھ سے.

تمپلر

ہائے ریشع! مجھے تو تجھ پر رحم آتا ہے: ابھی نہ معلوم اور کیسی کیسی گردشیں تیرے

لکھے میں لکھي هیں ! آہ ، جو بات کسي اور یتیم بچچي کے لئے رحمت هوتي ، وهي تیرے لئے زحمت هے ! — مگر ناتن صاحب ، یه تو بتائیسے کہ یه اُس کے بڑے چهیتے نئے رشتہدار هیں کہاں ؟

ناتن

کہاں هیں ؟

تمپلر

هاں ، اور وہ هیں کون ؟

ناتن

" کون هیں ؟ " کا جواب تو یه هے کہ ریشع کے ایک حقیقي بهائي کا پته چلا هے ، اور اب آپ کو اُسي کے سامنے اپني درخواست پیش کرني چاهئے .

تمپلر

کیا کہا ، بهائي ؟ اچها ، تو وہ هے کیا ؟ سپاهي هے ، کہ پادري ؟ خدا کے لئے جلدی بتائیسے :

دیکھوں، مجھے اُس سے کچھ اُمید بھي ھو سکتي ھے یا نہیں!

ناتن

میرا تو خیال ھے کہ وہ نہ سپاھي ھے، نہ پادري -- یا یوں کہئیے کہ وہ یہ دونوں ھے -- مجھے اب تک اُس کے حال کي پوري خبر نہیں.

ٹمپلر

آپ کو اُس کا اور بھي کچھ حال معلوم ھے ؟

ناتن

ھاں، میں نے سنا ھے کہ وہ بڑا سچا اور ایماندار آدمي ھے، اور ریشع اُس کے ساتھ بہت اچھي طرح رھیگي.

ٹمپلر

اور عیسائي بھي ھے ؟ ناتن صاحب، بعض وقت تو آپ مجھ سے خاصي پہیلیاں سي بجھوانے

لگتے هیں . دیکھئے ناراض نه هوجئیگا : آپ اتنا تو ضرور مانینگے که ریشع کو عیسائیوں کے ساتھ عیسائي هي بن کے رهنا چاهئے : اور اِس طرح رهتے رهتے وه آخرکار ایک دن سچ مُچ عیسائي بن جائیگي . نتیجه یه هوگا که آپ نے جو اُس کي روح میں گیہوں کے پودے لگائے هیں ، اِدھر اُدھر کے گھاس پھونْس سے اُن کا بھی ناس هو جائیگا ! مگر میں دیکھتا هوں که آپ کو کچھ پرواه هي نہیں هے ، اور تعجب هے که آپ یه کہتے هیں که وه اپنے بھائي کي نگراني میں ره کے بہت خوش رهیگي !

ناتن

هاں ، میں تو یهي سمجھتا هوں ، اور مُجھے ایسي هي اُمید هے . اور اگر فرض کیجئے که اُس کے ساتھ ره کے اُسے کسي چیز کي کمي بھي هوگي ، تو میں اور آپ تو اُس کي خدمت اور خیرخواهي کے لئے موجود هي هیں !

تھپلر

اپنے بھائي کے ساتھ ره کے اُسے کمي هي کس چیز

کي هوگي ؟ اُس کا عزیز بھائي اپني پیاري بہن کے
لئے کھانے پینے اوڑھنے پہننے کا ہر طرح کا سامان
مُہیا کریگا ، اچھي اچھي چیزیں لا کے دیگا : پھر اور
کیا کمي رہ جائیگي ؟ — سوا ایک بر کے — اور
اُس کا بھائي کُچھ دنوں میں بر بھي تھونڈھ
نکالیگا ، بھلا اُس کي دنیا میں کیا کمي ھے . اور
پھر وہ جتنا پکا عیسائي ہوگا اُتنا هی اچھا .
افسوس ! ایسی فرشتہ‌خصلت هستی کی آپ نے
ایسی محنت سے صرف اِس لئے پرورش کی کہ وہ
دوسروں کے ہاتھوں میں پڑ کے برباد جائے !

ناتن

مگر آپ کو اِن باتوں کا اِتنا رنج کیوں ھے ؟
آپ یہ یقین رکھئے کہ همارا یہ فرشتہ همیشہ هماري
محبت کے قابل رهیگا .

تمپلر

آپ کو کوئی حق نہیں ھے کہ آپ اِس بری طرح
سے اُس محبت کا ذکر کریں جو مجھے اس سے ھے !

میري محبت هرگز اس کو گوارا نهیں کرتي که
ریشع مُجھ سے الگ هوکے کسي اور کے پاس
پهنچ جائے — هرگز نهیں! خواه یه جدائي
برائے نام هي کیوں نه هو. لیکن یه تو بتائیے
که اب جو کچھ، هونےوالا هے اُس کا ریشع کو
کچھ، سان گمان بهي هے؟

ناتن

کچھ نه کچھ هے تو ضرور. لیکن میري
سمجھ میں نهیں آتا که اُس نے کیسے اور کهاں
سے سن لیا!

تمپلر

نهیں نهیں، بس اب بهت کچھ هو چکا —
سب سے پهلے وه میرے هي منه سے اپنے مقدر کي
خبر سنیگي؛ میں هي سناؤنگا. میں نے جو
قَسم کها رکھي تهي که جب تک میں اُسے اپنا
نه که سکونگا هرگز اُس کي صورت نه دیکھونگا.
آج وه قَسم توتتي هے! میں ابهي جاتا
هوں —

ناتن

کہاں ؟ کدھر کو ؟

تمپلر

ریشع کی طرف ! ممکن ھے اُس کی اِس پاک دوشیزہ روح میں جوانمردی کا اتنا جوھر موجود ھو کہ وہ اس ارادے کو دل میں تھان لے جو اس کے شایان شان ھے !

ناتن

اور وہ ارادہ کیا ھے صاحب ؟

تمپلر

وہ یہ کہ آپ دونوں سے اپنا پیچھا چھڑا لے — آپ سے ، اور اپنے بھائی سے —

ناتن

اور ؟

تمپلر

اور میرے ساتھ ھولے : چاھے پھر یہی ھو کہ

أسے آخرکار کسي مسلمان سے نکاح کر لینا پڑے.

ناتن

تھہریئے تو! وہ اب وہاں نہیں ھے: صلاح الدین یا اُس کي بہن ستہ کے پاس ھے.

تمپلر

وہ کب سے؟ اور کیوں؟

ناتن

اور اگر آپ وہاں اُس کے بھائي سے بھي ملنا چاھیں، تو آئیے میرے ساتھ آئیے.

تمپلر

بھائي؟ کس کا؟ ستہ کا، یا ریشع کا؟ کس کا؟

ناتن

ممکن ھے دونوں کا بھائي مل جائے — مگر آپ آئیے تو: آئیے تو سہي!

[ناتن اُسے لے چلتا ھے.]

چھتّا سین

[ستہ کا کمرہ. ستہ اور ریشع باتیں کر رهي هیں.]

ستہ

پیاري بیٹي ' تمھیں دیکھ کے مجھے بڑي خوشي هوئي! — گھبراؤ نهیں. شرماؤ مت — بولو ' باتیں کرو — اچھي طرح آرام سے بیٹھو.

ریشع

شاهزادي —

ستہ

نهیں ' شاهزادي مت کهو — مجھے ستہ کهو. میں تمهاري سهیلي هوں؛ بهن هوں ' بلکہ ماں هوں؛ کیونکہ تم مجھ سے عمر میں بهت چھوٹي هو. اس عمر میں یہ سمجھ ' یہ نیکي ' یہ پرهیزگاري! معلوم هوتا هے تم سب کچھ جانتي هو' اور سب کتابیں بھي پڑھ رکھي هیں ' آیں؟

ریشع

کس نے؟ میں نے! آپ مجھ بےوقوف سے هنسي کرتي هیں؛ مجھے تو پڑھنا بھي اچھي طرح نہیں آتا.

ستہ

اري جھوٹي!

ریشع

هاں، ابَّا کا لکھا هوا تو ضرور پڑھ لیتي هوں، وہ بھي کچھ اٹک اٹک کر — میں سمجھی آپ کتاب کو کہ رهی هیں.

ستہ

هاں اور کیا، میں کتابوں هی کو تو کہ رهي هوں.

ریشع

جي نہیں، کتاب تو مُجھ سے بالکل نہیں پڑھي جاتی.

ستھ

کیا ؟ سچ مُچ ؟

ریشع

جی ہاں ، میں بالکل سچ کہتی ہوں —
میرے ابّاً کو کتابي علم پسند نہیں ھے ، جو آدمي
کے دماغ میں خالي لفظ ھي لفظ ٹھونْس دیتا ھے
بس .

ستھ

ھاں ، وہ یہ کہا کرتے ھیں ؟ ھاں ، کچھ
بہت جھوٹ تو نہیں کہتے . اچھا ، تم جو اتني
ساری باتیں جانتي ھو ، یہ سب تم نے کہاں سے
سیکھیں ؟

ریشع

ابّاً ھي سے سني ھیں . اور یہ تو میں آپ کو
اب بھي بتا سکتي ھوں کہ یہ سب باتیں اُنھوں نے
کہاں بتائیں اور کیوں بتائیں .

ستہ

بات یہ ہے نہ کہ اس طرح بتائي ہوئي باتیں ذہن میں بہت عرصہ تک رہتي ہیں. اِس سے یہ ہوتا ہے کہ آدمي جو کچھ سیکھتا ہے وہ اُس کے جي جان میں پیوست ہو جاتا ہے.

ریشع

اور رہیں کتابیں: وہ تو شاید آپ نے بھي تھوڑي ہي پڑھي ہونگي ' یا شاید کوئي بھي نہ پڑھي ہو.

ستہ

تم نے یہ کیسے کہا؟ یہ سچ ہے کہ مُجھے لیاقت کا دعویٰ نہیں. مگر تم نے یہ کیونکر جانا ' یہ بتاؤ؟ — ہاں ' جھجھکو مت ' بالکل نڈر ہو کے بتاؤ.

ریشع

یہ میں نے اِس واسطے کہا کہ ایک تو آپ بناوٹ کي باتیں نہیں کرتیں ' بالکل فطري باتیں ہوتي

ہیں آپ کی — بس بالکل جیسی آپ کی طبیعت ہے ویسي ہي آپ کي باتیں ہوتي ہیں۔

ستہ

اچھا، پھر؟

ریشع

ابّاً کہا کرتے ہیں کہ کتابیں پڑھنے سے آدمي ایسا نہیں رہ جاتا ہے۔

ستہ

تمہارے ابّاً تو عجیب آدمي معلوم ہوتے ہیں۔

ریشع

ہاں، ہیں تو۔

ستہ

وہ ہمیشہ کیسي سچي بات کہتے ہیں!

ریشع

جي ہاں، مگر جب مُجھے خیال آتا ہے کہ —

ستہ

کیا ہوا بیٹی ؟ کیا تمہیں کُچھ تکلیف ہے ؟

ریشع

جب میں سوچتی ہوں کہ ایسے باپ --

ستہ

اللہ ! تم تو رونے لگیں ، آیں ؟

ریشع

کہ مُجھ سے -- ہاں ، اب تو میں کہ ہی ڈالوں ،
نہیں تو میرا کلیجہ پھٹ جائیگا -- مجھ سے --

[سبکیاں لیتی ہوئی ستہ کے قدموں پر گر پڑتی ہے ۔]

ستہ

کیا ہے ، بیٹی ؟ آخر کچھ کہو تو سہی !

ریشع

ایسے باپ مجھ سے چھن جائینگے !

ستہ

کیا ! تمہارے ابا تم سے چھن جائینگے ؟ وہ
کیسے ؟ تم بالکل مت گھبراؤ ؛ ایسا ہرگز نہیں ہو
سکتا ! اُٹھو بیٹی ، اُٹھو .

ریشع

آپ میری بہن اور سہیلی ہیں ، تو اِسے نباہئیے
بھی .

ستہ

ہاں ، بےشک نباہونگی ! اچھا بیٹی ، بس
اب اُٹھ بیٹھو ؛ نہیں تو کسی کو بلاؤں ؟

ریشع

[ضبط کر کے ، اُٹھتے ہوئے]

مجھے معاف کیجیگا ، میں اپنی پریشانی میں
بالکل بھول گئی کہ میں کس سے باتیں کرا رہی
ہوں — نہیں ، ستہ کے سامنے مایوسی کے آنسو کام
نہیں کرتے . اُس پر اثر ڈالنا ہو تو آدمی جو

کچھ کہے تھنڈے دل سے اور سمجھ بوجھ کے کہے. اس کي عدالت میں تو اُسي کي جیت ھے جو عقل کي پیروي کرے!

ستہ

خیر، اب تم اپنا حال کہو.

ریشع

میري بہن، میري سہیلي! خدا کے واسطے ان لوگوں کو روک دیجئے کہ مجھے ناتن سے نہ چھڑائیں، کسي اور کو میرا باپ بنا کے میرے سر نہ مڑھیں.

ستہ

کیا! کسي اور کو باپ بنا کے تمہارے سر نہ مڑھیں! کون ایسا کر سکتا ھے بیٹي؟ اور کون ایسا کرنا چاھتا ھے؟

ریشع

اور کون کرتا؟ وھی میری نیک‌دل بدذات

دایہ ، اور کون ؟ وهي ایسا کرنا چاهتي هے اور وهي کر بهي سکتي هے . آپ اُسے نہیں جانتیں — وہ جتني نیک هے اتني هي بد بهي هے . خدا اس کے گناہ معاف کرے ، اور اس کے نیک کاموں کا اجر دے . وہ مجھ پر بڑی مہربان تهي . مگر ، افوہ ! اس نے مجھ پر ظلم بهي بہت کیا هے !

ستہ

تم پر ظلم کیا هے ؟ تب تو اُس میں کوئي نیکي نہیں هو سکتي .

ریشع

جي نہیں ، اس میں نیکي هے اور بہت کچھ هے .

ستہ

وہ هے کون ؟

ریشع

وہ عیسائي هے . اُس نے مجھے بچپن سے پالا

ھے ، اور بڑي محنت سے ، بڑے پیار سے پالا ھے .
اس نے کبھي میرے دل میں یہ خیال بھي
نہیں آنے دیتا کہ میں بے ماں کي ھوں . خدا اُسے
اس کا اجر دے ! مگر اتني محبت کے ھوتے ھوے
بھي اس نے مجھے ایسا ایسا ڈرایا ھے ، ایسا ایسا
ستایا ھے کہ میں کیا کہوں .

ستہ

مگر کیسے ستاتي تھي ؟ کیوں ستاتي ھو ؟

ریشع

میں نے کہا تو ، کہ یہ بیچاري بڑھیا عیسائي
ھے . وہ بیچاري اس پر مجبور ھے کہ جسے پیار
کرے اُسے ستائے بھي . یہ اُن سادہ لوگوں میں
سے ھے جو سمجھتے ھیں کہ خدا تک پہنچنے کا
صرف وھي ایک راستہ ھے جو اُن کو معلوم ھے .

ستہ

اچھا ، میں اب سمجھي !

ریشع

ایسے لوگ اسے اپنا لازمی فرض سمجھتے ھیں کہ
جو کسي اور راستے پر چل رھا ھو اُسے زبردستي اپنے
راستے پر چلائیں ۔ اور وہ غریب کریں بھي کیا ؟
کیونکہ ، اگر یہ صحیح ھے کہ صرف ان ھي کے
راستے پر چل کے آدمي ابدي خوشي پاسکتا ھے ،
تو جب وہ دیکھ رھے ھیں کہ دوسرے لوگ ایسے
راستے پر چلے جا رھے ھیں جو اُن کے خیال میں
ھمیشہ ھمیشہ کي تباھي اور بربادي کي طرف لے
جاتا ھے ، تو بتائیے وہ کیسے چپ چاپ دیکھا
کریں ؟ اور ایسي صورت میں یہ بالکل ممکن ھے کہ آدمي
ایک ھي وقت میں کسي شخص سے محبت بھي کرے
اور نفرت بھي ۔ مگر اصل میں جس وجہ سے
میں اس کي شکایت کرتي ھوں ، وہ یہ بات
نہیں ھے ۔ اُس کي تنبیہ ، اُس کي خوشامد ،
اُس کي دھمکیاں — میں یہ سب کچھ سہ لیتي ۔
آخر اس کي ان باتوں سے میرے دل میں اچھے
اور مفید خیال ھي پیدا ھوتے ، اور کیا ھوتا ۔

اور سچ پوچھئے تو یہ خوش ہونے کي بات ھے کہ کسي کو ھم سے اتني محبت ھو کہ اُسے اس خیال ھي سے تکلیف ھوتي ھو کہ ھم ھمیشہ کے لئے اس سے الگ ھوے جاتے ھیں !

ستہ

سچ کہتي ھو .

ریشع

مگر — مگر — اب تو اُس نے حد کر دي . اب تو مجھہ سے نہ صبر ھو سکتا ھے ' اور نہ یہ ھی سمجھہ میں آتا ھے کہ کیا کروں . سچي بات ھے ' اب مجھہ سے نہیں رھا جاتا !

ستہ

آخر یہ قصور کیا تھا ؟

ریشع

قصور یہ ھے کہ آج ھی اُس نے مجھہ سے ایک بات کہی ھے ' جسے وہ سمجھتي ھے کہ بڑي بھید کي بات ھے .

ستفہ

بھید کی بات ؟ آج ھي بتائی ھے ؟

ریشع

جي ھاں ' ابھي یہاں آتے ھوئے راستے میں کہا ھے . ابھی جب ھم ایک پرانے گرجا کے کھنڈر کے پاس پہنچے ' تو وہ ایک دم سے رک گئي اور خدا جانے اپنے جی ھي جي کیا کیا سوچتي رھي . کبھي آبدیدہ ھو کر آسمان کو دیکھتي تھي اور کبھي میري صورت کو . آخر سوچتے سوچتے کہنے کیا ھے کہ — آؤ ھم یہاں سے اِس گرجا کے کھنڈر میں نکل چلیں : یہ بالکل سیدھا راستہ ھے ؛ اور یہ کہتے ھي اُس راستے پر ھو لي . میں بھي پیچھے پیچھے تھي . راستے میں گرجا کے جو ٹکڑے اِدھر اُدھر بکھرے پڑے تھے ' میں اُنھیں دیکھ کے کانپ گئي . اچھا ' تھوڑي دیر میں وہ پھر ایک جگہ رُکي . میں بھي وھیں ایک قربان گاہ کي اُکھڑي ھوئي سیڑھیوں سے لگ کے اُس کے پاس ھي کھڑي ھو گئي . افوہ ! پھر

کیا ھوا کہ وہ ایک دم سے ھاتھ ملتي پھوٹ پھوٹ کے روتي ھوئي میرے پاؤں پر گر پڑي .

ستھ

بیٹي ! بیٹي !!

ریشع

اور قسم ھے مقدس کنْواري کي — جس نے اگلے زمانہ میں وھیں اُسي قربان گاہ کے سامنے کتني کچھ دعائیں سني ھونگي اور کتنے کچھ معجزے دکھائے ھونگے -- وھیں اُسي جگہ دایہ نے محبت پیار سے اور بڑي ھمدردی کے ساتھ مجھے قسمیں دے کے یہ کہا کہ بس اب اپنے اوپر رحم کرو ' یا کم سے کم اتنا ضرور کرو کہ اب جو میں تمھیں یہ بتاؤں کہ کلیسا کے تم پر کیا کیا حق ھیں تو مجھے معاف کرنا .

ستھ

[علحدہ]

ھاے بد نصیب ! میرا پھلے ھي ماتھا ٹھنکا تھا .

ریشع

اچھا ، یہ کہ کے اُس نے مجھے بتایا کہ میں عیسائي ماں باپ کي بچي هوں ، ناتن کی بیٹی نہیں هوں . لو اور سنو ، کہتي هے ناتن میرے ابّا نہیں هیں ! — خدایا ، یہ کیسي مصیبت هے کہ وہ میرے ابّا نہیں هیں ! — آہ ، شاهزادي ستہ ! میں آپ کے پاؤں پڑتي هوں ، مجھے بچائیے !!

ستہ

نہیں ، ریشع بیٹي ، اُٹھو — یہ دیکھو میرے بھائي آرهے هیں !

ساتواں سین

[صلاح الدین : اور باقي وهي جو چھٹے سین میں تھا .]

صلاح الدین

ستہ ، یہ کیا هو رها هے ؟

ستّه

یه بچاري بهت پریشان معلوم هوتي هے !

صلاح الدین

یه کون هے ؟

ستّه

آپ جانتے تو هیں .

صلاح الدین

آیں ؟ ناتن کي لڑکي هے یه ؟ اِس کا کیا حال هے ؟

ستّه

اُٹھو بیٹا ، یه دیکھو سلطان صلاح الدین کھڑے هیں ؟

ریشع

[جو ابھی تک دوزانو هے ' اور سر جھکائے هوئے سلطان کے قدموں تک پہنچ گئي هے .]

جي نہیں ، میں هرگز نہیں اُٹھونگي — سلطان

کا چہرا اس وقت تک نہیں دیکھونگي ' اس آنکھوں میں اور اس کي پیشاني پر عدل اور احسان کا جو نور ہے اس کا نظارہ اس وقت تک نہیں کرونگي ' جب تک —

ستہ

اُٹھو ' اُٹھو !

ریشع

پہلے وہ وعدہ کر لیں کہ —

صلاح الدین

اچھا ' اُٹھو میں نے وعدہ کیا ' اب چاہے وہ کچھہ بھی ہو .

ریشع

میں اور کچھہ نہیں چاھتي : آپ مجھہ سے صرف اتنا وعدہ کیجئے کہ آپ میرے ابّا کو میرے ساتھہ رھنے دینگے اور مجھے اُن سے الگ نہیں کرینگے . مجھے تو ابھي تک یہ بھي معلوم نہیں

کہ وہ کون خدا کا بندہ ھے جو اُن کی جگہ میرا باپ بننا چاھتا ھے -- اور نہ میں جاننا چاھتي ھي ھوں — کیا باپ اور بچے میں صرف خون ھي کا تعلق ھوا کرتا ھے ؟

صلاح الدین

[لڑکي کو اُٹھاتے ھوئے]

ھاں ھاں، میں سب سمجھ گیا — یہ کون ظالم ھے جس نے یہ بات تمھارے دل میں بٹھا دی ھے ؟ مگر یہ تو بتاؤ کہ یہ بات سچ ھے ؟ پوري طرح ثابت ھو گئي ھے ؟

ریشع

ضرور سچ ھوگي : دایہ کہتي تھي کہ اُس نے خود میري دائی سے سنا ھے

صلاح الدین

تمھاري دائی کون ؟

ریشع

وہ جس نے مرتے مرتے دایہ کے کان میں یہ
بھید کہ دیا تھا .

صلاح الدین

مرتے مرتے ! — کہیں ہذیان تو نہیں بک رہی
تھي ؟ اور فرض کرو کہ یہ سب صحیح ھے : تب
بھی ، جیسا کہ تم کہ رھي ھو ، صرف خون ھی
کے تعلق سے کوئی شخص باپ تھوڑا ھي بن جاتا
ھے . جانوروں میں بھي تو ایسا نہیں ھوتا —
زیادہ سے زیادہ یہ ھوتا ھے کہ اِس تعلق سے باپ
کہلانے کا حق حاصل ھو جاتا ھے — تم ڈرتی کیوں
ھو ؟ لو میں ایک ترکیب بتاتا ھوں . اگر دو
آدمي تمہارا باپ بننے کا دعویٰ کریں ، تو تم
اُن دونوں کو چھوڑ کے کسي تیسرے کو اختیار کر لو
— مجھ ھي کو اپنا باپ بنا لو ، بس !

ستہ

ھاں ھاں ، ضرور ضرور .

صلاح الدین

دیکھو لینا ، میں کیسا اچھا باپ ثابت ھوتا ھوں . دیکھو . ٹھہرو . ایک بات اور میرے خیال میں آئی —آخر تمہیں باپوں کی ضرورت کیوں ھے ؟ وہ تو بہت جلدی مر جایا کرتے ھیں -- اس سے تو یہی بہتر ھے کہ اب وقت کو ھاتھ سے نہ کھوؤ اور کسی ایسے شخص کو تلاش کرو جو اِس زندگی کی دوڑ میں تمہارا ساتھ دے سکے . کیا تم کسی ایسے شخص کو نہیں جانتیں ؟

ستہ

جانے بھی دیجئے ؛ کیوں بچاری کو شرمندہ کرتے ھیں آپ ؟

صلاح الدین

واہ ، یہی تو منشا تھا کہ وہ لجائے . لجانے سے بد صورت لوگ خوبصورت بن جاتے ھیں ؛ پھر بھلا جو خود حسین ھے اس کا حسن کیوں نہ دوبالا ھو جائیگا ، — بیٹی ، میں نے تمہارے باپ ناتن

سے کہ دیا ھے کہ وہ ھم سے یہاں آ کے ملیں، اور ان کے ساتھ میں نے ایک اور شخص کو بلایا ھے -- اور ستہ کی اجازت سے بلایا ھے -- اچھا بتاؤ، وہ کون ھو سکتا ھے ؟

ستہ

بھائی جان، آپ بھی غضب کرتے ھیں !

صلاح الدین

جو تمھیں شرمانا ھی ھے تو اُس وقت شرمانا جب وہ آ جاوے .

ریشع

شرمانا ! — کس کے سامنے ؟

صلاح الدین

کیوں بنتی ھے، لڑکی ! اچھا شرمانا نہ سہی گھبرا جانا . جو جی چاھے اور جو بن پڑے وھی کرنا .

[ایک خادمہ کمرے میں داخل ھوتی اور ستہ کے قریب آتی ھے .]

آیں ؟ کیا وہ لوگ آ گئے .

ستہ

ہاں بھائي جان ' وھي ھیں — اچھا اُنھیں اندر آنے دو .

آخري سین

[ناتن ' ٹمپلر ' اور سابق کے اشخاص .]

صلاح الدین

آؤ دوستو ' آؤ ! — اور ھاں ' ناتن ! سب سے پہلے میں تم سے یہ کہنا چاھتا ھوں کہ تم جتنی جلدي چاھو کسي کو بھیج کے اپنا روپیہ منگوا لو .

ناتن

یہ کیوں ' سلطان ؟

صلاح الدین

اب میري باري ھے کہ میں تمہاری خدمت کروں .

ناتن

میں سلطان کا مطلب نہیں سمجھا.

صلاح الدین

بات یہ ھے کہ قافلہ آ گیا ھے، اور اب میں پھر ایسا دولتمند ھو گیا ھوں کہ اِدھر عرصے سے نہیں تھا. تو اب تم مجھے بتادو کہ تمھیں کسی بڑے کاروبار کے لئے کتنا روپیہ درکار ھوگا؟ کیونکہ میں جانتا ھوں کہ تم تاجر لوگوں کو بھی نقد روپیہ جتنا ملے کم ھے.

ناتن

لیکن حضور سب سے پہلے ایسی ذرا سی بات کا کیوں ذکر فرماتے ھیں؟ وہ دیکھئے میرے سامنے خدا کی ایک بندی کی آنکھ میں آنسو ڈبڈبا رھے ھیں، اور اِن آنسوؤں کو خشک کرنا میرے لئے بہت ضروری اور سب سے مقدم کام ھے. ریشع بیٹی، کیا تم روئی تھیں؟ تمھیں کیا تکلیف ھے؟ تم اب بھی میری بیٹی ھو!

ریشع

ابّا ! ابّا ! !

ناتن

بس بس، هم دونوں ایک دوسرے کے دل کي بات سمجھ گئے — لے بس اب خوش هو جاؤ، دل کو ڈھارس دو. اگر تمھارا دل اب بھي تمھارے قابو میں هے اور تمھیں کوئي کھٹکا نهیں هے، تو پھر کیوں پریشان هوتي هو؟ تمھارا باپ تم سے نهیں چُھوٹتا، اور نه چھوٹیگا!

ریشع

پھر مجھے کس بات کا کھٹکا هے؟

ٹمپلر

اور کسي بات کا نهیں! — تب تو میں نے بڑا دھوکا کھایا! جب انسان کو ایک چیز کے کھو جانے کا کھٹکا نه هو، تو گویا وه اُسے نه اپني چیز سمجھتا هے اور نه حاصل کرنا چاهتا. اچھا،

یوں ھي سہي ، — ناتن صاحب ، اب اس معاملے کي نوعیت بدل جاتي ھے — بادشاہ سلامت ، میں حضور ھی کے حکم کي تعمیل میں یہاں حاضر ھوا تھا . لیکن میں نے حضور کو دھوکا دیا — حضور اب میرا خیال مطلق دل میں نہ لائیں !

صلاح الدین

یہ کیوں ! میاں صاحبزادے ، پھر تم نے وھي جلدبازي کي نہ ! یہ کیا آفت ھے کہ ھم سب تمہارے ذرا ذرا سے خیال کو ، تمہاري ھر خواھش کو ، پہلے ھي سے سمجھ لیا کریں !

تمپلر

حضور ، آپ خود سُن رھے ھیں ، دیکھ رھے ھیں !

صلاح الدین

ھاں ، ٹھیک کہتے ھو — مگر افسوس ھے کہ تم نے اپنے معاملے کو پہلے سے یکسُو نہ کر لیا !

تمپلر

مگر اب تو یکسُوئي ھو گئي .

صلاح الدین

سنو میاں، جو شخص کوئي نیک کام کرے اور پھر اُس پر فخر کرے، تو وہ اپني نیکي کو بھي برباد کر دیتا ھے . جس لڑکی کي تم نے جان بچائي ھے، وہ تمھارے اس احسان کي وجہ سے تمھارا مال نہیں ھو سکتي . ایسا ھي ھوا کرتا تو ایک ڈاکو بھي، جو محض ایک فائدے کے لالچ سے اپنے آپ کو آگ میں جھونک دیتا ھے، تمھارے برابر بہادر اور جاں باز کہا جا سکتا —

[ریشع کي طرف بڑھ کر، اور اس سے مخاطب ھوکر]

آؤ بیٹي، آؤ! اب اس غریب پر اتني سختي نہ کرو؛ کیونکہ اگر یہ شخص ایسا نہ ھوتا جیسا وہ ھے، اگر اس میں اتني تیزي، من چلا پن اور جلد بازی نہ ھوتي، تو شاید یہ کبھي تمھاري

جان نہ بچا سکتا . تم اس کی نیکیوں کي وجہ سے
اس سے در گزر کرو . آؤ ، اِسے غیرت دلاؤ -- تم وہ کام
کرو جو اس لڑکے کو کرنا چاھئیے تھا . تم اس کے
سامنے اعتراف کر لو کہ تمھیں اس سے محبت ھے ---
اس سے شادی کي درخواست کرو . یہ شخص ھرگز
تمھاري درخواست کو رد نہیں کر سکتا ؛ اور نہ
وہ کبھي یہ بھول سکتا ھے کہ تم اپنے اِس طرزِ عمل
سے اس پر اتنا بڑا احسان کروگيي کہ اِس نے
بھي تم پر نہیں کیا . آخر اِس نے تمھارے ساتھ
کیا ھي کیا ھے ؟ یہي نہ کہ ذرا سي دیر کے لئے
دھوئیں میں گھس گیا ؟ یہ کون سا ایسا بڑا کام
ھے ! اگر اس نے تمھاري درخواست قبول نہ کي
تو میں سمجھونگا کہ اِس میں اسد کي کوئي بات
ھي نہیں ھے . اُس کي شکل اس نے ضرور پائي
ھے ، مگر اس کا سا دل نہیں پایا . آؤ بیٹي ، آؤ .

[ریشہ کو ٹمپلر کے پاس لے جانا چاھتا ھے]

ستہ

ھاں بیٹي ، جاؤ --- تمھاري شکرگزاری کے جذبے

کے آگے یہ کچھ بڑی بات نہیں ہے .

ناتن

میرے سلطان . ذرا ٹھہرئیے ! شاہزادی ستہ ، ذرا دم لیجئے !

صلاح الدین

کیوں ناتن ، اب تم بھی وہی کرنے لگے ؟

ناتن

مجھے بھی اِس معاملے میں بولنے کا حق ہے .

صلاح الدین

ہاں ناتن ، اِس سے کون انکار کرتا ہے کہ تم کو بولنے کا حق حاصل ہے ؟ تم جیسے پالنے والے باپ کو تو بولنے کا حق ہونا ہی چاہئے . نہیں ، بلکہ ہم سب سے زیادہ تو تمہارا ہی حق ہے — لیکن اتنا میں ضرور کہونگا کہ اب میں معاملے کی صورت سمجھ گیا ہوں .

ناتن

جي، نہیں، میرے خیال میں آپ اب بھي پوري طرح نہیں سمجھے — میں اپنا ذکر نہیں کرتا ھوں، بلکہ کسي اور کا: ایک بالکل مختلف شخص کا، جس سے اس وقت ضرور مشورہ کر لینا چاھئیے.

صلاح الدین

وہ کون ؟

ناتن

اس لڑکي کا بھائي.

صلاح الدین

ریشع کا ؟

ناتن

جي ھاں جناب!

ریشع

میرا بھائي! کیا میرا کوئي بھائي بھي ھے ؟

تمپلر

[چونک کر]

ارے ! یہ بھائي ھے کہاں ؟ یہاں کہیں تو نہیں ھے ؟ — ھاں ، یاد آیا : آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ اُس کے بھائي سے یہاں ملاقات ھوگئي !

ناتن

ذرا صبر کرو .

تمپلر

[خفگي کے ساتھ]

جب اِن حضرت نے اُس کا باپ پیدا کر دیا ھے ، تو کیا یہ ایک بھائی نہیں پیدا کر سکتے ؟

صلاح الدین

بس اب انتہا ھو گئي ! ایسي نا معقول بات میرے اسد کے ھونٹوں تک کبھي نہ آتی . — شاباش ! اور بھي جو کچھ کہنا ھو کہ ڈالو .

فاٹن

حضور، میں نے اِن کو معاف کیا: اب حضور بھي معاف فرمائیں. اگر اِن کي سي عمر میں ھم کو بھي اِن ھي کي سي آزمائشوں کا مقابلہ کرنا پڑتا، تو نہ معلوم ھمارے خیالات بھي کیسے ھوتے!

[تھپلر سے، مہرباني کے لہجہ میں]

جناب نائٹ صاحب! میں اِس بارے میں آپ کو کوئي الزام نہیں دیتا، کیونکہ بے اعتباري سے شبہہ پیدا ھونا قدرتي بات ھے — افسوس یہ ھے کہ آپ نے پہلے ھي مجھے اپنا اصلي نام نہیں بتا دیا تھا.

تھپلر

یہ کیا!

فاٹن

بات یہ ھے کہ آپ کا نام اشتناؤفن نہیں ہے

تھپلر

تو پھر کیا نام ہے ؟

ناتن

جناب ، آپ کا نام گُرد فون اشتاؤفن نہیں ہے ۔

تھپلر

تو پھر میرا کیا نام ہے ؟

ناتن

آپ کا نام ہے فون فِلنک ، لیو فون فِلنک ۔

تھپلر

یہ کیونکر ؟

ناتن

ھائیں ! آپ کو حیرت ھوتی ہے ؟

تھپلر

حیرت کی تو بات ھی ہے -- کون کہتا ہے
میرا یہ نام ہے ؟

ناتن

میں کہتا ہوں ، اور کون کہتا ۔ اچھا ، ابھی اور سنئیے ــــ کیا میں آپ کو جھوٹا سمجھتا ہوں ؟ ــــ ممکن ھے کہ آپ کے یہ دونوں نام ہوں ۔

تمپلر

میں تو خود ھی یہ سوچ رہا تھا ۔ خدا نے اِس شخص کے مُنْہ سے کہلوایا ھے ۔

ناتن

ھاں صاحب ، آپ کي والدہ اشتاؤفن خاندان سے تھیں ۔ اُن کے بھائي ، یعنی آپ کے ماموں ، نے آپ کي پرورش کي تھي ۔ آپ کے والدین چونکہ جرمني کي سخت آب و ھوا برداشت نہیں کر سکتے تھے ، اس لئیے اُنھوں نے آپ کو تو وھیں آپ کے ماموں کے پاس جرمني میں چھوڑا ، اور خود فلسطین کو واپس آ گئے تھے ۔ آپ کے ماموں کا نام کُرد فون اشتاؤفن تھا ۔ ور ممکن ھے کہ اُنھوں نے آپ کے بچپن ھي میں آپ کو متبنیٰ کر لیا

هو . اچھا ، اب آپ مجھے یہ بتائیے کہ آپ اُن کے ساتھ یہاں کب پہنچے تھے ؟ اور کیا وہ ابھي زندہ هیں ؟

تمپلر

اب میں کیا بتاؤں . ناتن صاحب ، آپ کا کہنا ٹھیک ہے ! میرے ماموں کا انتقال هو چکا هے . — اور میں یہاں ابھي اِس آخري جرگے کے ساتھ آیا هوں ، جو هماري جماعت کي کمک کے لئے روانہ کیا گیا تھا . — مگر یہ فرمائیے کہ اِن سب باتوں کو ریشع کے اِس نئے بھائي سے کیا علاقہ هے ؟

ناتن

هاں ، تو آپ کے والد —

تمپلر

آیں ! — کیا آپ اُن سے واقف تھے ؟

ناتن

جي هاں ، وہ میرے دوست تھے !

تمپلر

آپ کے دوست تھے ! — واقعي ؟

ناتن

وہ اپنے آپ کو فون فلنک کہا کرتے تھے — وُلف فون فِلنک — تاهم وہ قوم کے جرمن نہ تھے .

تمپلر

تو آپ کو یہ بھي معلوم ھے ؟

ناتن

صرف اُن کي بیوی جرمن تھیں ، اور وہ اُن کے ساتھ تھوڑے ھي عرصہ کے لئے جرمنی گئے تھے .

تمپلر

اچھا اب بس کیجئے . — اب آپ جلدي سے یہ بتائیے کہ ھماری ریشع کا بھائي کون ھے ؟

ناتن

آپ ھي اُس کے بھائي ھیں !

تمپلر

آیں! — میں اُس کا بھائی ہوں!

ریشع

ارے! یہ میرے بھائي ہیں!

ستہ

تو یہ دونوں بھائي بہن ہیں؟

صلاح الدین

بھائي بہن!

ریشع

[تمپلر کي طرف بڑھتے ہوئے]

بھائي جان!

تمپلر

[پیچھے ہٹتے ہوئے]

میں تمہارا بھائي ہوں؟

ریشع

[رک کر ، اور ناتن کي طرف بڑھ کر]

نہیں ابّا نہیں ، ایسا نہیں ہو سکتا ۔ — اِن کا دل اِس کي گواھي نہیں دیتا ! خدایا ، پھر ہم سب دھوکے باز نہیں تو اور کیا ھیں !

صلاح الدین

[تمپلر سے]

دھوکے باز ! کیوں ؟ تم ناتن کو دھوکے باز سمجھتے ہو ؟ ایسا سمجھ بھي سکتے ہو ؟ تم خود دھوکے باز ہو ! کیونکہ تمھاري ھر چیز میں بناوٹ ھے : چھرہ ، آواز ، چال : ان میں سے کچھ بھي تو تمھارا نہیں ھے ۔ اور اب تم اس جیسي لڑکي کو بھي اپنا نہیں بناتے ! دور ھو جاؤ یہاں سے !

تمپلر

[عاجزي سے سلطان کي طرف بڑھتے ھوے]

میري حیرت سے آپ کو کسي طرح کي غلط فہمي نہ ھوني چاھئے ۔ آپ مجھے ایک ایسے

نازک لمحے میں دیکھ رهے هیں جس میں آپ نے اپنے اسد کو بھی کبھی نہیں دیکھا تھا — خدا کے لئے اُس کے اور میرے بارے میں غلط رائے قائم نہ کیجئے.

[ناتن سے]

ناتن صاحب، آپ نے مجھے لوٹ لیا ؛ مگر مالدار بھی کر دیا . لوٹا بھي خوب، اور دیا بھي جي کھول کے — مگر آپ نے مجھے جو کچھ دیا ھے وہ اُس سے کہیں زیادہ ھے جو آپ نے مجھ سے لیا ھے .

[ریشع سے بغلگیر ہوتے ہوئے]

میري بہن، میری اچھي بہن!

ناتن

اب اِن کو بلانڈا فون فلنک کہئے!

ٹمپلر

بلانڈا ؟ بلانڈا ؟ تو کیا اب ریشع نہ کہئیگا ؟ آپ اِس سے قطع تعلق کئے لیتے هیں ؟ اور پھر

اُسے اسي پرانے فرنگی نام سے یاد کرتے هیں !
اور یه سب میرے سبب سے ! — ناتن صاحب !
ناتن صاحب ! ! آپ میرے قصور کي سزا اسے
کیوں دیتے هیں ؟

ناتن

یه کیا که رهے هو ؟ — میرے بچے ! میرے
بچے ! — جیسے ریشع میري بیٹي هے ، ویسے هي
اُس کا بهائي بهي تو میرا بیٹا هوا — جو وه
چاهے ، تو .

[ناتن ، ریشع اور ٹمپلر سے ، گلے ملتا هے . اتنے میں
صلاح‌الدین نهایت حیرت کے عالم میں اپني بهن
کي طرف جاتا هے .]

صلاح‌الدین

کیوں بهن ، یه کیا تماشا هے ؟

ستّه

میرا دل بے قابو هوا جاتا هے —

صلاح الدین

اور میں -- میں تو ابھی اس سے بھي زیادہ حیرت انگیز انکشاف کے خیال سے هي کانپا جاتا هوں! تم سے بھي کہتے هوے ڈر معلوم هوتا هے. ذرا دل کو مضبوط کر لو، تو سناؤں.

ستہ

وہ کیا؟

صلاح الدین

ناتن، ذرا تم سے ایک بات کہني هے. بس ایک بات.

[صلاح الدین اور ناتن آپس میں بہت دھیمي آواز میں باتیں کرتے هیں. اتنے میں ستہ همدردي اور مہرباني کے انداز سے ٹمپلر اور ریشع کي طرف بڑھتي هے.]

تم ابھي کہہ رهے تھے کہ ٹمپلر کا باپ پیدایشي جرمن نہیں تھا. تو تمہیں کچھ معلوم هے وہ کون تھا، اور کہاں سے آیا تھا؟

ناتن

خود انہوں نے تو مجھے کبھی نہیں بتایا. ان کے منہ سے میں نے اس کا کوئی ذکر نہیں سنا.

صلاح الدین

کیا وہ فرنگی نہیں تھا ؟

ناتن

یہ تو وہ صاف صاف کہا کرتے تھے کہ میں فرنگی نہیں ہوں. اور اُن کی زبان فارسی تھی.

صلاح الدین

کیا کہا، فارسی ؟ ہاں، بس یہی تو میں سننا چاہتا تھا. — ٹھیک، ٹھیک! وہی تھا، ضرور وہی تھا!

ناتن

آپ کی مُراد کس سے ہے ؟

صلاح الدین

میري مُراد اپنے بھائي سے ھے . وہ بلا شبہ وھي تھا ! وہ میرا اسد ھي تھا ! !

ناتن

اب چونکہ آپ نے خود ھي اس کا پتہ لگا لیا ھے ، تو یہ لیجئے اِس کتاب کي تحریر سے اِس خیال کي تصدیق بھي کر لیجئے .

[سلطان کو راھب کي کتاب دے دیتا ھے .]

صلاح الدین

[کتاب کو شوق سے کھولتے ھوئے]

ھاں ! یہ دیکھو ، یہ اُسی کا تو خط ھے . میں نے پہچان لیا .

ناتن

اب تک ان دونوں کو اس حقیقت کي خبر نہیں ھے — ابھي آپ کے اختیار میں ھے کہ آپ انھیں بتائیں یا نہ بتائیں .

صلاح الدین

[کتاب کو دیکھتے دیکھتے]

کیا تم سمجھتے ہو کہ میں اپنے بھائي کے بچوں کا دعویدار نہ ہونگا — اپني بھتیجي کو لینے کا دعویٰ نہ کرونگا ؛ اور بھتیجے کو بھي ؟ کیا خوب ! اپنوں کو نہ لوں ! کیا تم سمجھتے ہو کہ میں ان دونوں کو تمہارے حوالے کر دونگا ؟

[سب سے مخاطب ہوکر ؛ بلند آواز سے]

ستہ ! یہ دونوں میرے هي بچے هیں -- هاں ؛ هیں ؛ ضرور هیں ! یہ دونوں میرے هیں — تمہارے بھائي کے بچے هیں !

[دوڑ کے دونوں کو گلے لگا لیتا هے ۔]

ستہ

[سلطان کے بعد ؛ جلدي سے آگے بڑھ کے]

شکر هے خدا کا ؛ میں تو دل میں ڈر رهي تھي کہ نہ معلوم اور کیا بات نکلیگي !

صلاح الدین

[تمپلر سے]

او ضدی لڑکے · اب تو تجھے مجھ سے محبت کرنی پڑیگی — ضرور کرنی پڑیگی !

[ریشع سے]

تم میری بیٹی نہیں بنتی تھیں ! لو · اب تو بننا پڑا !

ستّد

اور میری بھی ! میری بھی ! !

[پھر تمپلر سے]

بیٹا ! میرے اسد ! میرے اسد کے بچے !

تمپلر

تو کیا واقعی میں آپ ہی کے خاندان سے ہوں ؟ اگر یہ صحیح ہے تو وہ لوریاں جو میں بچپن میں سنا کرتا تھا صرف خواب و خیال

کي باتیں نہ تھیں !

[صلاح الدین کے قدموں پر گر پڑتا ھے]

صلاح الدین

[اسد کو اُٹھاتے ھوئے]

ذرا اس شریر لڑکے کي باتیں سنو : اس کے
کان میں بھنک پڑ چکي تھي ، مگر اس نے
مجھ سے ایک لفظ بھي نہیں کہا ! — بال بال
بچ گیا ، نہیں تو میں اس کا قاتل ھوتا — خدا
کي پناہ ، میں اِس کا قاتل ھوتا ! !

[سب ایک دوسرے کو گلے لگاتے ھیں ۔ پردہ گرتا ھے ۔]

تمام شد

منروا پریس - اِلہ آباد ۔

نوٹ

صفحہ ۲۸

" یورپ کے ایک وحشي کے چہرے میں " ......
ناتن کے اِس قول کي تشریح کچھ مشکل نہیں ھے۔ وہ یورپین کو وحشي اس وجہ سے بتاتا ھے کہ اُس زمانہ میں مشرقي تہذیب کے مقابلے میں یورپ واقعي وحشت اور بربریت ھي کے درجے میں تھا۔

صفحہ ۳۸

حافي کے لغوی معني ھیں " وہ شخص جو ننگے پاؤں ھو، یا اس طرح پھرتا ھو۔ " ایک درویش شخص کے لئے یہ نام کسي طرح ناموزوں نہیں معلوم ھوتا۔

صفحہ ۹۴

تبذین : یاقوت حموي کا بیان ھے کہ " تبذین

بنو عامر کے پہاڑوں میں ایک مقام ھے . اس کے قلعہ سے شہر بانیاس نظر آتا ھے . یہ شہر دمشق اور صُور کے درمیان واقع ھے ." مشہور عرب سیاح ابن جُبَیر ، جو سنہ ۱۱۸۵ عیسوی میں وھاں پہنچا ھے ، لکھتا ھے کہ " تبنین اھل فرنگ کے زبردست قلعوں میں سے ھے . یہاں قافلوں سے چنگی وصول کی جاتی ھے . اس پر ایک عورت حکمران ھے ، جس کا نام خنزیرہ ھے . اُسے ملکہ بھی کہتے ھیں ، اور وہ بادشاہ خنزیر کی ماں ھے ، جو عکہ کا حاکم ھے . ھم لوگ قلعہ کے نیچے خیمہ زن ہوئے ...... " عمادالدین اصفہانی (جس نے سلطان صلاح الدین کے حالات لکھے ھیں) بیان کرتا ھے کہ سلطان صلاح الدین نے سنہ ۵۸۲ ھجری (= سنہ ۱۱۸۶ عیسوی) میں ماہ جمادی الاولیٰ (= اگست) میں ایک ھفتہ کے محاصرہ کے بعد اس شہر کو فتح کیا تھا .

صور : انگریزی میں ٹایر (Tyre) اور عبرانی میں تسور ھے . یعقوبی کے بیان کے مطابق " یہ

صوبہ اُردن میں ساحلی اضلاع کا سب سے بڑا شہر ھے. اسی میں سلاح خانہ بھی ھے. سلطان کے جہاز یہیں سے اھل فرنگ کی سرکوبی کے لئے روانہ ھوا کرتے ھیں. یہ ایک خوبصورت شہر ھے، اور محصون ھے. اس کی آبادی میں متفرق قومیں شامل ھیں." مقدسی نے (سنہ ۹۸۵ ھ میں) لکھا ھے کہ "صور ساحل بحر پر ایک محصون شہر ھے، بلکہ یوں کہنا چاھئے کہ سمندر کے اندر ھے: کیونکہ اس میں داخل ھونے کے لئے صرف ایک دروازہ ھے اور پل پر سے ھو کے اندر آنا پڑتا ھے. سمندر نے اِسے چاروں طرف سے گھیر رکھا ھے. یہ ایک خوبصورت شہر ھے اور اس کی آب و ھوا خوشگوار ھے. حکیم ناصر خسرو (سنہ ۱۰۴۷ میں) اپنے روز نامچہ میں لکھتا ھے کہ "سید (سدوم) سے چل کر پندرہ میل کے فاصلے پر ھم صور پہنچے، جو ساحل بحر پر واقع ھے. شہر کو چٹان پر اس طرح بنایا گیا ھے کہ شہر کی فصیل صرف ایک سو گز تک خشکی پر واقع ھے، باقی کل فصیل پانی کے اندر غرق ھے.

شام کے بحري شہروں میں صور اپني دولت اور صولت کے لئے مشہور ھے." سنہ ۱۱۲۴ ع میں یورپ کے صلیبی جنگیوں نے اس کا محاصرہ کرکے فتح کیا. یہ شہر اھل فرنگ کے قبضہ میں رھا، تا آنکہ سنہ ۱۲۹۱ ع میں اُسے پھر مسلمانوں نے فتح کرلیا. ادریسي (سنہ ۱۱۵۴ میں) اُس کے متعلق لکھتا ھے کہ "یہاں بلور اور سفال کے گلدان بنتے ھیں. یہاں کا کپڑا نہایت باریک اور لاثاني ھوتا ھے." ابن جبیر، جو سنہ ۱۱۰۵ میں صور پہنچا ھے، لکھتا ھے کہ "صور ایک قلعہ نما شہر ھے اور فرنگیوں کے قبضے میں ھے. اس کا قلعہ عجائب روزگار میں سے ھے اور ناقابل فتح ھے." ابوالفداء سنہ ۱۳۲۱ میں صور کو کھنڈر کي حالت میں پاتا ھے.

صفحہ ۷۰

یہاں فلپ (Philip) سے فرانس کا بادشاہ فلپ دوم مراد ھے، جس نے سنہ ۱۱۶۵ سے سنہ ۱۲۲۳ عیسوي تک حکومت کي. وہ تیسري صلیبي جنگ میں

رچرڈ اول بادشاہ انگلستان کے ساتھ شریک تھا؛ لکین دوسرے هي سال واپس چلا گیا تھا. یہ بتا دینا ضروري معلوم هوتا هے کہ جس واقعہ کا اس جگہ ذکر هے، فلپ اُس سے پیشتر هي اپنے وطن کو واپس هو چکا تھا.

صفحہ ۷۴

طولمي (Ptolemais). انجیل کے عهد نامۂ جدید میں طولمي اور عهد نامۂ قدیم میں عکو (Accho) اُس شہر کا نام هے جسے عکہ (انگریزي ایکر Acre) کہتے هیں. عربي محاورے میں جلتی بلتي گرم ریت کو عکہ کہتے هیں؛ اور اس مقام کی آب وهوا کے لحاظ سے اُس کے لئے یہ نام بالکل موزون هے. عکہ یروشلم سے شمال اور شمال مغرب کے گوشہ میں اسي (۸۰) میل کے فاصلے پر واقع هے. اور آج کل ایک ریلوے لائن کے ذریعہ دمشق سے ملا هوا هے. عربوں نے اسے سنہ ۶۳۸ مسیحي میں فتح کیا. سنہ ۱۱۰۴ کي صلیبي جنگ میں عیسائیوں نے اپنا تسلط جما لیا تھا، مگر سنہ ۱۱۸۷ میں

سلطان صلاح الدین نے اُسے پھر فتح کیا . لیکن چار سال کے بعد سنہ ۱۱۹۱ میں انگلستان کے بادشاہ رچرڈ اول کے هاتھوں ایک دفعہ پھر عیسائیوں کے قبضے میں پہنچ گیا ، اور پوري ایک صدي کے بعد سنہ ۱۲۹۲ میں دوبارہ مسلمانوں کے هاتھ میں آیا . اس کے بعد سنہ ۱۵۱۷ میں ترکوں نے اُس پر قبضہ جمایا . سنہ ۱۷۹۹ میں نپولین بونا پارٹ نے اُس کا محاصرہ کیا ، مگر ترکوں کے مقابلے میں شکست کھائي . اُس وقت سے اب تک عکہ برابر مسلمانوں هي کے قبضے میں هے . اُس کي آبادی آج کل بارہ هزار کي بتائي جاتي هے .

صفحہ ۸۴

اِس میں جرمني کے فریڈرک (Frederick) اول (باربروسہ) کي موت کے واقعہ کي طرف اشارہ هے . سنہ ۱۱۹۰ عیسوي (ماہ جون) کا واقعہ هے کہ وہ ایشیاے کوچک کی ایک چھوٹي سي ندي میں ڈوب کر مر گیا . سنہ ۱۱۸۹ میں وہ

صلیبی جنگوں میں شریک ہونے کی غرض سے
وہاں پہنچا تھا — گویا موت ہی لائی تھی .

صفحہ ۸۶

جرمنی کے ایک علاقے کا نام شوابن لانڈ (Schwaben-
land) ہے . وہاں کے باشندے کو شوابی (جرمن
Schwabe) کہتے ہیں .

صفحہ ۹۰

جرمن زبان میں فرزین کو " ملکہ " کہتے ہیں .
اسی لئے ستہ نے اُسے " بیگم " کہا ہے ، اور حسن
خلق کی بناء پر اُسے پیٹنا نہیں بلکہ ویسے ہی
رہنے دیا . علاوہ اس کے اس فقرے میں اس حقیقت
کی طرف بھی اشارہ ہے کہ سلطان صلاح الدین نے کئی
مشرقی اور مغربی بادشاہوں کی بیگمات پر احسان
کئے تھے اور ہمیشہ اُن سے اچھے سلوک سے پیش آیا
تھا .

صفحہ ۹۷

امام صاحب سے مراد ہے ایسا شخص جو اپنے آپ

کو اتنا پرهیزگار سمجهتا هو کہ تصویردار چیزوں کو حرام جانتا اور اس لئے اُن سے پرهیز کرتا هو: مولوی ، زاهد خشک ، مُلّا .

صفحہ ۹۸

یہ کوئي تاریخی واقعہ نہیں هے ، بلکہ مصنف کے دماغ کی اُتري هوئی بات هے .

صفحہ ۹۹

یہ ایک تاریخي واقعہ هے کہ انگلستان کے بادشاہ رچرڈ "شیر دل" نے تیسري صلیبي جنگ کے دوران میں یہ تجویز پیش کي تهي کہ اُس کي بهن کا سلطان صلاح‌الدین کے بهائي ملک‌العادل سے نکاح کر دیا جائے اور ملک موصوف کو یروشلم کا بادشاہ بنا دیا جائے . رچرڈ کي اُس بهن کا نام جون تها ، اور وہ سسلي کے بادشاہ ولیم کي بیوہ تهي . یہ ولیم بهي تیسري صلیبي جنگ میں مارا گیا تها . افسوس یہ هے کہ رچرڈ شیردل کي یہ حسرت پوري نہ هونے پائي .

صفحه ۱۰۳

تاریخ کي رو سے یه واقعه بهي صحیح نهیں هے ؛ کیونکه جن واقعات کا یہاں ذکر هے ، اُن سے پہلے هي سلطان کے والد کا انتقال هو چکا تها .

صفحه ۱۴۸

یہاں مصنف تمپلر کے مُنه سے اِس قسم کي تمام تحریکوں کے خلاف آواز اُٹها رها هے . یه خیال رکهنا چاهئے کہ لیسنگ صلیبي جنگوں سے خصوصیت کے ساته ناخوش تها ، اور اپني کتاب 'Dramaturgie' میں اُن جنگوں کے متعلق یه که چکا تها کہ غالباً عیسائیوں نے ایسي انسانیت سے خارج اور وحشیانه حرکتیں کبهي نهیں کیں جیسي که صلیبي جنگیں تهیں .

صفحه ۲۵۴

معجزوں کي زمین دو وجه سے کها جا سکتا هے . ایک تو یه کہ اُس سر زمین میں بہت سے پیغمبر گزرے هیں ، جو (عیسائیوں اور یہودیوں کے

عقیدے کے متعلق) ہمیشہ معجزے دکھایا کرتے تھے ۔ دوسري وجہ یہ ھے کہ دایہ ابھي دو چار منٹ میں ایسی باتیں بنانے والي ھے جنھیں وہ معجزوں سے کم نہیں سمجھتي ۔

صفحہ ۳۲۶

یریحو : (انگریزي میں Jericho) فلسطین کا ایک قدیم اور مشہور شہر ؛ جو یروشلم سے شمال مشرق کي طرف پندرہ میل کے فاصلے پر واقع تھا ۔ تورات اور انجیل میں اس کا ذکر کئي مرتبہ آیا ھے ۔

اس کے قریب ھي گُرُنتُل نام ایک پہاڑي ھے ' جس پر عیسائي درویشوں اور راھبوں کے بہت سے مکانات اور خانقاھیں تھیں ۔ صلیبي جنگوں کے زمانہ تک بھي اس میں خانقاھیں موجود تھیں ۔ یہودیوں کي جنگوں تک یہ شہر ایک اھم مقام رھا ' مگر اُس کے بعد سے ویران ھوگیا ۔ یھي گُرُنتُل وہ مقام ھے جس کے بارے میں کہا جاتا ھے کہ حضرت عیسیٰ وھاں چالیس روز تک شیطان کے

مکر اور شیطنت سے پریشان پھرا کئے ۔ غالباً اسي وجه سے اس کا نام "طمع کي پہاڑي" هو گیا تھا ، اور اسي وجه سے بعد میں لوگ اس کي زیارت کے لئے جایا کرتے تھے ۔ اور بہت ممکن ھے که اسي سبب سے وھں اتنی خانقاھیں اور راھب خانے بن گئے ھوں ۔

صفحه ۳۲۷

تبور : حضرت عیسي کے وطن ناصرہ سے چھ میل کے فاصلے پر مشرق کي طرف ایک پہاڑي ھے ۔ آج کل اِسے جبل الطور کہتے ھیں ۔ انجیل میں اس کا ذکر نہیں ھے ۔ البته تورات میں کئي جگه نام آتا ھے ۔

صفحه ۳۳۰

غزہ : فلسطین کا ایک چھوٹا سا شہر ھے ۔ اس کي بڑي اھمیت یه ھے که یه ھمیشه سے جنگوں میں نہایت ضروري مقام رھا ھے اور اس کی جائے وقوع سے ھر طرف بڑي خوبي سے وار ھو سکتا

ھے . سنہ ۳۳۲ قبل مسیح میں اسے سکندر اعظم
نے فتح کیا تھا . اسی طرح صلیبي جنگوں مین
اس کو استعمال کیا گیا تھا ؛ اوو اس کے آس
پاس معرکہ کي لڑائیاں ھوئي تھیں . پھر سنہ
۱۷۹۹ میں نپولین نے اسے فتح کیا . اب بھي
پندرہ بیس ھزار کي آبادي اس میں موجود ھے .
سنہ ۱۹۱۷ عیسوي میں اسي مقام پر انگریزوں
اور ترکوں میں جنگ ھوئي ، جس میں ترکوں
کو ھزیمت ھوئي .

درون : جات کے قریب ایک چھوٹا سا گاؤں تھا .
(دیکھو جات) .

صفحہ ۳۳۱

عسقلان : غزّہ سے چودہ میل کے فاصلے پر شمال
مغرب کي طرف واقع ھے . چونکہ غزہ کي طرح
سمندر کے ساحل پر واقع ھے اس لئے اھم مقامات
میں سے ھے . صلیبي جنگوں کے زمانہ میں یہ
بہت ضروري مقام تھا . سنہ ۱۱۸۷ میں صلاح‌الدین نے

اسے عیسائیوں سے لیا؛ مگر سنہ ۱۲۷۰ میں سلطان بَیبَرس نے اسے مسمار کرا دیا تھا. اِس جنگ عظیم کے دوران میں سنہ ۱۹۱۷ میں اس پر قبضہ کر لیا تھا. آج کل وہ ایک ذلیل اور خستہ حالت میں ھے: وہ پرانی عظمت اور شان ختم ھو چکی ھے.

صفحہ ۳۳۵

جات، مشہور ظالم جالوت کا جنم بھوم تھا. اس کی اصلی جائے وقوع کا ٹھیک ٹھیک پتہ نہیں لگتا. حضرت داؤد نے ایک مرتبہ یہیں پناہ لی تھی. صلیبی جنگوں میں یہ عیسائیوں کے قبضہ میں تھا، لیکن سلطان صلاح الدین نے (سنہ ۱۱۹۱ میں) اسے فتح کر لیا تھا — گو دوسرے برس پھر اُن کے ھاتھ سے نکل گیا.

صفحہ ۳۵۹

نو آمون: مصر کا ایک شہر، جو نہایت قدیم زمانے میں مصر صعید کا پایہ تخت تھا. قدیم

نوٹ

ترین مصري کتبوں وغیرہ میں اس کا نام "ت آپ"
لکھا ھوا ملتا ھے . غالباً اسي سے یوناني لوگ اُسے
تھیبز اور تھیبے کھتے تھے ؛ چنانچہ انگریزي زبان
میں بھي یہ شھر آج تک تھیبز ھي کے نام سے موسوم
ھے . نو آمون نام کا تعلق قدیم مصر کے دیوتا
آمون سے ھے ، جس کي پوجا اسي شھر میں ھوتي
تھي . نو آمون کے معني "امون کا شھر" یا
"امون کا گھر" کے ھوتے ھیں : گویا یہ شھر
قدیم مصریوں کا بیت الصنم یا خانہ خدا تھا .
عھد عتیق کي کتاب نحوم کے تیسرے باب میں لکھا
ھے کہ نو امون "ندیوں کے کنارے بسا تھا اور
پاني اُس کے چاروں طرف تھا ؛ اس کي شھر
پناہ سمندر تھي اور اس کي دیوار دریا پر ھوئي."
اس سے معلوم ھوتا ھے کہ یہ زبردست شھر دریاے
نیل کے وسط میں اس طرح آباد تھا کہ اس کي
آبادي نیل کے مشرقي اور مغربي دونوں کناروں پر
پھیلي ھوئي تھي . چنانچہ آج بھی اس کے
کھنڈر نیل کے دونوں طرف پائے جاتے ھیں .
اس شھر کي تباھي اور بربادي کے بارے میں

عهد عتیق کي کتاب حزقي‌ایل (باب ۳۰ ، آیت ۱۶) میں ان الفاظ میں پیشگوئي کي گئی ھے کہ " میں (خدا) نو امون کو کاٹ ڈالونگا ! " اس کے کھنڈروں کو دیکھنے سے ایسا معلوم ھوتا ھے کہ وہ کسی زبردست زلزلے کے صدمے سے تباہ ھوا ھے . اُس کے جو قدیم آثار اور کتبے وغیرہ نکلے ھیں ان سے قدیم بادشاھوں کے وقت سے لے کر بطلیموس کے زمانے تک کي مصري تاریخ کا پتہ چلتا ھے . اس کے مغربی حصے کے بعد جو میدان ھے اس میں اب بھي اس زمانے کے بادشاھوں کے مقبروں اور عبادتگاھوں کے کھنڈر موجود ھیں ، جن میں سے کئي بادشاھوں اور اُن کي بیگموں کي مومیائیاں دستیاب ھوئی ھیں .